33

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ، 2-مارچ2007

1- تلاوت قرآن پاک وترجمہ

2- سوالات (محکمہ تعلیم)

نشان زدہ سوالات اوران کے جوابات

سرکاری کارروائی

1- ہنگامی قانون (ترمیم اول) محتاج اور بے آسرا بچے پنجاب مجریہ 2006

2- مسودہ قانون (ترمیم) انضباط وکنٹرول لاؤڈ سپیکرز وایمپلی فائرز پنجاب مصدرہ 2007

3- مسودہ قانون (ترمیم) جنگلی حیات (تحفظ، بچاؤ، نگہداشت وانتظام) پنجاب مصدرہ 2007

4- مسودہ قانون پنجاب فارینسک سائنس ایجنسی مصدرہ 2007

35

صوبائی اسمبلی پنجاب

چودھویں اسمبلی کا اٹھائیسواں اجلاس

جمعتہ المبارک،2-مارچ2007

(یوم الجمع،12-صفرالمظفر1428ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح10بج کر5منٹ پر زیر صدارت جناب ڈپٹی سپیکر سردار شوکت حسین مزاری منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری غلام رسول نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم o

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ o

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا
لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ
فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ
تَوَّابًا رَّحِيْمًا ﴿٦٤﴾ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ
فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا
قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ﴿٦٥﴾

سورة النِّسَاء آیات64تا65

اور ہم نے جو پیغمبر بھیجا ہے اس لئے بھیجا ہے کہ اللہ کے فرمان کے مطابق اس کا حکم مانا جائے اور یہ لوگ جب اپنے حق میں ظلم کر بیٹھے تھے اگر تمہارے پاس آتے اور اللہ سے بخشش مانگتے اور رسول (اللہ) بھی ان کے لئے بخشش طلب کرتے تو اللہ کو معاف کرنے والا (اور) مہربان پاتے (64) تمہارے پروردگار کی قسم یہ لوگ جب تک اپنے تنازعات میں تمہیں منصف نہ بنائیں اور جو فیصلہ تم کر دو اس سے اپنے دل میں تنگ نہ ہوں بلکہ اس کو خوشی سے مان لیں تب تک مومن نہیں ہوں گے (65)

وما علینا الا البلاغ o

رانا آفتاب احمد خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ ذرا ایک منٹ ٹھہریں۔ مجھے شروع کر لینے دیں۔

رانا آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! میرا کوئی اتنا لمبا چوڑا پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مجھے شروع تو کر لینے دیں۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے سوالات محکمہ تعلیم سے متعلقہ ہیں۔ پہلا سوال نمبر 2395 سید احسان اللہ وقاص صاحب کا ہے۔

جناب ارشد محمود بگو: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں اس کے بعد آپ کو ٹائم دیتا ہوں اس لئے کہ ایک گھنٹہ ہم نے سوالات پر رکھنا ہے۔ I will come back to you.

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! یہ روایت بھی ہے اور اسمبلی کا طریق کار بھی ہے کہ اگر کسی اہم پوائنٹ پر کوئی پوائنٹ آف آرڈر پر بات کی جائے تو وہ سن لیا جائے۔ اس کے بعد پھر وقفہ سوالات شروع ہو جاتا ہے۔ آدھا گھنٹہ پہلے ملتان میں ایک بم دھماکہ ہوا ہے۔ اس میں ایک سیشن جج اور دو پولیس والے زخمی ہوئے ہیں۔ اب ایک طرف قوم کی حالت یہ ہے کہ جگہ جگہ بم بلاسٹ ہو رہے ہیں، لوگوں کو اغواء کیا جا رہا ہے اور اغواء برائے تاوان ہو رہے ہیں اور دوسری طرف حکومت کا رویہ دیکھ لیں کہ یہ عیاشیاں کر رہی ہے، یہ بسنت، ویلنٹائن ڈے اور میراتھن ریس منا رہی ہے۔

جناب سپیکر! پرسوں محترم وزیر اعلیٰ نے ان آٹھ لوگوں کو جو کہ بسنت میں ہلاک ہوئے ہیں ان کے لئے پیسے دیئے ہیں۔ یہ کیسا انداز ہے کہ قتل بھی آپ کریں، چھریاں بھی آپ چلائیں اور اس کے بعد ان کے ورثاء کے آنسوں پونچھنے کے لئے ان کو آپ پیسے ہاتھ میں پکڑا دیں کہ یہ تمہارے بیٹوں کو ہم نے قتل کیا ہے، یہ پیسے لے جاؤ اور اپنی زبان بند کر لو۔ گلشن راوی کا ایک 9 سالہ بچہ عمر فاروق جو کہ گلے پر ڈور پھرنے سے ہلاک ہوا ہے، یہ کس کی ذمہ داری ہے؟ ہائیکورٹ میں لوگوں نے رٹیں داخل کی ہیں کہ وزیر اعلیٰ کے خلاف پرچہ درج کیا جائے، حکومت پنجاب کے خلاف پرچہ درج کیا جائے۔ یہ جو لوٹ مار مچی ہوئی ہے۔۔۔

MR DEPUTY SPEAKER: This is no point of order.

جناب ارشد محمود بگو: پولیس نے بیڑہ غرق کر دیا ہوا ہے۔

MR DEPUTY SPEAKER: Baggue sahib! This is no point of order.

آپ نے پوائنٹ آف آرڈر پر بولنا ہے تو یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتا۔ آپ اس پر لاء اینڈ آرڈر میں بحث کے دوران بحث کر سکتے ہیں لیکن اس وقت پوائنٹ آف آرڈر پر بات نہیں کر سکتے۔

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! بسنت کا لاء اینڈ آرڈر سے کیا تعلق ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: وہ آپ کی بات بجا ہے لیکن آپ خود مجھے یہ بتائیں کہ کیا یہ پوائنٹ آف آرڈر ہے؟

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ لاء اینڈ آرڈر کا بسنت سے کیا تعلق ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: دیکھیں ناں! یہ جو آپ point out کر رہے ہیں That's a question of Law & Order آپ کہہ رہے ہیں کہ یہ ہو رہا ہے اور وہ ہو رہا ہے۔

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! کیا چیف سیکرٹری پنجاب نے یہ پریس کانفرنس نہیں کی تھی کہ اگر ایک گلے پر ڈور پھری تو ہم اس پر پابندی لگا دیں گے؟ یہ پابندی تو لگی ہوئی تھی، قانون بنا ہوا تھا ملک میں ایک آدمی کو خوش کرنے کے لئے پوری قوم کے بچوں کی گردنوں پر ڈوریں پھیری جا رہی ہیں اور ان کو اس طرح ذبح کیا جا رہا ہے، ان کو قتل کیا جا رہا ہے، یہ ملک ہے؟ یہ تو ملک نہیں ہے --- .Thank you very much

قائد حزب اختلاف: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی۔

پوائنٹ آف آرڈر

صدر پاکستان کی بذریعہ خط حکومت پنجاب کے خلاف چارج شیٹ

قائد حزب اختلاف: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں ایک بڑے اہم معاملے کی طرف آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ آپ نے اخبارات میں دیکھا ہو گا اور یہ ایک خط بھی میرے پاس ہے۔ بگو صاحب نے ابھی لاء اینڈ آرڈر کے حوالے سے بات کی ہے، یہ تو اب ایک چارج شیٹ خود پریذیڈنٹ آف پاکستان جن کو یہ مانتے ہیں، انھوں نے چیف منسٹر صاحب کو ایک خط لکھا، اس کے بعد چیف منسٹر صاحب نے

15تاریخ کو اس پر آرڈر کیا کہ strict action لینا چاہئے، جس میں آپ کے اس ایوان کے کچھ ممبران کے نام ہیں، آپ کی کیبنٹ ممبران کے کچھ نام ہیں، میں پوچھنا چاہوں گا کہ ہمارے اس لاہور شہر میں جہاں پر آپ اس صوبہ پنجاب میں پولیس کو 21- ارب روپیہ تو دیتے ہیں لیکن کیا gambling اور prostitution کے dens بغیر پولیس کی مدد کے چل سکتے ہیں؟ میں لاء منسٹر صاحب سے پوچھنا چاہوں گا کہ اس پر چیف منسٹر صاحب کا جو آرڈر ہے وہ تو یہ کہتا ہے کہ:

Chief Minister has desired the Inspector General of Police to take strict action under relevant law.

اور اس نے کہا کہ:

Has seen, that means he had agreed to whatever is written in this letter. If he is agreed to whatever is written.

تو پھر کیا اس میں جتنے نام ہیں وہ زیادہ تر (ق) لیگ کے ہیں، کوئی کسی علاقے کا صدر ہے، کوئی یوسی ناظم ہے، کوئی منسٹر ہے تو میں پوچھنا چاہوں گا کہ چیف منسٹر صاحب نے خود کیا ایکشن لیا ہے، کیا انھوں نے ان وزیروں اور اپنی پارٹی کے ممبران کو suspend کیا ہے؟ یہ شرمناک بات ہے کہ لاہور جیسے شہر کی صرف ایک رپورٹ ایوان صدر سے چیف منسٹر صاحب کو ملتی ہے اور اس پر آج بیس دنوں کے بعد بھی کوئی ایکشن نہیں لیا جاتا۔

جناب سپیکر! جس پولیس کے لئے آپ 21- ارب روپیہ مختص کرتے ہیں اس پولیس کے لئے ابھی جیسے بگو صاحب نے کہا کہ ڈاکے، چوری اور یہ سب کچھ اس پنجاب میں جو ہو رہا ہے اس کا کون ذمہ دار ہے؟ اب بات یہ ہے کہ اگر ہم نے اس خط کے آنے کے بعد بھی، چیف منسٹر صاحب نے اس پر agree کرنے کے بعد بھی کوئی ایکشن نہیں لینا، کسی وزیر کو کم از کم کام کرنے سے نہیں روکنا، اس کی انکوائری نہیں کرنی یہ تو مجھے ایسے لگتا ہے کہ ان کی موجودگی میں یہ سب کچھ ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر! میں دوسری بات وزیر قانون صاحب سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ جتنے جلسے پنجاب میں چیف منسٹر صاحب نے کئے، انھوں نے بڑے دعوے کئے کہ پیپلز پارٹی کالا باغ ڈیم بننے نہیں دیتی، پیپلز پارٹی کالا باغ ڈیم کی مخالفت کرتی ہے۔ ہم نے پہلے بھی کہا تھا اور آج بھی کہتے ہیں کہ کالا باغ ڈیم بننا چاہئے لیکن پہلے اس کے لئے ملک میں consensus ہونا چاہئے لیکن اب تو

جنرل مشرف نے خود لاڑکانہ میں کھڑے ہو کر کہا ہے کہ سندھ کے کہنے پر میں نے کالا باغ ڈیم مؤخر کر دیا ہے۔ میں پوچھنا چاہوں گا کہ اب اگر پنجاب کا نقصان ہوتا ہے تو آج وزیراعلیٰ کا مؤقف اس کالا باغ ڈیم پر کیا ہے، وہ کیا سمجھتے ہیں، پنجاب کی عوام کو کیا کہنا چاہیں گے، کیا وہ وزیراعلیٰ سندھ کی طرح آج کہنا چاہیں گے کہ اگر کالا باغ ڈیم نہ بنا تو میں استعفیٰ دوں گا؟ کیونکہ اس نے دھمکی دی اور جنرل صاحب نے کالا باغ ڈیم مؤخر کر دیا۔ کیا آج چیف منسٹر صاحب یہ جواب دینا چاہیں گے کیونکہ وہ اس صوبے کی سیاست کرنا چاہتے تھے تو کیا وہ مجھے یہ جواب دینا چاہیں گے کہ ان کا آج کالا باغ ڈیم پر مؤقف کیا ہے؟

جناب سپیکر! میں نے اس ہاؤس میں آپ کی وساطت سے لاء منسٹر صاحب سے دو باتیں پوچھی ہیں۔ ایک یہ کہ جو خط ایوان صدر سے آیا ہے اس میں کیا کسی پر ایکشن لیا گیا ہے؟ ان پولیس والوں کا بھی نام ہے جن کو آپ یہاں پر اسی صوبے میں، لاہور میں لگا کر اپوزیشن کے ممبران کو گرفتار کرتے رہے ہیں۔ بات تو وہی ہے کہ جب آپ ساری پولیس کو، ساری ایڈمنسٹریشن کو اپوزیشن کے خلاف لگا دیں گے اور اپوزیشن کو گرفتار کرنے پر لگا دیں گے تو پھر کون اس صوبے کی دیکھ بھال کرے گا؟ پیسے بھی جتنے مرضی دے لیں لیکن اگر وزیراعلیٰ صاحب خود کوئی ایکشن نہیں لینا چاہتے اور یہ کہہ دیتے ہیں کہ اس کو میں نے دیکھ لیا ہے، اس پر ایکشن لیا جائے لیکن ان کے جو اپنے کیبنٹ کے ممبرز ہیں ان کے بارے میں انھوں نے آج تک کیا کیا ہے؟ اس خط کو آئے ہوئے بیس دن ہو گئے ہیں اور یہ شرمناک بات ہے کہ پنجاب کے capital میں یہ اس طرح کی چیزیں ہو رہی ہیں۔ اس پر میں چاہوں گا کہ لاء منسٹر صاحب اپنا جواب دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں گزارش یہ کرنا چاہوں گا کہ کل بھی جب اجلاس شروع ہوا تو بعض دوستوں نے لاء اینڈ آرڈر کے حوالے سے بات کرنا چاہی حالانکہ آپ کے چیمبر میں، آپ کو یاد ہو گا کہ آپ کی موجودگی میں یہ بات طے ہو گئی تھی کہ لاء اینڈ آرڈر سے متعلقہ جتنے بھی معاملات ہیں ان کو اس دن take up کیا جائے گا جس دن لاء اینڈ آرڈر پر ایک جنرل ڈسکشن ہو گی اور ہم نے کل consensus کے ساتھ اس بات کا فیصلہ بھی کیا تھا کہ ایک دن نہیں بلکہ دو دن لاء اینڈ آرڈر پر ہم بات کریں گے۔ میں سمجھتا ہوں کہ گورنمنٹ کی طرف سے اس بات پر اتفاق کرنا کہ ہم ایک کی بجائے دو دن لاء اینڈ آرڈر پر بات کریں گے تو یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ

ہم لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال پر بات کرنے سے کوئی گھبراتے نہیں ہیں یا ہم کوئی اس بات سے اب راہ فرار اختیار نہیں کرنا چاہتے۔

جناب والا! جو حقائق ہیں، جو اصل صورتحال ہے ہم اس کا سامنا کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے وزیر اعلیٰ صاحب، ان کی حکومت اور ان کی ٹیم کا اس لحاظ سے ضمیر مطمئن ہے کہ ہم نے اس وقت تک اس صوبے کی ترقی کے لئے، صوبے کے عوام کی فلاح و بہبود اور بہتری کے لئے جو کچھ کیا ہے وہ ماضی کے مقابلے میں ہر لحاظ سے بہتر ہے۔

جناب سپیکر! یہاں تین چارissues بیک وقت اٹھائے گئے ہیں۔ محترم ارشد محمود بگو صاحب بسنت پر بات کرنا چاہ رہے تھے کیونکہ کل سے انھوں نے اپنی بات روک رکھی تھی اور ساتھ ہی انھوں نے ملتان کا واقعہ بھی شامل کر لیا ہے جس کے متعلق انھیں پوری معلومات بھی نہیں ہیں۔ آج 8 بج کر 50 منٹ پر یہ واقعہ رونما ہوا ہے۔ انسداد دہشت گردی کے جج بشیر احمد بھٹی صاحب عدالت میں جا رہے تھے، یہ ابتدائی رپورٹ ہے، اسے حتمی نہیں کہا جا سکتا۔ تفتیش کے بعد صورتحال تبدیل بھی ہو سکتی ہے۔ ابتدائی اطلاعات کے مطابق بشیر احمد بھٹی صاحب عدالت میں جا رہے تھے کہ راستے میں ایک سائیکل کھڑی تھی جس پرtime device لگی ہوئی تھی جسے ریموٹ کنٹرول کے ذریعےblast کیا گیا ہے۔ اس سے ان کی گاڑی کو نقصان پہنچا ہے۔ ایک ڈرائیور جس کا نام اقبال رضا ہے اور دوسرا گن مین جس کا نام منیر احمد ہے وہ ہلاک ہوئے ہیں۔ دو پولیس والے اور دو راہ گیر زخمی ہوئے ہیں۔ جس وقت جج صاحب عدالت میں جا رہے تھے تو ایلیٹ فورس کی ایک گاڑی ان کے آگے تھی اور دوسری پیچھے تھی، دو موٹر سائیکل والے بھی ان کے ساتھ تھے۔ ابھی میرے دوست پولیس کی کارکردگی پر تنقید کر رہے تھے۔ جس پولیس کو وہ مورد الزام ٹھہرا رہے تھے اسی پولیس کے دو جوان آج شہید بھی ہوئے ہیں۔ جتنے واقعات ہو رہے ہیں ان میں پولیس والے اپنی جانوں کا نذرانہ دے رہے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں تھوڑا سا حقائق کو مد نظر رکھتے ہوئے بات کرنی چاہئے اور جو لوگ صحیح معنوں میں اپنے فرائض منصبی ادا کر رہے ہیں ہمیں ان کی تعریف بھی کرنی چاہئے۔

دوسرا ارشد بگو صاحب نے دھماکوں کے حوالے سے بات کی ہے تو جب امن و امان کی صورتحال پر بحث ہو گی تو اس وقت یہ ساری باتیں ہو جائیں گی۔ میں دعوت دیتا ہوں کہ آئیں ہم سب مل کر اس بارے میں ایک قرارداد لائیں اور ان دھماکوں کی جہاں جا کر کڑیاں ملتی ہیں ان لوگوں

کی مذمت کریں۔ابھی اس ایوان میں آنے سے پہلے میری ڈی آئی جی ملتان سے بات ہوئی ہے۔ انھوں نے مجھے بتایا ہے کہ ہمیں 90 فیصد اس بات کا clue مل چکا ہے کیونکہ ہمیں اطلاع ہے کہ وہاں پر کچھ لوگ ٹھہرے ہوئے تھے۔ میں ابھی تفصیل میں نہیں جاؤں گا کیونکہ بات نکلے گی تو پھر بات دور تلک جائے گی۔

جناب ارشد محمود بگو: آپ ضرور بتائیں، آپ وضاحت کریں۔اس طرح بات نہ کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: No, cross talk راجہ صاحب کو پہلے اپنی بات مکمل کرنے دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: آپ میری بات تو سن لیں۔جناب والا! یہ وہی مذہبی انتہا پسند ہیں جن کی حوصلہ افزائی آپ لوگ کرتے ہیں۔

جناب ارشد محمود بگو: ہم ان کی بھرپور مذمت کرتے ہیں۔آپ وضاحت سے بتائیں ایسے ہی بات نہ کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ارشد بگو صاحب! ابھی تو ابتدائی رپورٹ آئی ہے۔ابھی وہ پوری تفصیل تو نہیں بتا سکتے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! میں کھل کر یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہ وہی مذہبی انتہا پسند ہیں جن کی پشت پناہی یہ لوگ کرتے ہیں۔(قطع کلامیاں)

اب آپ میری بات سن لیں، اب تکلیف تو ہو گی۔ کل جب بات ہو رہی تھی تو کہا گیا کہ حاجی مولوی سرور کو "مولوی" نہ کہا جائے۔ جناب! اسے مولوی نہ کہا جائے تو پھر کیا کہا جائے؟ جناب! آپ کی جماعت کی طلبہ تنظیم اس کو کندھوں پر اٹھا کر جلوس نکالتی رہی ہے۔ جب گزشتہ مقدمات میں وہ بری ہوا تھا تو شباب ملی نے اسے کندھوں پر اٹھا کر جلوس نکالا تھا۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں اپنے اندر بھی ٹٹول کر دیکھنا چاہئے کہ ہم کیا کر رہے ہیں اور ہم کس دوغلے پن کا شکار ہیں؟

جناب سپیکر! میں اس کی تفصیل میں نہیں جانا چاہتا، جس دن امن وامان پر عام بحث ہو گی تو ہم انشاء اللہ تعالیٰ کھل کر بات کریں گے۔

تیسرا issue محترم قائد حزب اختلاف نے ایوان صدر سے وزیر اعلیٰ کو لکھے گئے خط کے متعلق اٹھایا ہے۔ اس کے دو پہلو ہیں۔ اولاً تاثر یہ لیا گیا ہے کہ یہ صوبے پر عدم اعتماد کا اظہار ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر وفاقی حکومت کسی بات کی نشاندہی کرتی ہے تو وہ صوبے پر عدم اعتماد کا

اظہار نہیں ہے بلکہ ہم ایک ٹیم کا حصہ ہیں۔ وفاق میں بھی ہماری حکومت ہے اور صوبے میں بھی ہماری حکومت ہے۔ یہ حقیقت بھی ایک کھلی کتاب کی طرح ہے کہ جنرل پرویز مشرف ہماری اس ٹیم کے سربراہ ہیں۔ اگر وہ کسی بات کی نشاندہی کرتے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ وہ ہماری معاونت کر رہے ہیں۔ جہاں تک حکومت پنجاب کی commitment کا تعلق ہے تو آج کے اخبارات میں بھی میرے حوالے سے یہ بات آئی ہوئی ہے کہ وزیر اعلیٰ صاحب نے categorically ہدایات جاری کی ہیں کہ اس خط کے حوالے سے جن جن باتوں کی نشاندہی کی گئی ہے ان کی باقاعدہ تحقیق کی جائے اور اس میں جو لوگ ملوث ہیں ان کے خلاف کارروائی کی جائے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک judicious طریقہ اختیار کیا جا رہا ہے۔ آپ ہر روز اخبارات میں پڑھ رہے ہوں گے، آج کے اخبارات میں بھی خبریں چھپی ہوئی ہیں کہ لوگوں کو گرفتار کیا گیا ہے۔ میں یہاں پر پھر واضح طور پر کہنا چاہتا ہوں کہ جن لوگوں کو گرفتار کیا گیا ہے ان سے تفتیش کی جائے گی اور اگر خدانخواستہ ان کی پشت پناہی کسی سطح پر ثابت ہوتی ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ جرائم پیشہ افراد کی پشت پناہی کرنے والا کوئی بھی شخص قانون کی گرفت سے نہیں بچ سکے گا لیکن میں سمجھتا ہوں کہ off the cough یہ کہہ دینا کہ فلاں کو پکڑ لیں، فلاں کو معطل کر دیں تو یہ کوئی قانونی طریق کار ہو گا اور نہ ہی قرین انصاف ہو گا اس لئے انشاء اللہ تعالیٰ ثابت ہونے پر ان لوگوں کے خلاف ضرور کارروائی ہو گی جو جرائم پیشہ افراد کی پشت پناہی کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں آخری بات کالا باغ ڈیم کے حوالے سے کرنا چاہتا ہوں۔ محترم قائد حزب اختلاف نے اس بابت بات کی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ آج بھی وزیر اعلیٰ پنجاب کا وہی stance ہے جو کہ پہلے دن تھا کہ ہم پنجاب میں اس بات کی پر زور تائید کرتے ہیں اور ہمارا مطالبہ ہے کہ کالا باغ تعمیر ہونا چاہئے۔ اس حوالے سے ہماری جماعت کے مؤقف میں قطعی طور پر کوئی تبدیلی نہیں آئی۔ وزیر اعلیٰ صاحب نے آپ کی پارٹی کے حوالے سے یہ بات کہی ہے کہ آپ کی پارٹی کا پنجاب میں مؤقف مختلف ہے جبکہ سندھ میں مؤقف دوسرا ہوتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس ابہام کو ختم کرنے کے لئے آئیں مل کر ایک مشترکہ مؤقف اختیار کریں۔ ہمارے مؤقف سے پنجاب میں آپ اتفاق کرتے ہیں تو پھر آپ بھی اپنی قیادت سے کہیں کہ وہ سندھ میں اس مؤقف سے انحراف نہ کرے۔ بہر حال پنجاب اپنے مؤقف سے کسی طور پر بھی انحراف نہیں کرے گا۔

قائد حزب اختلاف: راجہ صاحب نے ابھی فرمایا ہے کہ پاکستان پیپلز پارٹی کا پنجاب میں اور مؤقف ہے جبکہ سندھ میں اور ہے یہ بات قطعی غلط ہے۔ ہمارا ایک ہی stance ہے کہ کالا باغ ڈیم بننا چاہئے but not at the cost of Federation بات یہ ہے کہ پہلے آپ فیڈریشن کو اکٹھا کریں۔ ابھی آپ نے کہا کہ ہم ایک ٹیم ہیں۔ مرکز اور سندھ میں آپ کی حکومت ہے۔ سندھ والوں نے تو اس کی مخالفت کی ہے تین اسمبلیوں نے مشترکہ طور پر، متفقہ طور پر کالا باغ ڈیم کے خلاف قرارداد پاس کی ہے کیا آپ نے اس کو rebut کیا ہے؟ ان کے وزیر اعلیٰ سندھ نے یہ کہا تھا کہ اگر کالا باغ ڈیم بنا تو میں مستعفیٰ ہو جاؤں گا۔ کیا وزیر اعلیٰ پنجاب نے یہ کہا ہے کہ اگر کالا باغ نہیں بنا تو میں resign کر دوں گا، یہ کیوں عوام کو بیوقوف بناتے ہیں؟ ان کا ایک وزیر اعلیٰ تو کالا باغ ڈیم کا نام بھی نہیں لینا چاہتا جبکہ یہ پنجاب میں پیپلز پارٹی کے خلاف کالا باغ ڈیم پر سیاست کرنا چاہتے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! میں تو categorically یہ کہہ رہا ہوں کہ ہم اپنے مؤقف سے انحراف نہیں کر رہے۔ ہمارا مؤقف آج بھی وہی ہے جو کہ پہلے دن تھا۔ میں ان کو دعوت دے رہا ہوں کہ آئیں مل کر اس پر ایک مشترکہ مؤقف اپنائیں، ہم مل کر آگے چلتے ہیں۔ اگر ہماری کوئی اتحادی پارٹی اس سے اختلاف کرتی ہے تو ان کا اختلاف سہنا ہماری ذمہ داری ہے، ان کو قائل کرنا ہماری ذمہ داری ہے، ان کے ساتھ consensus develop کرنا ہماری ذمہ داری ہے۔ ہماری گورنمنٹ کا بھی یہی مؤقف ہے۔ we are trying to build consensus جس دن consensus develop ہو گیا ہم آگے چلیں گے۔ ہمارا موقف، پاکستان مسلم لیگ کی قیادت کا مؤقف یہ ہے کہ کالا باغ ڈیم بننا چاہئے اور we are trying to develop the consensus تاکہ ایک متفقہ فیصلے کے تحت ہم آگے چلیں۔

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! وزیر قانون صاحب نے میرے حوالے سے یہاں پر کچھ باتیں کی ہیں۔ بدقسمتی یہ ہے کہ جب راجہ صاحب کی نبض پر ہاتھ رکھا جاتا ہے تو یہ اپنے حواس کھو دیتے ہیں۔ پھر ان کو کچھ سمجھ نہیں آتی۔ جس بات کو یہ تسلیم کرتے ہیں خود اسی کی دوسرے دن اسمبلی میں تردید کر دیتے ہیں۔ انھوں نے خود اخبارات میں یہ بیان دیا تھا کہ اس "سرور مغل" کا کسی مذہبی تنظیم کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے لیکن آج یہ کہہ رہے ہیں کہ شباب ملی نے اسے کندھوں پر اٹھا کر جلوس نکالا تھا۔ میں کہتا ہوں کہ اسی ہاؤس میں ایک کمیٹی تشکیل دے دی جائے اور اگر یہ

بات ثابت ہو جائے کہ شباب ملی نے کوئی جلوس نکالا تھااور اسے کندھے پر اٹھایا تھاتوپھر راجہ صاحب اپنافیصلہ فرمالیں کہ انھوں نے کیاکرنا ہےاور میں نے کیاکرنا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر!میں نے یہ کہا تھاکہ جس وقت یہ واقعہ ہوا تھااس وقت تک اس شخص کا رکنیت کے حوالے سے کسی جماعت سے تعلق کا ہمارے پاس کوئی ثبوت نہیں تھا لیکن اب جب اس کے چار سابقہ مقدمات کی بات سامنے آئی ہے۔پھران کواس بات کی تکلیف ہوتی ہے لیکن ان کی جماعت کا یہ مسئلہ ہے کہ جمعہ ہر جنج نال جانداا ے۔کیاکرایا کسی اور نے ہوتا ہے یہ تو خواہ مخواہ جلوس لے کراس کے گلے میں ہار ڈالنا شروع کر دیتے ہیں۔آپ کی جماعت کے ساتھ اس کا تعلق نہیں تھالیکن چونکہ اس نے خواتین کے ساتھ زیادتی کی،اس نے خواتین کو قتل کیااور آپ اسے اسلامی ہیرو کی طرح اپنے کندھوں پر اٹھاکرآ گے چل پڑے۔آپ کا تعلق نہیں تھا۔وہ آپ کی جماعت کا رکن نہیں ہے لیکن اس نے ایک کام کیااور اسے اسلام کے کھاتے میں ڈالااور آپ کے پاس اسلام کی ٹھیکہ داری ہےاور آپ اسے لے کرآ گے چل پڑے۔میں توآج بھی یہی کہہ رہاہوں۔

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر!ہم تو عملی آدمی ہیں۔ ٹھیکیداری توان کے پاس ہے۔

سید احسان اللہ وقاص: یہ توامریکہ کے کہنے پر ٹھیکیدار بنے ہوئے ہیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی۔

وزیر مواصلات و تعمیرات: جناب سپیکر!ہمارے محترم ارشد بگو صاحب ابھی بات کر رہے ہیں لیکن میں گزارش کرنا چاہتاہوں کہ ان کی قیادت اور یہ بھی ہمیشہ ابہام کی سیاست،ابہام کے بیانات اور ابہام کی ہی گفتگو کرتے ہیں۔ان کے قائد محترم قاضی حسین احمد صاحب کاآج ہی بیان آیا ہے کہ نواز شریف اور بے نظیر کے ساتھ چلنا بہت مشکل ہے لیکن جب جنگل میں آگ لگی ہو تو شیر اور بکری اکٹھے بھاگتے ہیں۔خود توشیر بن گئےاور پھر ابہام چھوڑاکہ دونوں میں سے بکری کون ہے؟یہ تو خود اپنی لیڈر شپ سے لیڈلے کر یہاں پر ابہام کے بیانات دیتے ہیں۔لہذا میری گزارش ہے کہ یہ صاف صاف بات کیاکریں۔راجہ صاحب نے تو صاف بات کی ہے کہ شباب ملی والوں نے اس کو کندھوں پر اٹھایااور خواتین کے خلاف کسی کاکیادھراا پنے کھاتے میں ڈال لیا۔جناب!انھوں نے تو یہ خود اپنے کھاتے میں ڈالا ہے اس لئے انھوں نے اپنے کھاتوں کو خود درست کرنا ہے ہم نے نہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔اب ہم وقفہ سوالات شروع کرتے ہیں۔

راناآفتاب احمد خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، کافی بحث ہو گئی ہے۔

راناآفتاب احمد خان: جناب سپیکر! میں پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

راناآفتاب احمد خان: شکریہ۔ جناب سپیکر! راجہ بشارت صاحب نے یہاں پر خود admit کیا ہے کہ ان کے قائد جنرل مشرف ہیں اور جنرل مشرف صاحب نے ہی ان کو یہ لیٹر لکھا تھا جو قاسم ضیاء صاحب نے بتایا ہے۔اس میں تین چیزیں بڑی واضح ہیں Prostitution, Gambling and sale of Liquor اس لیٹر میں تو نام بھی ہیں لیکن ہم ہاؤس کے تقدس کو ملحوظ رکھتے ہوئے وہ نام نہیں لینا چاہتے مگر یہ صرف یہ وضاحت کر دیں کہ جب جنرل صاحب نے after verification اور اس کی authentication کے بعد یہ لیٹر بھیجا ہے تو جن کے نام اس میں شامل ہیں انھوں نے ان کے خلاف کیا action لیا ہے، ان کو گرفتار کیوں نہیں کیا گیا؟ گرفتار تو وہی ہو رہا ہے جو آگے جاتا ہے لیکن اس کی پشت پناہی پر جو سیاستدان، بیوروکریٹس یا پولیس آفیسرز ہیں جن کے لئے یہ کام کر رہا ہے۔

جناب والا! انھوں نے دوسری یہ بات کی تھی کہ ہم آپ کے ساتھ بیٹھ کر لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال بہتر کرنے کے لئے بات کرنا چاہتے ہیں۔ چار سال تین چار ماہ ہو گئے ہیں انھوں نے اپوزیشن کے ممبران۔۔۔

وزیر مواصلات و تعمیرات: ہم نے یہ بات نہیں کی۔

راناآفتاب احمد خان: جناب والا! آپ میری گزارش سن لیں۔ کیا انھوں نے چار سال چار ماہ میں لاء اینڈ آرڈر کے لئے ضلع میں کسی بھی اپوزیشن کے ممبر کو بلا کر discuss کیا ہے؟ ذرا اس کی وضاحت کر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: Anyhow میرے خیال میں اس معاملے پر کافی بحث ہو چکی ہے۔

راجہ ریاض احمد: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! آپ نے مجھے ٹائم دینے کا وعدہ کیا تھا۔

سوالات
(محکمہ تعلیم)
نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

جناب ڈپٹی سپیکر: میں نے آپ کو کافی ٹائم دے دیا ہے۔اب وقفہ سوالات شروع کرتے ہیں پھر آپ کو ٹائم دیتا ہوں۔

راجہ ریاض احمد: جناب سپیکر! آپ نے مجھ سے وعدہ کیا تھا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مجھے شروع تو کرنے دیں۔ میں تھوڑی دیر بعد آپ کو ٹائم دیتا ہوں۔ جی، احسان اللہ وقاص صاحب! اپنا سوال نمبر پکاریں۔

سید احسان اللہ وقاص: جناب سپیکر! میں سوال پڑھنے سے پہلے ذرا شباب ملی کے حوالے سے بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ پہلے سوال پوچھ لیں اس کے بعد یہ بات کر لینا۔

سید احسان اللہ وقاص: جناب سپیکر! میں وزیر قانون صاحب اور ان کے دائیں ہاتھ پر بیٹھے ہوئے ان کے عزیز ترین سیکرٹری جنرل صاحب کو یہ چیلنج کرتا ہوں کہ اگر شباب ملی نے اس کے حق میں جلوس نکالا ہو تو ہم اسمبلی سے استعفیٰ دے دیں گے اور اگر جلوس نہ نکالا ہو تو یہ استعفیٰ دے دیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

مولوی سرور نے جو واقعہ کیا ہم اس کی شدید ترین الفاظ میں مذمت کرتے ہیں اور اسے مولوی کہنا بھی توہین سمجھتے ہیں لیکن اس شخص نے تو ایک خاتون کے ساتھ ظلم کیا ہے۔ وہ شخص جو سینکڑوں مسلمان بچیوں کا قاتل ہے وہ تو ان کا لیڈر ہے۔انھوں نے اس کو اپنے کندھوں پر بٹھایا ہوا ہے۔اس وقت انھیں مسلمان بچیاں یاد نہیں آتیں جب وہ وزیرستان پر حملے کرتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ اپنے سوال پر آئیں۔

سید احسان اللہ وقاص: جو اپنے ملک کے لوگوں کو قتل کرواتا ہے وہ ان کا لیڈر ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شاہ صاحب! پلیز اپنے سوال پر آئیں۔

سید احسان اللہ وقاص: سوال نمبر 2395 ہے، میری استدعا ہے کہ اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

چیئر پرسن پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ کی بے قاعدگیوں اور درسی کتب کی دستیابی کا مسئلہ

*2395: سید احسان اللہ وقاص: کیا وزیر تعلیم از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ رواں سال میں پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ کی کتب کی کمیابی اور تاخیر کی ذمہ داری بورڈ کی چیئر پرسن پر عائد ہوتی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ چیئر پرسن فزکس میں Ph.D ہیں لیکن انہوں نے اپنی رائیلٹی وصول کرنے کے لئے اردو اور بیالوجی کی کتابیں بھی کسی اور سے لکھوا کر اپنے نام سے بطور مصنف شائع کروائی ہیں بلکہ اردو قاعدہ میں بھی بطور مصنف اپنا نام شائع کروا دیا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ درسی کتب کی کمیابی اور بحران کی تمام تر ذمہ داری عائد ہونے کے باوجود چیئر پرسن مذکورہ کو دو سال کی توسیع ملازمت دی جا رہی ہے جبکہ درسی کتابوں کی عدم دستیابی کے باعث طلباء ان کے والدین اور اساتذہ سخت پریشان ہیں؟

(د) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ چیئر پرسن کی بدعنوانیوں کا فوری نوٹس لے کر انکوائری کرانے اور درسی کتب کی فوری دستیابی کے لئے اقدامات کرنا چاہتی ہے تفصیلات بیان کی جائیں؟

وزیر تعلیم:

(الف) یہ درست نہیں ہے۔ پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ نے 03-2002 تعلیمی سال کی نسبت 40 لاکھ کتابیں زائد پرنٹ کروائی تھیں لیکن یکم اپریل 2003 کو فیڈرل بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن نے پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ سے مشورہ کئے بغیر پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ کی کتابیں adopt کر لیں۔

اس کے علاوہ دوسرے صوبوں نے اس سال کتابیں پرنٹ نہیں کروائیں جس کی وجہ سے پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ کی کتب دوسرے صوبوں اور آزاد کشمیر میں چلی گئیں۔ اس

کا اعتراف وفاقی وزیر تعلیم نے ایک اخباری بیان میں بھی کیا ہے، جس کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے اور ایگزیکٹو ڈسٹرکٹ آفیسر (تعلیم) راولپنڈی نے بھی خط لکھا جو ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے، جس کی وجہ سے نصابی کتب کی کمی ہو گئی، جبکہ پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ نے فوری طور پر اضافی کتابوں کی دستیابی کا بندوبست کیا اور اب کتابیں مارکیٹ میں وافر مقدار میں موجود ہیں۔ ان سب وجوہات کی بناء پر پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ نے پچھلے سال 86 کروڑ روپے کی کتب کی بجائے 107 کروڑ روپے کی کتب شائع کیں اور اس سے پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ کو پچھلے سال کی 10 کروڑ روپے کی آمدنی کی بجائے 18 کروڑ روپے کی آمدنی ہوئی، پچھلے تین سال کی comparative statement ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ چیئر پرسن فزکس میں پی ایچ ڈی ہیں لیکن چیئر پرسن کا نام بطور مصنف بیالوجی کی کسی کتاب میں درج نہیں ہے۔

اردو کے قاعدہ میں ان کا نام مصنفین کی فہرست میں شامل ہے، جس کی وجہ یہ ہے کہ نئے سلیبس میں دور جدید کے تقاضوں کے مطابق چند انقلابی تبدیلیاں لائی گئیں، جن کی ضروریات کو بطور چیف کوآرڈینیٹر نصاب اور ٹیکسٹ بک کمیٹی وہ بہت بہتر طریقے سے سمجھتی ہیں، چونکہ اردو قاعدہ ایک بنیادی چیز ہوتی ہے اس لئے انہوں نے بطور مصنف اس میں قابل قدر کام کیا، مزید برآں ڈاکٹر فوزیہ سلیمی نے نصاب بنانے اور کتابیں لکھنے کے عوض کوئی پیسا وصول نہیں کیا۔

(ج) درسی کتب کی کمیابی کے بارے میں جواب اوپر دیا جا چکا ہے۔

(د) جز ہائے بالا میں سے کسی ایک کا جواب بھی اثبات میں نہیں ہے لہذا کسی قسم کی کارروائی کی ضرورت نہیں۔

سید احسان اللہ وقاص: جناب سپیکر! وزیر تعلیم تو موجود نہیں ہیں لیکن گوندل صاحب تشریف رکھتے ہیں۔ یہ اچھے پارلیمانی سیکرٹری ہیں۔ یہ نصیحتیں ہمیں کرتے ہیں لیکن ان کے ایک پارلیمانی سیکرٹری چار سال سے امریکہ بیٹھے ہوئے ہیں اور تنخواہیں یہاں سے لے رہے ہیں۔ وہ کبھی بھی اسمبلی کے اجلاس میں نہیں آئے۔

آوازیں: نام بتائیں۔

سید احسان اللہ وقاص: میں نام بھی بتا دوں گا۔ ان کو اچھی طرح پتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شاہ صاحب! فی الحال تو آپ ان کی تعریف کر رہے ہیں کہ اچھے پارلیمانی سیکرٹری ہیں آپ ان کے بارے میں بات کریں۔

سید احسان اللہ وقاص: جناب سپیکر! ایک دو اچھے ہیں۔ ایک مرحومہ بہت اچھی تھیں وہ بے چاری چلی گئی ہیں۔ پیچھے یہ رہ گئے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اللہ خیر کرے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات: جناب سپیکر! شاہ صاحب جس پارلیمانی سیکرٹری کا ذکر کر رہے ہیں اس کا notification cancel کر دیا گیا ہے اور ان کے والد محترم پیپلز پارٹی میں شامل ہو گئے ہیں۔

سید احسان اللہ وقاص: کب notification cancel کیا ہے، تاریخ بتا دیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ ان کا نام لیں وہ بتا دیں گے۔ پلیز اب سوالات پر چلیں۔

سید احسان اللہ وقاص: جناب سپیکر! بدقسمتی یہ ہے کہ اب یہ سوال چار سال پرانا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کیا آپ اس سوال کے جواب سے مطمئن ہیں؟

سید احسان اللہ وقاص: جناب سپیکر! یہ جواب چار سال پرانا ہے۔ اب میں اس پر کیا تبصرہ کروں۔ اب تو وہ چیئر پرسن بھی نہیں رہیں جن کے دور میں یہ سارا کچھ ہوا۔ انھوں نے جواب میں خود تسلیم کیا ہے کہ اس دور میں کتابوں کی شدید ترین کمی ہوئی تھی اور لوگوں کو کتابیں بھی نہیں ملتی تھیں۔ اب ساری کی ساری صورتحال تبدیل ہو گئی ہے لہذا میں اب اس پر مزید کوئی ضمنی سوال نہیں کرنا چاہتا۔

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! میں ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی۔

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! میں نے جون کی چھٹیوں سے پہلے اجلاس میں کھڑے ہو کر وزیر تعلیم سے درخواست کی تھی کہ خدا کے لئے چھٹیوں سے پہلے بچوں کو کتابیں فراہم کر دیں۔ انھوں نے کہا کہ نہیں۔ ہم نے تو ستمبر میں بچوں کو کتابیں دینی ہیں۔ کیونکہ یہ اس ملک میں روشن خیالی لے کر آ رہے ہیں اور یہ اسی روشن خیالی کی بنا پر چاہتے تھے کہ بچے تین مہینے آوارہ گردی کریں

اور تین مہینے کے بعد ان کو کتابیں دی جائیں۔ اس وقت پنجاب کے اندر کتابوں کی کمی کی صورتحال ہے اور لوگوں نے سکولوں میں شور کیا ہے کہ بچوں کو کتابیں نہیں ملیں۔ گوندل صاحب فرمادیں کہ اس نئے سال میں کتابوں کی فراہمی کی کیا صورتحال ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے تعلیم: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ۔ جناب سپیکر! اصل میں مارکیٹ میں کتب کی مانگ زیادہ ہونے کی وجہ سے جو کمی آئی تھی وہ صرف 03-2002 میں تھی۔ پچھلے سال کمی نہیں آئی اور میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اس سال بھی بالکل کمی نہیں ہوگی۔ ایک سال میں بھی اس لئے کمی ہوئی تھی کہ فیڈرل بورڈ، کشمیر اور دیگر صوبہ جات میں بھی same syllabus introduced کرایا گیا تھا اس لئے ہمارے پنجاب کی کتب دوسرے صوبوں اور فیڈرل بورڈ میں لوگوں نے خرید لیں اس لئے کمی آئی تھی لیکن رواں سال میں کمی ہے اور نہ آئندہ کسی سال میں کمی آئے گی۔

جناب ارشد محمود بگو: جناب والا! انھوں نے اس سال ہر سلیبس کی کتنی کتابیں چھاپی ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے تعلیم: جناب سپیکر! اگر سوال نمبر 2395 کو دیکھا جائے تو اس میں پیپر کے لحاظ سے، مضمون کے لحاظ سے یا ٹوٹل کتنی کتب چھپی ہیں تعداد معلوم نہیں کی گئی۔ اگر ان کو یہ معلومات چاہئیں کہ مضمون وار کتنی کتب چھپی ہیں تو ہم ان کو وہ تفصیل بتادیں گے۔

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! یہ اردو یا انگلش کی بتادیں کہ انھوں نے کتنی تعداد میں چھاپی ہیں۔ یہ تو relevant سوال ہے کہ اس سال انھوں نے اردو اور انگریزی کی کتنی کتابیں چھاپی ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے تعلیم: جناب والا! کتابوں کی تعداد کے بارے میں سوال نہیں پوچھا گیا تھا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس کے لئے fresh question چاہئے۔

جناب ارشد محمود بگو: جناب والا! اس کے لئے fresh question کی ضرورت نہیں ہے۔ ہر اجلاس میں ہم یہ شور کرتے ہیں کہ بچوں کو سکولوں میں کتابیں فراہم نہیں کی جاتیں۔ میں ان کی کارکردگی کے حوالے سے بات کرنا چاہتا ہوں سیکرٹری صاحب بھی یہاں پر بیٹھے ہیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگر آپ کو اس بارے میں کوئی information ہے اور اس میں کوئی کمی ہے تو آپ بتادیں وہ اس کی اصلاح کرلیں گے۔

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! سیالکوٹ کے حوالے سے میں یہ عرض کروں گا کہ سکولوں کی ہیڈ مسٹریس نے مجھے ٹیلی فون کر کے بتایا ہے کہ بچوں کو کتابیں نہیں ملیں۔ ہمارے پاس بچوں کے والدین بھی آئے اور انہوں نے بتایا کہ ہمارے بچوں کو کتابیں نہیں ملی ہیں۔ مارکیٹ میں بھی کتابیں نہیں تھیں کیونکہ حکومت نے یہ کتابیں خود چھپوا کر دینی تھیں۔ میری ان سے درخواست ہے کہ یہ صرف اتنا بتادیں کہ اس سال انہوں نے انگریزی اور اردو کی کتنی کتابیں چھاپی ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے تعلیم: جناب والا! کتابوں کی کمی کی شکایت کسی ضلع سے اس سال آئی ہے اور نہ ہی پچھلے سال اس قسم کی کوئی شکایت آئی تھی۔ اگر یہ اس بات کی تفصیل چاہتے ہیں کہ کس مضمون کی کتنی کتابیں چھپی ہیں تو اجلاس کے بعد یہ ہمارے ساتھ چیمبر میں بیٹھ جائیں ہم ان کو مضمون وار مکمل تفصیل فراہم کر دیں گے۔

محترمہ زیب النساء قریشی: جناب والا! میں پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ بچوں کو جو کتب فراہم کی جاتی ہیں اس کے لئے بچوں کو کوئی رقم دینی پڑتی ہے یا بالکل مفت فراہم کی جاتی ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری برائے تعلیم!

پارلیمانی سیکرٹری برائے تعلیم: معزز رکن کی اطلاع کے لئے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ کتابیں بالکل مفت دی جاتی ہیں اور کسی کتاب کی کوئی قیمت وصول نہیں کی جاتی۔

محترمہ زیب النساء قریشی: جناب والا! مجھے یہ شکایت ملی ہے کہ ٹیچرز بچوں سے پچاس روپے مانگتی ہیں اور پھر ان کو کتابیں فراہم کی جاتی ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے تعلیم: ہمارے پاس تو کسی سکول سے کوئی شکایت نہیں پہنچی اگر ان کے علم میں کسی سکول کے بارے میں کوئی ایسی مخصوص شکایت ہے تو یہ ہمیں فراہم کریں اس سکول کے سربراہ کے خلاف action لیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلا سوال بھی سید احسان اللہ وقاص!

سید احسان اللہ وقاص: سوال نمبر 2396۔

پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ کے کاغذ کی خریداری میں بے قاعدگیاں

*2396: سید احسان اللہ وقاص: کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ موجودہ چیئرپرسن پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ کے دور میں درسی کتب کے لئے کم تر کوالٹی کا کاغذ خریدا گیا مگر قیمت زیادہ ادا کی گئی ہے تا کہ ملی بھگت سے کمیشن وصول کی جا سکے اس خریداری پر پبلشرز ایسوسی ایشن نے شکایت بھی کی کہ کم معیار اور وزن کے کاغذ کی خریداری کی گئی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ فی الوقت جو کاغذ بازار میں -/34,000 روپے فی ٹن ہے، ٹیکسٹ بک بورڈ وہی کاغذ -/41,000 روپے فی ٹن کے حساب سے خرید رہا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اگلے سال کے لئے پہلے کی نسبت کاغذ زائد مقدار میں خریدا جا رہا ہے جس کے لئے قواعد وضوابط کے تحت کارروائی عمل میں نہیں لائی گئی؟

(د) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت چیئرپرسن مذکورہ کے خلاف اس معاملہ میں اعلیٰ سطحی باقاعدہ انکوائری کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تفصیلات بیان کی جائیں؟

وزیر تعلیم:

(الف) یہ درست نہیں ہے پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ نے درسی کتب کے لئے معیاری کاغذ ہی خریدا ہے۔ کاغذ کا وزن اور معیار بالکل ٹھیک تھا جس کی تصدیق PCSIR لیبارٹری نے کی۔

(ب) پورے سال کے لئے کاغذ ٹینڈر ایک دفعہ دیا جاتا ہے، پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ نے جو کاغذ -/41000 روپے فی ٹن کے حساب سے خریدا وہ بلوچستان نے -/42000 روپے اور سندھ نے -/46000 روپے فی ٹن کے حساب سے خریدا ہے۔ یہ درست نہیں ہے کہ وہ کاغذ بازار میں -/34000 روپے فی ٹن کے حساب سے بک رہا ہے۔

(ج) کتابوں کی بڑھتی ہوئی تعداد کے مطابق اگلے سال کاغذ کی خریداری کی جائے گی اور ابھی کاغذ خریدا نہیں گیا۔

(د) چیئرپرسن کے خلاف کسی قسم کی کارروائی کا کوئی جواز نہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

سید احسان اللہ وقاص: جناب والا! میں جز (ب) کے حوالے سے ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں لیکن اس سے پہلے میں ٹیکسٹ بک بورڈ کے معاملات کے حوالے سے بات کرنا چاہوں گا۔ اس وقت لاہور میں اس حوالے سے شدید احتجاج کی فضا ہے، پبلشرز نے پچھلے ایک مہینے سے ہڑتال کی ہوئی ہے۔ اس سے پہلے کہ میں ضمنی سوال کروں جناب پارلیمانی سیکرٹری سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ ایک مہینے سے پبلشرز نے ہڑتال کی ہوئی ہے اور مختلف مسائل سے وہ لوگ دوچار ہیں وہاں کے معاملات درست کرنے کے لئے کوئی اقدامات کئے جائیں۔ روزانہ ان کی طرف سے اخبارات میں بیانات آ رہے ہیں، احتجاج ہو رہا ہے۔ اس سلسلے میں کیا حکومت ان سے کوئی بات چیت کر رہی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے تعلیم: جناب والا! تعلیمی لحاظ سے ہر میدان میں اہمیت کے حامل اقدامات اٹھانے کے ساتھ ساتھ حکومت نے کتابوں کی معیاری طباعت کے لئے بھی کچھ اقدامات کئے ہیں۔ حکومت نے عوام کے مفاد میں یہ بہتر سمجھا کہ بجائے ہر ایک پرنٹر اور پبلشر کو آرڈر دیا جائے اس کام کو contract پر دیا جائے تاکہ کاغذ کا سائز specify کر دیا جائے اور اس کی چوڑائی موٹائی دے کر اس کی کوالٹی کو ensure کروانے کے لئے ایک ہی پارٹی کو contract دیا جائے اور ان کا open competition کروایا جائے اور یہ open competition کروانے کے بعد جو پارٹی زیادہ مناسب تھی جس نے ہمارے سائز اور ریٹ کے مطابق کام کرنے کی یقین دہانی کروائی اس کو ہم نے contract دیا ہے۔ اس وقت contract ایک ہی آدمی کے پاس ہے۔ اب اس آدمی نے بھی پرنٹنگ پبلشنگ یا طباعت اسی مارکیٹ سے ہی کروانی ہے۔ اب ان کا جو یہ خیال ہے کہ ہم بے روزگار ہو جائیں گے یا ہمارا کاروبار نہیں رہے گا یہ بات نہیں ہے۔ کیونکہ کام تو انہی نے کرنا ہے لیکن گورنمنٹ کو جواب دہ ایک شخص ایک ادارہ ہوگا۔ اب انہوں نے ایک کمپنی کو ہی آرڈر دیا ہے اور اپنی specifications اور اپنے آرڈر کے مطابق اس سے مکمل کام لیا جائے گا لیکن یہ کام جتنے بھی شہر میں پبلشرز ہیں یا طباعت کرنے والے ہیں وہی کام کر رہے ہیں۔ مہربانی

سید احسان اللہ وقاص: جناب سپیکر! میں پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے درخواست کرنا چاہتا ہوں کیونکہ وزیر تعلیم صاحب اس وقت موجود نہیں ہیں۔ میں ان سے درخواست کروں گا کہ یہ ان کی ایسوسی ایشن کو بلائیں اور ان کے ساتھ بیٹھ کر معاملات کو افہام و تفہیم کے ساتھ settle کریں کیونکہ ایک مہینے سے ان کی ہڑتال چلی آ رہی ہے۔ روزانہ وہ لوگ اپنی دکانیں بند کر کے بیٹھے ہوتے ہیں اس لئے میری یہ درخواست ہے کہ ان کے مطالبات پر ہمدردانہ غور کریں۔

جناب والا! اب میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جز (ب) میں، میں نے یہ پوچھا ہے کہ کیا یہ درست ہے کہ فی الوقت جو کاغذ بازار میں -/34000 روپے فی ٹن اس وقت تھا۔ ٹیکسٹ بک بورڈ نے وہی کاغذ -/41000 روپے فی ٹن کے حساب سے خریدا۔ انہوں نے جز (ب) کے جواب میں یہ ارشاد فرمایا ہے کہ پورے سال کے لئے کاغذ کا ٹینڈر ایک دفعہ دیا جاتا ہے اور پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ نے جو کاغذ 41 ہزار روپے فی ٹن کے حساب سے خریدا ہے وہ بلوچستان نے 42 ہزار روپے فی ٹن اور سندھ نے 46 ہزار روپے فی ٹن کے حساب سے خریدا ہے۔ یہ درست نہیں ہے کہ وہ کاغذ بازار میں 34 ہزار روپے فی ٹن کے حساب سے بک رہا تھا۔

جناب والا! میں ان کی اس بات کو چیلنج کرتا ہوں میں کہتا ہوں کہ اس کا جواب درست نہیں دیا گیا۔ کیا جناب پارلیمانی سیکرٹری صاحب اس بات کے لئے تیار ہیں کہ وہ اسمبلی کے ممبران پر مشتمل کمیٹی بنا دیں یا کچھ سینئر لوگوں پر مشتمل کمیٹی بنا دیں جو اس بات کی انکوائری کرے کہ اس وقت مارکیٹ کا ریٹ کیا تھا اور انہوں نے کاغذ کس ریٹ پر خریدا ہے۔ یہ کوئی جواز نہیں ہے کہ بلوچستان اور سندھ والوں نے اس ریٹ پر خریدا ہے۔ بلوچستان اور سندھ کے اندر ان سے بھی بڑے چور بیٹھے ہوئے ہیں تو اس وجہ سے پنجاب والوں کا کوئی قصور نہیں ہونا چاہئے یہ تو کوئی جواز نہیں ہے کہ اگر انہوں نے مہنگا خریدا ہے تو ہمیں بھی مہنگا خریدنا چاہئے۔ میری گزارش یہ ہے اور میں اس بات کو چیلنج کرتا ہوں کہ اس وقت چھ ہزار روپے فی ٹن ریٹ کم تھا اور اس کے لئے زیادہ ادائیگی کی گئی۔ نہ صرف یہ بلکہ اس کی grams کا بھی فرق تھا مجھے اس وقت صحیح یاد نہیں شاید انہوں نے 80 گرام کے کاغذ کا آرڈر دیا تھا اور انہوں نے 68 گرام کا کاغذ سپلائی کر دیا۔ اس وجہ سے اس زمانے میں پرچہ بھی درج ہوا اس سلسلے میں کچھ لوگ گرفتار بھی ہوئے اور پھر لے دے کر وہ معاملہ بھی ختم کر دیا گیا۔ میں اس پر جناب پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے یہ پوچھتا ہوں کہ یہ اس بات کے لئے تیار ہیں کہ اس مسئلے پر کوئی انکوائری کمیٹی بنائیں جو اس سارے معاملے کی پوری طرح سے تحقیق کرے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے تعلیم: جناب والا! جو اصل حالات و واقعات ہیں ہم نے اس کے مطابق جواب دیا ہے کہ 02-2001 میں 03-2002 میں 04-2003 میں 05-2004 میں 06-2005 میں ہم نے مقابلتاً دوسرے صوبہ جات نے جس ریٹ پر کاغذ خریدا اس کی تفصیل بھی دی ہے۔ اس کے علاوہ جس طرح جیسا کہ سید احسان اللہ وقاص فرما رہے تھے کہ اس میں سائز

کے علاوہ grams کو بھی دیکھا جاتا ہے یعنی اس کاغذ کی لمبائی چوڑائی کتنی ہے اور اس کی thickness کتنی ہے۔اس کے مطابق ریٹ کا تعین کیا جاتا ہے۔یہ جو ہم نے آرڈر دیا تھا وہ 60 گرام،80 گرام،110 گرام اور 210 گرام کا تھا۔اس کے مطابق مارکیٹ میں اس سے زیادہ ریٹ نہیں تھا۔ہاں اگر کوئی تھوڑی کوالٹی میں، کہیں کوئی دکاندار اس کاغذ کو فروخت کر رہا ہو تو وہ ایک الگ بات ہے لیکن جس معیار پر ہمیں کاغذ چاہئے تھا جو ریٹ ہم نے دیئے ہیں میں اس معزز ایوان کو یقین سے یہ بات بتاتا ہوں کہ اس ریٹ سے کم مارکیٹ میں کہیں کاغذ available نہیں تھا اس لئے اسی ریٹ پر کاغذ لیا گیا اور ہمارا ریٹ دوسرے صوبہ جات سے مقابلتاً کافی کم ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلا سوال محترمہ ثمینہ نوید صاحبہ کا ہے۔جی، محترمہ!

محترمہ ثمینہ نوید (ایڈووکیٹ): سوال نمبر 3313۔

گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین منچن آباد کے قیام، طالبات اور اساتذہ کی تفصیل

*3313: محترمہ ثمینہ نوید (ایڈووکیٹ): کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین منچن آباد ضلع بہاولنگر کا قیام کب عمل میں لایا گیا؟

(ب) متذکرہ کالج میں کتنی کلاسیں ہیں طالبات، عملہ اور خالی اسامیوں کی تعداد کیا ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ متذکرہ کالج میں سائنس ٹیچرز نہ ہونے کی وجہ سے ایف ایس اسی، فرسٹ ایئر اور سیکنڈ ایئر کی کلاس شروع نہیں کی گئی اور سائنس میں میٹرک پاس طالبات آرٹس پڑھنے پر مجبور ہیں؟

(د) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت کب تک متذکرہ کالج میں خالی اسامیوں کو پر کرنے اور ایف ایس سی فرسٹ ائر کی کلاس شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، نہیں تو وجوہات کیا ہیں؟

وزیر تعلیم:

(الف) گورنمنٹ کالج برائے خواتین منچن آباد کا قیام بطور انٹر کالج 86-09-01 میں اور بطور ڈگری کالج 03-09-01 کو عمل میں آیا۔

(ب) متذکرہ کالج میں فرسٹ ایئر، سیکنڈ ایئر اور تھرڈ ایئر کی کلاسیں شروع ہیں۔ فرسٹ ایئر میں 90، سیکنڈ ایئر میں 95 اور تھرڈ ائر میں 100 طالبات ہیں۔ عملہ ایک پرنسپل اور چھ لیکچرارز (بشمول فزکس کی ایک لیکچرار) پر مشتمل ہے، جبکہ چھ لیکچرارز کی اسامیاں خالی ہیں۔

(ج) یہ درست ہے کہ متذکرہ کالج میں سائنس کی لیکچرارز نہ ہونے کی وجہ سے ایف ایس سی کی کلاسیں شروع نہ کی جا سکی ہیں تاہم محکمہ تعلیم پنجاب نے تمام خالی اسامیوں کے لئے ضلعی حکومت سے ضروریات کا تعین کرا لیا ہے اور فنانس ڈیپارٹمنٹ کو نئی اسامیوں کی منظوری کے لئے تحریر کر دیا گیا ہے۔ اجازت موصول ہونے پر سائنس کی لیکچرارز تعینات کر دی جائیں گی۔

(د) اس جز کا جواب جز (ج) میں دیا جا چکا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

محترمہ ثمینہ نوید (ایڈووکیٹ): جناب والا! اس سوال کے جز (ج) میں جو جواب دیا گیا ہے کہ یہ درست ہے کہ متذکرہ کالج میں سائنس کی لیکچرار نہ ہونے کی وجہ سے ایف ایس سی کی کلاسز شروع نہیں کی جا سکتیں۔ جناب مجھے یہ بتائیں کہ کالج کا 1986 میں قیام ہوا ہے اس تاریخ سے لے کر اب تک یہ اکیسواں سال ہے۔ اگر آپ اکیسویں سال میں بھی ان کی کلاسز شروع نہیں کروا سکے تو پھر آپ کو مزید کتنے وقت کی ضرورت ہے۔ دوسرا پارلیمانی سیکرٹری صاحب مجھے یہ بھی بتائیں کہ اتنے عرصے میں تو بچہ بھی جوان ہو جاتا ہے۔ اس وقت جو بچے پیدا ہوئے ہیں وہ تو جوان ہو گئے ہیں اور پندرہ سال کی عمر میں تو بچہ میٹرک کر لیتا ہے۔ اکیس سال اس کالج کو بنے ہوئے ہو گئے ہیں سائنس کی کلاسیں اب تک شروع نہیں ہو سکیں اور سب سے بڑی زیادتی یہ ہے کہ ہمارے ڈسٹرکٹ بہاولنگر کی میڈیکل کالجز میں جو دو سیٹیں approved تھیں ان کو بھی ختم کر دیا گیا ہے۔ حالانکہ دوسرے اضلاع کی دو کی بجائے چار سیٹیں کر دی گئی ہیں اور ہماری سیٹوں کو maintain کرنے کی بجائے ختم کر دیا گیا ہے۔ مجھے یہ بتائیں کہ آپ کا "پڑھا لکھا پنجاب" جو ہے یہ کیا کر رہا ہے۔ اگر آپ نے ان بچوں کو سائنس نہیں پڑھانی تو میرا خیال ہے کہ پھر اس کو ختم ہی کر دیا جائے تو بہتر ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب اس کا جواب دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے تعلیم: جناب والا! اصل صورتحال یہ ہے کہ یہ انٹر کالج 86-09-01 کو قائم ہوا تھا اور 03-09-01 کو بطور ڈگری کالج upgrade کر دیا گیا تھا۔ اس وقت اس کالج میں ایف ایس سی کلاسز کا اجراء نہیں ہو سکا تھا لیکن جواب صورتحال ہے اس میں ایف ایس سی فرسٹ ایئر اور سیکنڈ ایئر کی کلاسز کا اجراء ہو چکا ہے۔ اس وقت فزکس اور ریاضی کی ایک ایک لیکچرار موجود ہے کیمسٹری کے پروفیسر بوائز کالج سے آکر پڑھاتے ہیں اور بیالوجی بھی اس کالج میں پڑھائی جا رہی ہے۔ ایف ایس سی (فرسٹ ایئر اور سیکنڈ ایئر) کلاسز کا اجراء ہو چکا ہے اور اس میں سائنس مضامین کے اساتذہ بھی پڑھا رہے ہیں اور کلاسز شروع ہے اور یہ اس وقت کی صورتحال ہے۔

رانا آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! میں پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ اس کالج کے حوالے سے میں نے جو latest information لی ہے اس کے مطابق اس کالج میں پروفیسرز کی 22 sanctioned posts ہیں ان میں سے ابھی 13 خالی پڑی ہوئی ہیں۔ آپ دیکھیں کہ پہلے تو انہوں نے آپ کی direction کو comply نہیں کیا، updated answer نہیں ہے۔ 22 میں سے 13 خالی پڑی ہوں گی تو آپ کالج کیسے چلا سکتے ہیں اس کی یہ ذرا وضاحت کر دیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے تعلیم: جناب سپیکر! جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ یہاں سیٹیں خالی ہیں یہ بات درست ہے لیکن میں جناب رانا صاحب کو یقین دلاتا ہوں کہ اسی مارچ میں ہی پبلیکیشن ہو رہی ہے جس میں ہم نئے لیکچرارز کی ریکروٹمنٹ کے لئے درخواستیں طلب کر رہے ہیں تو انشاء اللہ تعالیٰ یہ ریکروٹمنٹ جلدی ہی ہو جائے گی اور جس جس کالج میں بھی سٹاف کی کمی ہے وہ جلدی پوری ہو جائے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ اشتہار جو پبلک سروس کمیشن کے through آیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے تعلیم: جی، جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: لیکن اس میں ایک ضرور خیال رکھئے کہ پسماندہ علاقوں میں کوئی نہیں جانا چاہتا تو اس لئے وہاں کے لوگوں کو زیادہ ترجیح دی جائے۔ یہی مسئلہ میری تحصیل سے بھی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے تعلیم: جناب سپیکر! میں عرض کرتا ہوں کہ جو درخواستیں طلب کی جائیں گی وہ against vacant posts ہوں گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جب میرٹ بنتا ہے تو وہاں کے لوگ میرٹ پر نہیں آ سکتے اور یہاں کے لوگ وہاں جاتے نہیں ہیں تو وہاں کے لوگوں کے لئے ایسا میرٹ بنایا جائے کہ وہاں کے لوگ compete کر سکیں۔ یہاں کے لوگ تو compete کر سکتے ہیں لیکن راجن پور، روجھان یا جیسے بہاولنگر کے لوگ compete نہیں کر سکتے تو خدا کے واسطے اس کا میرٹ ایسا بنائیں جو وہاں چلے جائیں۔ آج تک وہ کالجز خالی پڑے ہیں اس لئے میں واضح کرنا چاہتا ہوں کہ اس کے لئے خاص معیار بھی رکھیں اگر وہاں اس معیار کے لوگ نہیں آتے تو اس سے کم تر آئیں لیکن وہاں کے لوگ رکھ لئے جائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے تعلیم: جناب سپیکر! میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ پسماندہ علاقوں میں بھی لیکچرارز کی تعیناتی کے لئے مناسب بندوبست کیا جائے گا اور یہ ensure کیا جائے گا کہ پسماندہ علاقوں میں بھی لیکچرارز کی تعیناتی ہو تاکہ سٹاف کی کمی پوری ہو سکے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میرے علاقے کے کالج کی بلڈنگ بھی گر رہی ہے اور اس کے اندر اس وقت تک ایک بھی لیکچرار موجود نہیں ہے اور میں نے ایجوکیشن منسٹر کو وہاں لے جا کر دکھایا ہے اس لئے اس کا ذرا خیال رکھئے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے تعلیم: ٹھیک ہے، جی۔

رانا آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! میرا question یہ ہے کہ آپ نے بڑی صحیح بات کی ہے کہ اگر ایک بھی سٹوڈنٹ پڑھ جائے گا تو اس علاقے کی بہتری ہو جائے گی۔ پہلے تو محکمے نے انہیں صحیح information ہی نہیں دی کہ 22 پوسٹوں میں سے 13 خالی ہیں۔ دوسرا ان کے پاس ایک provision ہے کہ یہ guest Lecturers کو بلا سکتے ہیں، انہیں per lecture دے سکتے ہیں۔ They have a student fund. جس میں یہ pay کر سکتے ہیں۔ ڈی پی آئی کالجز نے بڑی مہربانی کی ہے انہوں نے یہ لیٹر ہماری request پر بھیجا تھا یہاں پر انہوں نے لکھا ہے کہ:

They have been asked to allow to the Principals to engage Visiting Teachers against vacancies of the subjects.

انہیں تو محکمہ بتاتا ہی نہیں ہے۔ یہ تو ہم کوشش کر رہے ہیں کہ تعلیم عام ہو جائے تاکہ وہاں کے پسماندہ لوگ بھی تعلیم بھی حاصل کر سکیں۔ آپ یہ direction دیں کہ Southern Punjab میں جتنے بھی کالجز ہیں اور بے شک دو سٹوڈنٹ ہیں وہاں پر visiting teachers

engage کریں تاکہ وہ بھی تعلیم حاصل کر سکیں۔

کرنل (ر) سلطان سرخرو اعوان: شکریہ۔ جناب سپیکر! سائنس ٹیچر کی بات ہو رہی ہے تو میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ میرے گاؤں میں ایک لڑکیوں کا ہائی سکول ہے اور ایک لڑکوں کا ہائی سکول ہے۔ لڑکیوں کے ہائی سکول میں پچھلے 20 سال سے ٹیچر نہیں ہے اور وہاں پر سائنس ٹیچر کی sanctioned post ہی نہیں ہے۔ پہلے دن سے جب سکول بنا تو I do not know کہ کیا سسٹم ہے کہ ہائی سکول establish ہو گیا لیکن سائنس ٹیچر کی اسامی sanctioned ہی نہیں کی گئی۔ اس کے بعد ہائی سکول میں پی ٹی آئی کی بھی اسامی نہیں ہے تو میں نے اور سکول visit کئے تو 50 فیصد سکول ایسے ہیں جن میں پہلے دن سے پی ٹی آئی کی اسامی sanctioned نہیں ہے یا سائنس ٹیچر کی اسامی نہیں ہے تو میری درخواست ہے کہ سکول without Science Teacher or PTI complete نہیں ہوتا۔ اگر کوئی ذمہ دار افسر بیٹھا ہے تو وہ سروے کرے اور جہاں جہاں سائنس ٹیچر یا پی ٹی آئی نہیں ہیں وہاں یہ posts sanctioned کی جائیں کیونکہ اس کے بغیر تو تعلیم مکمل نہیں ہو سکتی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں یہاں گزارش کرنا چاہوں گا اور یہاں direction بھی دینا چاہوں گا۔

> The Secretary Education should visit every tehsil, every district, this time sitting in Lahore; he should visit that area and ask the people what is happening over there. Sitting over here will not matter.

چونکہ ہم لوگ پسماندہ علاقے سے ہیں اس علاقے سے elect ہو کر آ رہے ہیں میں سیکرٹری ایجوکیشن کو direction دینا چاہوں گا کہ .He should personally visit there وہاں جا کر وہاں کے مقامی نمائندوں سے رابطہ کریں اور دیکھیں کہ ان کی کیا ضروریات ہیں and then they should formulate a policy of that sort. گورنمنٹ پنجاب نے پورے فنڈز دیئے ہیں ان فنڈز کو صحیح استعمال کیا جائے۔ (قطع کلامیاں)

آپ بیٹھیں سارے۔ Please sit down آپ پہلے بیٹھیں۔ میں ایک ایک کو موقع دوں گا۔ پہلے راجہ ریاض صاحب!

راجہ ریاض احمد: شکریہ۔ جناب سپیکر! آج آپ نے ان پسماندہ علاقوں کے لئے جو direction دی ہے میں اس پر آپ کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں اور میں سمجھتا ہوں کہ آج آپ نے اس اسمبلی میں ایک تاریخی کام کیا ہے اور جس طرح میرے بھائی کرنل صاحب نے کہا ہے کہ صوبے کے 50 فیصد سکولوں میں تعلیم کا کوئی بندوبست نہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: 50 فیصد نہیں، انہوں نے صرف ایک سکول کی بات کی ہے۔

راجہ ریاض احمد: جناب سپیکر! انہوں نے 50 فیصد کہا ہے اور میں اس پر پڑھا لکھا پنجاب بنانے والوں کو مبارکباد دیتا ہوں کہ حکومتی رکن نے پڑھا لکھا پنجاب کا پول کھول دیا ہے اس پر انہیں استعفیٰ دینا چاہئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس کو آپ دوسری طرف لے کر جا رہے ہیں۔ یہ بات نہ کریں۔ This is not the issue. میں نے پارلیمانی سیکرٹری سے کہہ دیا ہے اور وہ پسماندہ علاقوں کے لئے کام کریں گے۔ (قطع کلامیاں)

کرنل (ر) سلطان سرخرو اعوان: جناب سپیکر! یہ پچھلے 20 سال سے ہو رہا ہے۔ جو بھی حکومت آئی اس نے یہ ہی کیا ہے تو آپ ہمیں تو نہیں blame کر سکتے۔ میں تو کہہ رہا ہوں کہ وہاں پر 20 سال سے ٹیچر نہیں ہے۔ پہلے اور حکومتیں بھی تھیں ناں۔ میں تو ایک حکومت کی بات نہیں کر رہا بلکہ میں تو حقائق بتا رہا ہوں کہ یہ ہماری حالت ہے۔ (قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بگو صاحب!

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! آپ نے انہیں بڑی خوبصورت direction دی ہے میری آپ سے درخواست ہے کہ انہیں وقت دیا جائے کہ اگلے سیشن میں سیکرٹری تعلیم آپ کی direction پر رپورٹ پیش کرے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ اچھی رائے ہے اور میں چاہوں گا کہ اس پر عمل کیا جائے۔ سیکرٹری تعلیم اور محکمہ تعلیم وہاں جا کر رپورٹ تیار کریں اور اگلے سیشن میں اسمبلی میں پیش کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے تعلیم: جناب سپیکر! آپ کے احکامات کے مطابق پورے پنجاب کے تحصیل وار اور سکول وار سروے کر کے مفصل رپورٹ داخل کی جائے گی۔

MR DEPUTY SPEAKER: Now the time is over. Next question is Haji Muhammad Ijaz sahib.

حاجی محمد اعجاز: جناب سپیکر! سوال نمبر 3439۔

یاسمین گرلز ہائی سکول مغل پورہ لاہور میں کم گریڈ
رکھنے والی ہیڈ مسٹریس کی تعیناتی کا جواز

*3439(A): حاجی محمد اعجاز: کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ یاسمین گرلز ہائی سکول (لال پل) مغل پورہ لاہور میں تعینات ہیڈ مسٹریس کا گریڈ 17 ہے جبکہ ڈپٹی ہیڈ مسٹریس کا گریڈ 18 ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو وجوہات بیان فرمائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے تعلیم:

(الف) یہ درست نہ ہے کیونکہ مذکورہ سکول میں مسماۃ شہناز اختر گریڈ 18 سینئر ہیڈ مسٹریس تعینات ہیں، جبکہ ڈپٹی ہیڈ مسٹریس کا گریڈ 17 ہے۔

(ب) جز (الف) کے جواب میں وضاحت پیش کر دی گئی ہے۔

حاجی محمد اعجاز: جناب سپیکر! اس میں میرا ضمنی سوال یہ ہے۔ انہوں نے فرمایا ہے کہ مسز شہناز اختر گریڈ 18 کی سینئر ہیڈ مسٹریس ہیں۔ اس چیز کی وضاحت فرما دیں کہ انہیں اس سکول سے کب ٹرانسفر کیا گیا کیونکہ یہ سوال 3 سال پرانا ہے لہذا اس کی تازہ ترین صورتحال کے بارے میں بتا دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری تعلیم!

پارلیمانی سیکرٹری برائے تعلیم: جناب سپیکر! اس سکول میں پہلے محمودہ اکرام کے ریٹائر ہونے کے بعد شفقت عارف گریڈ 17 کو ہیڈ مسٹریس لگایا گیا۔ اس کے بعد 03-02-08 سے 11-06-03 تک انہوں نے کام کیا۔ اس کے بعد شہناز اختر کا گریڈ 18 ہے۔ میرے معزز دوست نے 29-10-03 کو سوال داخل کیا تھا۔ 29-10-03 کو شہناز اختر گریڈ 18 بطور ہیڈ مسٹریس کام کر رہی تھیں۔ جب ان کا تبادلہ عمر بلاک علامہ اقبال ٹاؤن ہو گیا تو اس کے بعد شفقت عارف گریڈ 17 صرف دو ماہ کے لئے ہیڈ مسٹریس رہی ہیں لیکن جس دو ماہ کے عرصہ میں وہ ہیڈ مسٹریس رہی ہے اس دو ماہ

کے عرصہ میں گریڈ 18 کی کوئی سیکنڈ ہیڈ مسٹریس نہیں تھی۔ اس وقت ہیڈ مسٹریس کی یہ پوسٹ گریڈ 19 میں اپ گریڈ کر دی گئی ہے اور اس وقت مسماۃ فرحانہ ناز گریڈ 19 بطور ہیڈ مسٹریس کام کر رہی ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، شیخ اعجاز صاحب!

شیخ اعجاز احمد: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے جواب دیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ایجوکیشن کے حوالے سے آپ نے جو کہا وہ بڑی خوش آئند بات ہے اور جس طرح کرنل صاحب نے یہاں پر بات کی ہے۔ میری اس میں یہ تجویز ہے کہ جو پڑھے لکھے پنجاب کا نعرہ لگایا جارہا ہے---

جناب ڈپٹی سپیکر: وہ بنیادی تعلیم کے بارے میں ہے اور یہ ہائر ایجوکیشن کے بارے میں ہے۔ اس میں کافی پیشرفت ہوئی ہے۔

شیخ اعجاز احمد: وہ پڑھا لکھا پنجاب نہیں ہے بلکہ پریشان حال پنجاب کا نعرہ ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس میں کافی پیشرفت ہوئی ہے۔ اسے آپ کو تسلیم کرنا چاہئے لیکن کالجوں کے معاملے میں ابھی کئی پیچیدگیاں ہیں۔

وزیر انفارمیشن ٹیکنالوجی: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! راجہ صاحب نے ابھی ہمیں مبارک دی تھی۔ ہم پہلے بھی محترمہ کی فراست اور ذہانت کے قائل تھے اور آج انھوں نے ایک بہت اچھا فیصلہ اے پی سی میں شرکت نہ کرنے کا کیا ہے۔ ہم اس پر بھی ان کو مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ انھوں نے بہت اچھا فیصلہ کیا ہے اور یہ ثابت کیا ہے کہ حکومت بہت اچھا کام کر رہی ہے اور کسی اے پی سی کی ضرورت نہیں ہے اس لئے میں راجہ صاحب کو مبارکباد پیش کرنا چاہتا ہوں کہ ان کی قائد نے بہت اچھا فیصلہ کیا ہے۔

راجہ ریاض احمد: جناب سپیکر! یہ پرویز مشرف صاحب کے ملازم ہیں۔ میں ان کو بھی مبارکباد دیتا ہوں کہ پرویز مشرف صاحب نے آج کہا ہے کہ دہشتگرد واپس آئیں اور میرے ساتھ مذاکرات کریں تو میں انھیں مراعات دینے کے لئے تیار ہوں۔ کل تک پرویز مشرف کہتا تھا کہ میں دہشت گردوں کو اڑا دوں گا، گولی مار دوں گا۔ اب جب امریکہ سے آیا ہے تو کہتے ہیں کہ دہشت گرد آئیں اور میرے ساتھ بیٹھیں، مذاکرات کریں تو میں مراعات دینے کے لئے تیار ہوں جو مراعات مانگیں گے دینے کے لئے تیار ہوں۔ اس پر میں ان کو مبارکباد دیتا ہوں اور ان کو تھوڑی سی شرم

دلاتا ہوں۔

وزیر انفارمیشن ٹیکنالوجی: آپ واپس آکر مذاکرات کرنا چاہ رہے ہیں تو ضرور مذاکرات کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ خوش آئند بات ہے۔ اگلا سوال حاجی محمد اعجاز صاحب کا ہے۔

حاجی محمد اعجاز: سوال نمبر 3440۔

گورنمنٹ جونیئر گرلز مڈل سکول نمبر 2 مغل پورہ لاہور کی اپ گریڈیشن اور مزید کمروں کی تعمیر کا مسئلہ

*3440: حاجی محمد اعجاز: کیا وزیر تعلیم از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

گورنمنٹ جونیئر گرلز مڈل سکول نمبر 2 المعروف لال سکول مجاہد آباد کالونی مغل پورہ لاہور کو کب تک ہائی سکول کا درجہ دیا جائے گا نیز اس کی عمارت میں مزید کمرے کب تک تعمیر کئے جائیں گے ؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے تعلیم:

سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور کی رپورٹ کے مطابق مذکورہ سکول کو ہائی کا درجہ دینے کے لئے مروجہ پیمانہ پر پورا نہیں اترتا لہذا اس سکول کو ہائی سکول کا درجہ نہیں دیا جا سکتا۔ ضلعی حکومت وسائل دستیاب ہونے پر مذکورہ سکول میں مزید کمرے تعمیر کرنے کے لئے اقدامات کرے گی۔

حاجی محمد اعجاز: جناب سپیکر اس سوال کے جواب میں یہ وضاحت کی گئی ہے کہ یہ سکول اس criteria پر پورا نہیں اترتا کہ اس کو ہائی کا درجہ دے دیا جائے۔ یہ تین سال پرانا سوال ہے۔ اس وقت اس کی کیا صورتحال ہے۔ پہلے مجھے یہ بتائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے تعلیم: جناب سپیکر! گورنمنٹ کا ایک فارمولہ ہوتا ہے۔ جس کے تحت جو بھی سکول اس معیار پر پورا اترتا ہے۔ اس کے مطابق اس کی اپ گریڈیشن کی جاتی ہے۔ ہمارا پہلے جو criteria تھا اس میں اب تبدیلی کر دی گئی ہے۔ یہ پہلے سابقہ criteria کی بنیاد پر اپ گریڈ نہیں ہوا تھا۔ سکول سے سکول تک فاصلہ کی شق آڑے آ رہی تھی۔ اب اس شق کو اپ گریڈیشن کے لئے ختم کر دیا گیا ہے، پہلے بچوں کی تعداد بھی زیادہ تھی جس کو کم کر دیا گیا ہے۔ اب یہ سکول ہمارے اپ گریڈیشن کے criteria پر پورا اترتا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس کی اپ گریڈیشن کے لئے ڈسٹرکٹ

گورنمنٹ سے approval لینے کے بعد یہ سکول اپ گریڈ ہو جائے گا۔ کیونکہ وہی DDC کرتے ہیں اور منظوری دیتے ہیں کہ ہمارے سکول میں اتنے سکولوں کو اپ گریڈ کیا جائے۔ ان کی approval آنے کے بعد پنجاب گورنمنٹ کو اس سکول کو اپ گریڈ کرنے پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس کی اپ گریڈیشن ہو جائے گی۔

حاجی محمد اعجاز: جناب سپیکر! یہ کوئی ٹائم دے دیں کہ یہ کب تک اس کو ہائی کر دیں گے کیونکہ اس کے نزدیک کوئی ہائی سکول نہیں ہے۔ یہ بچیوں کا سکول ہے اور دوسری بات یہ ہے کہ اس سکول میں نئے بلاک اور نئے کمرے بھی بن چکے ہیں۔ اس سکول کا رقبہ بھی زیادہ اور بچیاں بھی کافی تعداد میں وہاں پڑھتی ہیں۔ یہ کوئی ٹائم بتا دیں کہ کب تک اس کو ہائی کر دیں گے۔ میں ان کا مشکور ہوں گا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے تعلیم: جناب سپیکر! میں ان کا مشکور ہوں کہ انھوں نے تسلیم کیا ہے کہ موجودہ گورنمنٹ نے اس میں کمرے بھی بنا دیئے ہیں اور دیگر سہولتیں بھی فراہم کر دی ہیں۔ یہ سکول اپ گریڈ ہونے کے لئے بالکل ٹھیک ہے۔ جب ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کی طرف سے آئے گا تو اسی وقت ترجیحی بنیادوں پر انشاء اللہ تعالیٰ یہ بھی اپ گریڈ ہو جائے گا۔ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کب اس کو بھیجتی ہے، کب اس کی DDC ہوتی ہے وہ ہمارے علم میں نہیں ہے۔ ہم انشاء اللہ تعالیٰ اس کو کر دیں گے۔

حاجی محمد اعجاز: یہ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ سے کہیں کہ ایک مہینے، دو مہینے یا چار مہینے میں اس کو اپ گریڈ کر دے۔ یہ کوئی ٹائم تو بتائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے تعلیم: ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کی اپنی ترجیح ہوتی ہے۔ اگر ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور نے 20 سکولوں کو اپ گریڈ کرنا ہے تو یہ ان کی ترجیحات ہیں کہ جہاں سب سے زیادہ ضرورت ہو وہ پہلے اپ گریڈ کریں گے۔ اسی ترتیب سے جہاں اس کا نمبر آئے گا تو یہ ہو جائے گا۔ میں ان کو یہ یقین دلاتا ہوں کہ یہ گورنمنٹ کے نئے منظور شدہ criteria پر پورا اترتا ہے۔ یہ نیا criteria بھی اسی لئے بنایا گیا ہے کہ جو سکول پہلے اپ گریڈ نہیں ہو سکتے تھے اس میں نرمی پیدا کی گئی ہے تاکہ زیادہ سے زیادہ سکول اپ گریڈ ہوں۔

حاجی محمد اعجاز: جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ یہ میرے علاقے کا سکول ہے۔ وہاں بچیوں کا اور کوئی ہائی سکول نہیں ہے۔ یہ تقریباً پچھلے بیس سال سے مڈل کا مڈل آ رہا ہے۔ کیا بیس سال میں یہ criteria پر

پورا نہیں اترا؟ میں اس لئے یہ درخواست کر رہا ہوں کہ بچیوں کو ہائی سکول میں جانے کے لئے بہت دور جانا پڑتا ہے یہ اس میں کوئی ٹائم بتائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ ان کو چیمبر میں مل لیں۔ وہ جو بھی مدد کر سکتے ہیں آپ کی مدد کریں گے۔

سید احسان اللہ وقاص: جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ جو سابقہ ایجوکیشن پالیسی ہوتی تھی۔ اس کے مطابق میٹرک تک تین ڈگریاں ہوتی تھیں۔ جس میں پرائمری، مڈل اور ایک میٹرک پاس ہوتا تھا۔ اب پرائمری پاس کے بعد مڈل پاس کی ڈگری ختم ہو چکی ہے۔ اب مڈل پاس کو کسی بھی سرکاری نوکری کا اہل نہیں سمجھا جاتا اور مڈل پاس کی کوئی ڈگری ہی نہیں ہے۔ اس کے حوالے سے گورنمنٹ نے یہ پالیسی بنائی تھی کہ رفتہ رفتہ ہم سارے مڈل سکولوں کو ہائی سکول کر دیں گے کیونکہ مڈل کرنے کے بعد نویں کلاس میں داخلے کے لئے دوسرے سکولوں میں جگہ نہیں ملتی۔ یہ گورنمنٹ کی پالیسی بنی تھی۔ اب ایسے بے شمار سکول موجود ہیں کہ جہاں پر جگہ موجود ہے، کمرے موجود ہیں اور حکومت کی طرف سے ان کو مڈل سے ہائی کرنے پر عملدرآمد نہیں ہو رہا۔ میں پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ گورنمنٹ کی جو پالیسی ہے کہ تمام مڈل سکولوں کو ہائی کا درجہ دے دیا جائے گا اس پر کب تک عملدرآمد ہو گا اور کیا اس کا scheduleانھوں نے بنایا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے تعلیم: محترم شاہ صاحب کا حکم کسی سوال کے متعلقہ نہیں ہے۔ یہ جنرل پالیسی کے متعلق سوال ہے۔ اس پر میں یہ عرض کروں گا کہ گورنمنٹ کی یہ خواہش ہے اور گورنمنٹ نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ جتنے بھی مڈل سکول ہیں ان کو سیکنڈری سکول تک اپ گریڈ کیا جائے گا۔ اب وہ مرحلہ وار پروگرام چل بھی رہا ہے۔ جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے کہ ترجیحی بنیادوں پر ہر ضلع میں جہاں زیادہ ضرورت ہے اور جن سکولوں کی اہمیت زیادہ ہے ان کو پہلے اپ گریڈ کیا جا رہا ہے۔ آہستہ آہستہ تمام مڈل سکول ہائی ہو جائیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے۔ اگلا سوال نمبر 3512 تنویر اشرف کائرہ صاحب کا ہے۔۔۔ وہ تشریف نہیں رکھتے۔ اگلا سوال نمبر 3539 محترمہ صغیرہ اسلام صاحبہ کا ہے۔

محترمہ صغیرہ اسلام: سوال نمبر 3539۔

ڈگری کالج برائے خواتین سانگلہ ہل میں اساتذہ کی منظور شدہ تعداد و دیگر تفاصیل

*3539: محترمہ صغیرہ اسلام: کیا وزیر تعلیم از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) سانگلہ ہل ڈگری کالج برائے خواتین میں لیکچرارز کی تعداد کتنی ہے؟

(ب) مذکورہ کالج کی پرنسپل اور لیکچرارز کے ناموں کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ سانگلہ ہل کالج میں تعینات لیکچرارز کئی کئی ماہ اپنی ڈیوٹی پر حاضر نہیں ہوتیں؟

(د) کیا حکومت اس سلسلہ میں انکوائری کر کے ایکشن لینے کا ارادہ رکھتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے تعلیم:

(الف)

اساتذہ کی منظور شدہ تعداد	27
اساتذہ کی موجودہ تعداد جو کام کر رہے ہیں۔	17
خالی اسامیاں	10

تفصیل خالی اسامیاں

پرنسپل گریڈ19	1	اسسٹنٹ پروفیسر گریڈ18(انگریزی)	1
لیکچرارز گریڈ17	6	لائبریرین گریڈ16	1
ڈائریکٹر فزیکل ایجوکیشن	1	کل اسامیاں	10

(ب)

نام	مضامین
1۔ مسز طلعت یاسمین	ایکٹنگ پرنسپل/اسسٹنٹ پروفیسر (ایجوکیشن)
2۔ مسز قدسیہ تنویر	اسسٹنٹ پروفیسر (ایجوکیشن)
3۔ مسز ممتاز نسرین	لیکچرار (انگریزی)
4۔ مسز قیصرہ سید	لیکچرار (انگریزی)
5۔ مسز نجمہ پروین	لیکچرار (اردو)
6۔ مسز سمیعہ جلیل صدیقی	لیکچرار (اردو)
7۔ مسز طیبہ اختر	لیکچرار (اسلامیات)
8۔ مسز آسیہ سعید بٹ	لیکچرار (اردو)

9۔ مسز مریم نصیر	لیکچرار (پولیٹیکل سائنس)
10۔ مس گلشن مجید	لیکچرار (پولیٹیکل سائنس)
11۔ مسز شمس النساء	لیکچرار (ریاضی)
12۔ مسز عظمیٰ مجید	لیکچرار (انگریزی)
13۔ مسز ضوانہ درخشی	لیکچرار (فزکس)
14۔ مسز تسنیم فاطمہ	لیکچرار (فزکس)
15۔ مسز مشرف النساء	لیکچرار (سائیکالوجی)
16۔ مسز روبینہ صباحت	لیکچرار (اکنامکس)
17۔ مس منزہ گل	لیکچرار (بیالوجی)

(ج) یہ درست نہیں ہے۔ ضلعی حکومت کی رپورٹ کے مطابق لیکچرارز اپنی ڈیوٹی ٹھیک طریقے سے ادا کر رہی ہیں۔

(د) چونکہ تمام ٹیچرز اپنی ڈیوٹی پر باقاعدگی سے آتی ہیں لہذا انکوائری کروانے کی ضرورت نہیں۔ اگر کوئی غیر حاضری کی رپورٹ موصول ہوئی تو قواعد کے مطابق فوری کارروائی کی جائے گی۔

محترمہ صغیرہ اسلام: جناب سپیکر! انھوں نے تین سال بعد جواب دیا ہے کہ وہاں پر اساتذہ کی تعداد 27 ہے لیکن 17 اساتذہ وہاں پر کام کر رہی ہیں۔ میں پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے یہ پوچھنا چاہوں گی کہ تین سال کے بعد بھی ابھی تک 10 سیٹیں ویسے ہی خالی کی خالی ہیں جبکہ بے روزگاری اتنی زیادہ ہے۔ کیا یہ ممکن نہیں تھا کہ تین سالوں میں خالی سیٹوں پر ان لوگوں کو لگایا جاتا جو بے روزگاری کے ہاتھوں پہلے ہی خودکشیاں کر رہے ہیں۔ پڑھے لکھے پنجاب کا اتنا ڈھنڈورا پیٹا گیا ہے اور پڑھے لکھے پنجاب میں دس دس سیٹیں ایک ایک کالج میں خالی ہیں ان کو پُر نہ کرنے کی کیا وجہ ہے؟

جناب سپیکر! میں دوسرا ضمنی سوال اس لئے کرنا چاہتی ہوں کہ انھوں نے کہا ہے کہ پرنسپل کی سیٹ کے اوپر اسسٹنٹ پروفیسر کام کر رہی ہیں۔ تین سال گزرنے کے باوجود ان کو کوئی ایسی پرنسپل نہیں مل سکی جو وہاں پر کام کر سکے۔

جناب سپیکر! ایک اور ضمنی سوال اس لئے کرنا چاہوں گی کہ سانگلہ کالج میں تعینات لیکچرارز کئی ماہ اپنی ڈیوٹی پر حاضر نہیں رہتیں تو میں نے جس وقت یہ سوال کیا تھا تو اس وقت

مسز رخسانہ، مس منزہ گل، مسز عظمیٰ مجید، مسز روبینہ صباحت اور مسز سمیعہ جلیل وہ لیکچرار تھیں جو لاہور سے جاتی تھیں اور ہفتے میں یہ دو دن کالج میں جاتی تھیں اور باقی ٹائم یہ وہاں سے غیر حاضر رہتی تھیں۔

جناب سپیکر! جیسا کہ آپ نے پہلے یہ عرض کیا ہے کہ اگر وہاں کے مقامی لوگوں کو یہ موقع دیا جائے تو کم از کم وہاں کے لوگوں کو بہتر سہولت میسر آ سکے گی لیکن ہوتا یہ ہے کہ یہ لاہور سے لوگوں کو وہاں پر بھیجتے ہیں تو پہلی ٹرین miss ہو جاتی ہے تو دوسرے دن وہ خود miss کر دیتی ہیں۔ اس طرح ہفتے میں ایک آدھ دن وہاں پر جاتی ہیں تو میں پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے یہ کہوں گی کہ کیا ایسا ممکن ہے کہ وہاں پر جیسے شاہ کوٹ یا وار برٹن ہے، وہاں پر جو پڑھے لکھے لوگ ہیں تو وہاں پر مقامی لوگوں کو یہ موقع دیا جائے کہ وہ وہاں پر join کر سکیں بجائے اس کے کہ لاہور سے جن لوگوں کو آپ بھیجتے ہیں وہ تو کئی کئی دن کالج میں جاتے ہی نہیں ہیں۔ کس نے کہا کہ یہ انکوائری کی ہے؟ یہاں تو محکمہ ایجوکیشن کے لوگ دفتروں میں بیٹھ کر ٹیلیفون سننا تک گوارا نہیں کرتے تو ان کے پاس اس کے لئے اتنا ٹائم کہاں ہے؟ جیسا کہ آپ نے کہا کہ باقی تحصیلوں میں جا کر چیک کریں کہ کون آتا ہے یا کون نہیں آتا۔ مجھے دکھ اس بات پر ہے کہ سیکرٹری صاحب کے دفتر کے باہر بیٹھے ہوئے ان کے جو PA ہیں وہ تو ان سے بات تک کروانا گوارا نہیں کرتے اور کہتے ہیں کہ سیکرٹری صاحب مصروف ہیں۔ میں نے خود ایک دن تین دفعہ بات کرنے کی کوشش کی تو اس وقت ان کا PA جس کا نام غالباً وسیم ہے وہ اٹھ کر گیا اور اس کی جگہ دوسرا آیا تو پھر اس نے سیکرٹری صاحب سے میری بات کروائی۔

جناب سپیکر! آپ کن لوگوں کو کہتے ہیں کہ وہ تحصیلوں میں جا کر سکولوں کا معائنہ کریں۔ یہاں پر پڑھے لکھے پنجاب کے نام پر کروڑوں روپیہ عوام کا صرف ماڈلنگ کے اوپر ضائع کیا گیا اور پڑھے لکھے پنجاب پر پیسے خرچ کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ جیسے میں نے سوال کیا ہے اسی طرح میں وضاحت کے ساتھ اس کا جواب چاہوں گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے تعلیم: جناب سپیکر! دراصل جس کالج کے متعلق محترمہ نے سوال کیا ہے اس حوالے سے میں یہ عرض کروں گا کہ کسی لیکچرار کی غیر حاضری کے متعلق کوئی شکایت نہیں ہے۔ وقتاً فوقتاً ہائر آفیشلز وہاں پر وزٹ کرتے رہے ہیں جنہوں نے دیکھا ہے کہ وہاں کی حاضری

پوری ہے اور روٹین کے مطابق کام ہو رہا ہے۔اس سوال سے پہلے کوئی تحریری یا زبانی درخواست کسی لحاظ سے ڈیپارٹمنٹ کو موصول ہوئی ہے اور نہ ہی کوئی انکوائری کی کوئی بات ہے۔ اگر کوئی specific ان کے علم میں ہو کہ فلاں فلاں جو لیکچرارز حاضر نہیں ہوتیں تو یہ ہمیں ان کے نام دیں انشاء اللہ تعالیٰ ان کی تسلی کے مطابق انکوائری کروا کر ان کو بتا دیں گے۔

محترمہ صغیرہ اسلام: جناب سپیکر! میں نے رات کو ٹیلیفون کر کے ایک ایک چیز کی دوبارہ انکوائری کی ہے۔آج بھی پرنسپل کے لئے کوئی جگہ نہیں ہے۔ تین سال سے اسسٹنٹ پروفیسر گریڈ 18 میں بطور پرنسپل کام کر رہی ہے۔ دس سیٹیں ابھی تک خالی ہیں وہ کیوں نہیں fill ہوئیں؟ جب 27 کی جگہ 17 لیکچرارز کام کر رہی ہوں گی اور دس کی جگہ خالی ہو گی تو آپ مجھے بتائیں کہ وہ کس طریقے سے تمام کلاسوں کو manage کر سکتی ہوں گی۔ جب ٹیچرز ہی کم ہوں گی تو وہ پڑھاتی کیا ہوں گی؟

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! جن کے بارے میں آپ کو شکایت ہے آپ ایک درخواست ان کو دے دیں وہ اس کا ایکشن لے کر آپ کو بتا دیں گے۔

محترمہ صغیرہ اسلام: جناب سپیکر! یہ غلط بیانی سے کام لے رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگر آپ سمجھتی ہیں کہ وہ غیر حاضر ہیں اور کالج نہیں آتیں تو آپ درخواست ان کو دے دیں، وہ اس کی انکوائری کر کے ان کے خلاف ایکشن لیں گے۔

محترمہ صغیرہ اسلام: جناب سپیکر! تین سال کے بعد کیا جواب آیا ہے پہلے بھی تو جھوٹ کا ایک پلندہ آیا ہے، ہمیشہ یہی بات کہی جاتی ہے کہ یہ بات غلط ہے۔ میں نے رات کو دوبارہ سانگلہ ہل کی ایک ایک جگہ پر ٹیلیفون کر کے پوری معلومات اکٹھی کی تھیں۔

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! میرا ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی۔

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جب کسی کالج کی پرنسپل ریٹائر ہو جائے اور یہ آفیشلی کسی کو پرنسپل بنا دیتے ہیں تو یہ کتنے عرصے میں اس کو وہاں پر بطور مستقل پرنسپل تعینات کرتے ہیں؟ سیالکوٹ کے گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج میں دو ماہ پہلے پرنسپل ریٹائر ہو گئی ہے وہاں پر پرنسپل ابھی تک مستقل بنیادوں پر تعینات نہیں کی گئی۔ دوسرا سوال یہ ہے کہ جن سکولوں یا کالجوں میں ٹیچرز نہیں ہیں ان کے پرنسپل کو آپ نے یہ اختیار دیا ہوا ہے کہ وہ

گیسٹ ٹیچر وہاں پر لگا دیں۔ جب تین مہینے گیسٹ ٹیچر پڑھاتے ہیں اور بچوں کا سیشن ختم ہو جاتا ہے تو پھر یہ ان کو فارغ کر دیتے ہیں کہ آپ جائیں آپ نے تین مہینے پڑھا لیا ہے اور اگلے چار مہینے چونکہ امتحان ہونے ہیں اور آپ کو تنخواہیں نہیں ملیں گی، اس سلسلے میں حکومت کی پالیسی پر مہربانی فرمائیں کہ جن کو آپ گیسٹ ٹیچر بناتے ہیں ان کو سارے سال کے لئے گیسٹ ٹیچر بنائیں تاکہ وہ کالجوں میں رہ سکیں۔ یہ ان کو ایک ہزار یا دو ہزار تنخواہ دیتے ہیں۔ اس پر ذرا گوندل صاحب وضاحت فرما دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے تعلیم: جناب سپیکر! بگو صاحب کی تجویز بہت اچھی ہے۔ اگلی میٹنگ میں جب پالیسی بنا رہے ہوں گے تو انشاء اللہ تعالیٰ اس تجویز کو ضرور consider کریں گے اور اس کی روشنی میں کوئی لائحہ عمل مرتب کرنے کی کوشش کریں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اب وقفہ سوالات ختم کیا جاتا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے تعلیم: بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

ضلع گجرات میں سکولوں کی اپ گریڈیشن، کلاسز اور توسیع عمارات کی تفصیل

*3512: جناب تنویر اشرف کائرہ: کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع گجرات کے کتنے سکول ایسے ہیں جن کو پرائمری سے مڈل اور مڈل سے ہائی سکول کا درجہ دینے کی منظوری ہو چکی ہے؟

(ب) ان میں سے کتنے سکول ایسے ہیں جن کا درجہ تو بڑھ چکا ہے لیکن کلاسز کا آغاز نہیں ہوا؟

(ج) جن سکولوں کا درجہ بڑھایا گیا ہے ان میں سے کتنے سکولوں کی عمارات میں توسیع کر کے کلاس رومز اور دیگر سہولیات میں بھی اضافہ کیا گیا ہے؟

(د) سال2002-03 کے دوران ضلع گجرات کے سکولوں کی عمارات میں توسیع وغیرہ کے لئے مجموعی طور پر کتنے فنڈز خرچ کئے گئے؟

وزیر تعلیم:

(الف) محکمہ تعلیم ضلع گجرات نے 29 پرائمری سکولوں کو مڈل کا درجہ دینے کی منظوری دے دی ہے، مزید برآں 16 مڈل سکول برائے اپ گریڈیشن ٹو ہائی سکول اور ایک پرائمری سکول برائے اپ گریڈیشن ٹو مڈل سکول under process ہے، فہرست ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مذکورہ سکولوں میں سے پانچ کا درجہ بڑھ چکا ہے۔ نوٹیفکیشن کی کاپیاں ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔ ان سکولوں کے نام درج ذیل ہیں۔

1۔ گورنمنٹ گرلز ایلیمنٹری سکول کنگ چنن
2۔ گورنمنٹ گرلز ایلیمنٹری سکول چکریاں
3۔ گورنمنٹ گرلز ایلیمنٹری سکول فتہ بھنڈ
4۔ گورنمنٹ بوائز ایلیمنٹری سکول خوجہ
5۔ گورنمنٹ گرلز ایلیمنٹری سکول خوجیانوالی

یہ سکولز 01-09-06 کو اپ گریڈ ہوئے ہیں اب ان میں اساتذہ کی بھرتی Phase-II میں ہو جائے گی بھرتی کے فوراً بعد کلاسوں کا اجراء ہو جائے گا۔

(ج) مذکورہ 29 سکولوں کی عمارات میں توسیع کر کے کلاس رومز اور دیگر سہولیات میں اضافہ کیا گیا ہے۔ سکول وار نئے کلاس رومز کی تعداد اور دیگر مہیا کی جانے والی سہولیات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) سال2002-03 کے دوران ضلع گجرات کے سکولوں کی عمارات میں توسیع وغیرہ کے لئے مجموعی طور پر 61.524 ملین فنڈز خرچ کئے گئے

مزید برآں سال	2003-04	62.546/- ملین
سال	2004-05	116.402/- ملین
سال	2005-06	337.183/- ملین
سال	2006-07	23.593/- ملین (دسمبر 2006 تک)
میزان		601.248/- ملین

لاہور۔ ایجوکیشن کالج برائے خواتین میں طالبات اور اساتذہ کی تفصیلات

*3540: محترمہ صغیرہ اسلام: کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع لاہور میں لڑکیوں کے لئے صرف ایک ایجوکیشن کالج ہے؟

(ب) اس میں طالبات کی تعداد کتنی ہے؟

(ج) اس میں تعینات اساتذہ کی تعداد اور نام بیان فرمائیں؟

(د) کیا حکومت طالبات کی سہولت کے لئے مزید کالج کھولنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر تعلیم:

(الف) درست ہے کہ ضلع لاہور میں طالبات کے لئے صرف ایک ایجوکیشن کالج ہے تاہم لاہور میں تین کالجز آف ایجوکیشن موجود ہیں، جن میں کوایجوکیشن ہے۔

(ب) مذکورہ کالج میں طالبات کی کل تعداد 1305 ہے۔

(ج) مذکورہ کالجز میں اساتذہ کی تعداد 34 ہے، ان اساتذہ کے نام درج ذیل ہیں:۔

1۔	ڈاکٹر مسز مرد سلمان	2۔	مسز طاہرہ چودھری
3۔	مسز فرحت سلیم	4۔	مسز نسرین بتول قیصر
5۔	مسز منزہ انجم	6۔	مسز مریم صدیقہ
7۔	مسز شاہدہ رضوی	8۔	مسز سعیدہ اجمل
9۔	مسز عذرا سعید	10۔	مس روبیلہ گیلانی
11۔	مسز شمیم خان	12۔	مس شگفتہ جبیں
13۔	مسز عفت خالد	14۔	مسز شاہ بانو
15۔	مسز زرغونہ نسیم	16۔	مسز شگفتہ آصف
17۔	مسز جمیلہ نصرت	18۔	مسز نعمانہ عابد
19۔	مسز جویریا واصف	20۔	مسز عابدہ جاوید
21۔	مسز طلعت رشید	22۔	مسز ثمینہ ناہید
23۔	مسز آمنہ منصور	24۔	مسز افشاں زبیر
25۔	مسز راحیلہ کوثر	26۔	مسز عابدہ خالد
27۔	مسز زیب النساء	28۔	مسز رفعت مسعود
29۔	مسز مرۃ العین	30۔	مسز نورین ممتاز

31- مسز عارفہ زرین 32- مسز تنویر کوثر

33- مس فارینہ صلاح الدین 34- مسز بشریٰ شاہد

(د) کالج ہذا یونیورسٹی آف ایجوکیشن کا constituent کالج ہے اور یونیورسٹی کی رپورٹ کے مطابق فی الحال لاہور میں مزید ایجوکیشن کالج کی ضرورت نہ ہے۔

تحصیل پاکپتن میں تعلیمی اداروں کی تعداد و نئے تعلیمی اداروں کا قیام و دیگر تفصیل

*3659: محترمہ ثمینہ نوید (ایڈووکیٹ): کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) تحصیل پاکپتن میں بوائز کالج، ہائی، مڈل اور پرائمری سکولوں کی تعداد کیا ہے اور یہ کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب) مذکورہ کالج و سکولوں کی کتنی بلڈنگز نامکمل ہیں کتنے سکولوں میں بجلی کی سہولت نہ ہے؟

(ج) مذکورہ تحصیل میں گرلز کالج، ہائی، مڈل اور پرائمری سکول کی تعداد کیا ہے اور یہ کہاں کہاں واقع ہیں؟

(د) کیا مذکورہ تحصیل میں موجود سکولوں و کالجوں کی تعداد آبادی کے تناسب سے درست ہے سکول و کالج کے اجراء کے لئے حکومتی معیار کیا ہے؟

(ہ) اگر جز (د) کا جواب نہ میں ہے تو کیا حکومت مزید نئے کالج و سکول تعمیر کرنے کو تیار ہے تاکہ آبادی کی تعلیمی ضرورت کو پورا کیا جا سکے؟

وزیر تعلیم:

(الف) تحصیل پاکپتن میں ایک بوائز کالج، ایک بوائز ہائر سیکنڈری سکول، 21 بوائز ہائی سکولز، 23 بوائز مڈل سکولز اور 207 بوائز پرائمری سکولز کام کر رہے ہیں۔ مذکورہ سکولوں کے جائے وقوع کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مذکورہ کالج و سکولوں میں کسی کی بلڈنگ نامکمل نہ ہے جبکہ ایک مڈل اور 141 پرائمری سکولوں میں بجلی کی سہولت موجود نہ ہے، تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) مذکورہ تحصیل میں ایک گرلز کالج، ایک گرلز ہائر سیکنڈری سکول، پانچ گرلز ہائی سکولز، 24 گرلز مڈل سکولز اور 152 گرلز پرائمری سکولز کام کر رہے ہیں، مذکورہ سکولوں کی جائے وقوعہ کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) آبادی کے تناسب سے تحصیل پاکپتن میں موجود کالجز کافی ہیں جبکہ اس تحصیل میں مزید دو گرلز ہائی سکول، چھ بوائز مڈل سکول، تین گرلز مڈل سکول، بارہ بوائز پرائمری سکول اور چھ گرلز پرائمری سکولوں کی ضرورت ہے سکول و کالج کے قیام کے لئے مروجہ پیمانہ کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) وسائل دستیاب ہونے کی صورت میں مرحلہ وار پروگرام کے تحت بجلی سے محروم سکولوں کو فراہمی بجلی اور مزید سکولوں کے قیام کے لئے اقدامات کئے جائیں گے۔

ایف سی کالج لاہور کے رقبے اور لیز سے متعلقہ تفصیلات

*3709: ڈاکٹر اسد اشرف: کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ایف سی کالج کا کل رقبہ کتنا ہے اس رقبہ میں چرچ کے نام کتنی اراضی ہے اراضی کے مالکوں کے نام اور پتاجات فراہم کئے جائیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ کالج کی اراضی لیز پر ہے یہ لیز کتنے عرصہ کے لئے تھی اس میں کب اور کتنی بار کتنے کتنے عرصہ کے لئے اضافہ کیا گیا، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ٹیپو ہال نیلا گنبد لاہور بھی کالج کو دے دیا گیا ہے ہال کی اراضی کے مالکوں کے نام اور پتاجات نیز یہ کس معاہدے / کس اتھارٹی کے حکم سے دیا گیا تفصیل مہیا کی جائے؟

وزیر تعلیم:

(الف) ایف سی کالج کا کل رقبہ 108 ایکڑ ایک کنال 8 مرلہ اور 103 مربع فٹ ہے، اس رقبے کی ملکیت پریسبیٹیرین چرچ (یو ایس اے) کے پاس ہے اور پراپرٹی کا ٹائیٹل بورڈ آف فارن مشن آف دی پریسبیٹیرین چرچ، ان دی یو ایس اے کے نام پر ہے، اس ادارے کا پتا پاکستان میں 6۔ ایمپریس روڈ لاہور اور امریکہ میں ہیڈ آفس 100 وڈرسپون سٹریٹ، لوئی ویل، کنٹکی سٹیٹ، یو ایس اے ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔

(ج) درست ہے۔ تاہم ہال کی اراضی حکومت پنجاب کی ملکیت ہے۔

گورنمنٹ گرلز کالج چونا منڈی لاہور۔ راستہ سے متعلقہ مسائل

*4166: محترمہ طاہرہ منیر: کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ چونا منڈی گرلز کالج اندرون شہر، لاہور کا واحد پوسٹ گریجویٹ کالج ہے جس تک جانے کا راستہ انتہائی خراب، ٹوٹا پھوٹا اور تنگ و تاریک ہے دونوں اطراف جوتیوں کی دکانیں ہیں اور ہر وقت رش رہتا ہے جس کے باعث طالبات سخت پریشانی کا شکار ہیں؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس راستہ کو کشادہ کرنے، کالج کسی اور جگہ منتقل کرنے، جوتیوں کی دکانوں کو کسی اور جگہ شفٹ کرنے یا کوئی اور متبادل راستہ فراہم کرنے کو تیار ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر تعلیم:

(الف) درست ہے۔

(ب) طالبات کی مشکلات کو مدنظر رکھتے ہوئے حکومت مذکورہ کالج کو جانے والے راستہ کو کشادہ کرنے کی سکیم سالانہ ترقیاتی منصوبہ میں شامل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اس کے علاوہ مذکورہ کالج تک جانے کے لئے ایک متبادل راستہ کی فراہمی کے لئے ایک مکان اور چند دکانیں خرید کر سرکلر روڈ کو کالج سے منسلک کرنے کا منصوبہ بھی زیر غور ہے۔

صوبہ میں قائم انجینئرنگ یونیورسٹیوں اور دیگر متعلقہ ادارہ جات کی تفصیل

*4454: رانا سرفراز احمد خان: کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) صوبہ بھر میں کل کتنی انجینئرنگ یونیورسٹیاں / دیگر ادارہ جات قائم ہیں اور یہاں کون کون سے علوم کی تعلیم دی جاتی ہے؟

(ب) کیا ان اداروں میں داخلہ کے خواہش مند تمام امیدواروں کو داخلہ مل جاتا ہے اگر نہیں تو کیا حکومت سیٹوں میں اضافہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ج) کیا حکومت عصری تقاضوں کے پیش نظر مزید ادارہ جات قائم کر رہی ہیں یا منصوبہ جات زیر غور ہیں تفصیلات مہیا کی جائیں؟

وزیر تعلیم:

(الف) صوبہ پنجاب میں دو انجینئرنگ یونیورسٹیاں ہیں ایک لاہور میں اور دوسری ٹیکسلا میں، دیگر ادارہ جات اور ان میں پڑھائے جانے والے علوم کی تفصیل "Annex"C ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان اداروں میں داخلہ کے خواہش مند امیدواروں کو داخلہ صرف ان کی اہلیت اور میرٹ کی بنیاد پر دیا جاتا ہے، حکومتی اقدامات کے نتیجہ میں یہ یونیورسٹیاں اپنے عملی دائرہ کار کو بڑھا رہی ہیں جس کی وجہ سے ان یونیورسٹیوں میں سیٹوں کی تعداد میں بتدریج اضافہ ہو رہا ہے۔

(ج) حکومت نے عصری تقاضوں کے پیش نظر انجینئرنگ یونیورسٹیوں کے ذیلی کالجز اور sub campuses جہلم، چکوال، فیصل آباد اور کالا شاہ کاکو میں کھول دیئے ہیں، کالا شاہ کاکو کیمپس ابھی زیر تعمیر ہے۔ آئندہ سال اس میں داخلے متوقع ہیں۔ اس طرح ان کیمپسز کی وجہ سے مزید طلباء کے داخلے کی گنجائش پیدا ہو گئی ہے۔ مزید برآں ہائر ایجوکیشن کمیشن انجینئرنگ کی ترقی کے لئے صوبہ میں بیرونی ممالک کے اشتراک سے انجینئرنگ یونیورسٹیز قائم کر رہا ہے نیز جنرل ایجوکیشن میں حکومت نے نہ صرف چند کالجز کو upgrade کر کے یونیورسٹی کا درجہ دیا ہے، بلکہ مزید ادارے قائم کرنے کا بھی ارادہ رکھتی ہے۔

سرکاری سکولوں میں وصول کردہ مختلف فنڈز کی تفصیل اور جواز

*4592: محترمہ فرح اقبال خان: کیا وزیر تعلیم از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سرکاری سکولوں میں یونین فنڈ 1.50 پیسے، حلال احمر فنڈ 12 پیسے، میڈیکل فنڈ 38 پیسے اور جرمانہ غیر حاضری 25 پیسے کے حساب سے طالب علموں سے وصول کیا جا رہا ہے؟

(ب) مذکورہ فنڈز کی وصولی کب سے اس شرح کے تحت وصول کی جا رہی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ موجودہ دور میں جب پیسے کی value ختم ہو چکی ہے بلکہ حکومت نے پیسے کا سکہ جاری کرنا بند کر دیا ہے تو ان فنڈز کی پیسوں میں وصولی ابھی تک کس وجہ

سے کی جا رہی ہے؟

(د) کیا حکومت مذکورہ فنڈز کی وصولی بند کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر تعلیم:

(الف) یہ درست نہ ہے کیونکہ ان تمام فنڈز کو یکجا کر دیا گیا ہے جس کا نام فروغ تعلیم فنڈ ہے جو کہ نہم دہم سے سات روپے چھٹی ساتویں آٹھویں سے -/6 روپے اور پرائمری میں ایک روپے ہے، فروغ تعلیم فنڈز طلباء کی فلاح و بہبود کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔

(ب) پنجاب کے تمام سرکاری سکولوں میں یونین فنڈ، ہلال احمر فنڈ اور میڈیکل فنڈ مورخہ 01-04-1979 سے وصول کئے جا رہے تھے جن کو مورخہ 07-04-2004 سے یکجا کر کے ایک فنڈ بنا دیا گیا ہے۔ کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) فروغ تعلیم فنڈ کی وصولی روپوں میں کی جاتی ہے۔

(د) ان فنڈز کی موجودہ صورت (فروغ تعلیم فنڈ) کی وصولی بند کرنے کی کوئی تجویز حکومت کے زیر غور نہیں ہے، کیوں کہ یہ تمام فنڈز طلباء کی فلاح و بہبود کے کاموں پر ہی خرچ ہوتے ہیں۔

گوجرانوالہ شہر، بوائز انٹر کالجز اور سٹاف کی تفصیل

*4629: لالہ شکیل الرحمٰن (ایڈووکیٹ): کیا وزیر تعلیم از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گوجرانوالہ شہر میں اس وقت کتنے گورنمنٹ بوائز انٹر کالج ہیں کیا حکومت ان کو اپ گریڈ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ب) ان کی مکمل تعداد مع سٹاف بیان کی جائے؟

(ج) کیا ان کالجوں میں عملے کی تعداد پوری ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(د) کیا حکومت کالجوں میں سٹاف کی کمی دور کرنے کے لئے تیار ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر تعلیم:

(الف) گوجرانوالہ شہر میں اس وقت کوئی بھی بوائز انٹر کالج نہیں ہے۔

(ب) غیر متعلقہ

(ج) غیر متعلقہ

(د) غیر متعلقہ

گوجرانوالہ شہر، گرلز مڈل / پرائمری سکولوں اور سٹاف کی تفصیل

*4632: لالہ شکیل الرحمٰن (ایڈووکیٹ): کیا وزیر تعلیم از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) گوجرانوالہ شہر میں اس وقت کتنے گرلز مڈل اور پرائمری سکول ہیں، ان کی مکمل تعداد مع سٹاف بیان کی جائے؟

(ب) کیا ان سکولوں میں عملے کی تعداد پوری ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) کیا حکومت سکولوں میں سٹاف کی کمی دور کرنے کے لئے تیار ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر تعلیم:

(الف)

تعداد گرلز مڈل سکولز	تعداد اساتذہ	تعداد گرلز پرائمری سکولز	تعداد اساتذہ	مکمل تعداد اساتذہ
18	342	52	383	725

(ب) سکولوں میں عملے کی تعداد پوری ہے، لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) جزہائے بالا کی روشنی میں سوال غیر متعلقہ ہے تاہم صوبے کے وہ سکول جہاں پر اساتذہ کی کمی ہے، اس کمی کو پورا کرنے کے لئے محکمہ کنٹریکٹ پر بھرتیاں کر رہا ہے۔

کلاس ششم و نہم میں داخلوں کی حکومتی پالیسی سے متعلقہ تحفظات

*4721: چودھری محمد اشرف کمبوہ: کیا وزیر تعلیم از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ موجودہ تعلیمی سال سے گورنمنٹ کی پالیسی کے مطابق گورنمنٹ سکولوں میں کلاس ششم اور نہم میں بورڈ کا امتحان پاس کرنے والے طلبہ کو ہی داخلہ دیا جائے گا جس کی پہلے سے مناسب تشہیر نہ کی گئی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ہزاروں پرائیویٹ سکولوں نے پانچویں اور آٹھویں کلاس کے طلبہ سے بورڈ کا امتحان نہیں دلوایا جس وجہ سے ان سکولوں کے طلبہ گورنمنٹ کی پالیسی کے مطابق گورنمنٹ سکولوں میں داخلہ لینے سے محروم ہو رہے ہیں؟

(ج) اگر مندرجہ بالا اجزاء کا جواب ہاں میں ہے تو کیا حکومت اس سال بورڈ کے امتحان کی شرط کو ایک سال کے لئے مؤخر کر کے اس کی مناسب تشہیر کے بعد اگلے سال سے اس پالیسی پر عملدرآمد کروانے اور تمام گورنمنٹ اور پرائیویٹ سکولوں کے لئے کلاس پنجم اور ہشتم کے بورڈ کے امتحان لازمی دلوانے کا پابند کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر تعلیم:

(الف) اگرچہ یہ درست ہے کہ حکومتی پالیسی کے تحت2004 میں کلاس ششم اور نہم میں داخلوں کے لئے بالترتیب کلاس پنجم اور ہشتم کے محکمانہ امتحانات پاس کرنے کی پابندی عائد کی گئی تھی جس کے لئے باقاعدہ تشہیر بھی کی گئی تھی تاہم طلباء اور والدین کے مطالبہ پر اس فیصلہ کو ایک سال کے لئے مؤخر کر دیا گیا تھا۔

(ب) جز(الف) کے جواب کی روشنی میں یہ درست نہ ہے۔

(ج) جز(الف) کے جواب میں وضاحت پیش کر دی گئی ہے۔

صدیقہ کالونی، بھوآنہ تحصیل چنیوٹ، گورنمنٹ پرائمری سکول کے مسائل

*4725: **ملک محمد اقبال چنڑ**: کیا وزیر تعلیم از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) گورنمنٹ پرائمری سکول صدیقہ کالونی، بھوآنہ، تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ، کب کتنی لاگت سے مکمل ہوا تھا؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ سکول ہذا کی چار دیواری نہ ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ سکول ہذا میں صرف ایک ٹیچر تعینات ہے، جو کہ ہفتہ میں صرف ایک دن سکول آتا ہے اور اپنی ہفتہ بھر کی حاضریاں لگا کر چلا جاتا ہے؟

(د) کیا محکمہ کے کسی آفیسر نے اس سکول کا visit کیا ہے تو ان افیسران کے نام، عہدہ اور گریڈ نیز visit کی تاریخ فراہم کی جائے؟

(ہ) کیا حکومت مذکورہ سکول کی چار دیواری بنانے اور ٹیچر کو حاضری کے لئے پابند کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر تعلیم:

(الف) گورنمنٹ پرائمری سکول صدیقیہ کالونی بھوانہ 1996 میں -/3,12,000 روپے کی لاگت سے مکمل ہوا تھا۔

(ب) درست نہ ہے۔

(ج) سکول ہذا میں دو ٹیچرز تعینات ہیں جبکہ ان کی غیر حاضری کے سلسلہ میں کوئی شکایت موصول نہ ہوئی ہے۔

(د) مہر مستان علی ڈی ای او (ایلیمنٹری) جھنگ اور اقبال حسین اے ای او (مردانہ) مرکز بھوانہ کی جانب سے کئے گئے معائنوں کی تفصیل درج ذیل ہے تاہم اس سکول کا آخری بار معائنہ 13-01-2007 کو کیا گیا ہے۔

DETAIL OF VISIT GOVT. PRIMARY SCHOOL SIDDIQUEIA COLONY BHAWANA TEHSIL CHINIOT DISTRICT JHANG.

SR.NO	NAME OF OFFICER WITH DESIGNATION	GRADE	DATE OF VISIT
1.	Iqbal Hussain (AEO-M)	16	20-09-2003
2.	-do-	16	22-12-2003
3.	-do-	16	12-01-2004
4.	-do-	16	13-02-2004
5.	-do-	16	08-03-2004
6.	-do-	16	08-04-2004
7.	Maher Mastan Ali Javed DEO(M-EE) Jhang	19	17-04-2004
8.	Iqbal Hussain(AEO-M)	16	29-11-2004
9.	-do-	16	17-12-2004
10.	-do-	16	02-03-2005
11.	-do-	16	15-09-2006
12.	-do-	16	29-11-2006
13.	-do-	16	13-01-2007

(ہ) صوبہ بھر میں اساتذہ کی حاضری کو یقینی بنانے کے لئے پہلے ہی مانیٹرنگ اینڈ ایلویلیشن سیل قائم کر دیا گیا ہے۔

سکولوں سے متعلق ایم۔پی۔ایز کی ترقیاتی سکیموں پر عملدرآمد میں تفریق کا جواز

*4738: ملک محمد اقبال چنڑ: کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے تمام ایم۔پی۔ایز سے ان کے حلقہ میں واقع سکولوں کی خستہ عمارات، چار دیواری کی تعمیر، فرنیچر وغیرہ کی فراہمی سے متعلق ترجیحات مانگی تھیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ای۔ڈی۔او(ای) بہاولپور نے بھی حکومت کی اس پالیسی کے تحت حلقہ پی پی۔272 کے سکولوں کی عمارات، چار دیواری، فرنیچر وغیرہ کی فراہمی سے متعلق ترجیحات متعلقہ ایم۔پی۔اے سے مانگیں جو ای۔ڈی۔او(ای) کے دفتر میں جمع کروائی گئی تھیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اب جن سکولوں کی بہتری کے منصوبہ جات پر کام حکومت کی طرف سے شروع کیا جارہا ہے وہ متعلقہ ایم۔پی۔اے کی طرف سے دی گئی ترجیحات کے مطابق نہ ہورہا ہے؟

(د) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ حلقہ کے ایم۔پی۔اے کی ترجیحات کو نظر انداز کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر تعلیم:

(الف) یہ درست ہے کہ حکومت نے ایم پی ایز سے ان کے حلقہ میں واقع سکولوں کی خستہ عمارات، چاردیواری اور فرنیچر وغیرہ کی فراہمی کے لئے ترجیحات لینے کے لئے حکم دیا تھا۔

(ب) یہ بھی درست ہے کہ ای ڈی او (تعلیم) نے اس پالیسی کے تحت پی پی۔272 کے لئے ایم پی اے صاحب سے ترجیحات مانگی تھیں جو دفتر میں موصول ہوئیں۔ کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) یہ درست نہ ہے کہ جن سکولوں کی بہتری کے منصوبہ جات پر ضلع بہاولپور میں کام ہو رہا ہے وہ متعلقہ ایم پی اے کی طرف سے دی گئی ترجیحات کے مطابق نہ ہیں بلکہ تمام منصوبہ جات ان ترجیحات میں سے لئے گئے ہیں۔ کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ترجیحات میں معمولی ردوبدل سٹینڈنگ کمیٹی کے اس فیصلہ کی بناء پر ہوا ہے کہ:۔
(i) پہلے ان اداروں کی چاردیواری مکمل کی جائیں جو فیز (1) میں نامکمل رہ گئی ہیں۔
(ii) Female اداروں کو میل اداروں پر ترجیح دی جائے۔

اس کے باوجود تمام منصوبہ جات سٹینڈنگ کمیٹی کے اس فیصلہ کو سامنے رکھتے ہوئے ترجیحات سے لئے گئے ہیں مزید برآں ضلع بہاولپور میں سے زیادہ رقم پی پی۔272 میں خرچ کی گئی ہے۔ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ بہاولپور کی رپورٹ کے مطابق حلقہ مذکورہ میں کل 15.451 ملین رقم کی administrative approvals جاری کی گئیں جن میں 6.758 ملین فیز-I کی سکیموں اور 8.693 ملین فیز-II کی سکیموں کے لئے تھیں۔
کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

تحصیل مری، کوٹلی ستیاں، راولپنڈی، تعلیمی ریفارم پروگرام فنڈز کا استعمال

*4751: راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ): کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) حکومت پنجاب نے تعلیمی ریفارم پروگرام کے تحت ضلع راولپنڈی کے لئے مختص پندرہ کروڑ روپے میں سے تحصیل مری و کوٹلی ستیاں میں واقع جن پرائمری یا ایلیمنٹری سکولز کی حالت بہتر بنانے کے اقدامات کئے ہیں ان کے نام اور مختص شدہ رقم کی تفصیل بیان فرمائیں؟

(ب) مذکورہ رقم سے پنڈی کی دیگر تحصیلوں کے سکولز کے لئے مختص کردہ رقم تحصیل وار بیان فرمائیں کیا ضلع راولپنڈی کی تمام تحصیلوں کو برابر فنڈز فراہم کئے جارہے ہیں اگر جواب نفی میں ہو تو اس کی وجوہات بیان فرمائیں؟

(ج) جز (الف) میں شامل سکولز کا موجودہ status کیا ہے کب تک کام مکمل کر لیا جائے گا؟

وزیر تعلیم:

(الف) حکومت پنجاب نے "پنجاب ایجوکیشن سیکٹر ریفارمز پروگرام" کے تحت پہلے مالی سال 2003-04 میں -/29147000000 روپے اور 2004-05 میں -/131200000 روپے اور 2005-06 میں -/166007000 روپے ضلع راولپنڈی کو مہیا کئے گئے تھے ضلع راولپنڈی کی تحصیل مری اور کوٹلی ستیاں میں پرائمری و ایلیمنٹری سکولز، جن

کی حالت بہتر بنانے کے لئے مالی سال 04-2003 میں اقدامات کئے گئے، ان سکولز کے نام، خرچ کردہ رقم اور کام کی کیفیت کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

تحصیل کوٹلی ستیاں	رقم	کیفیت
1۔ گورنمنٹ بوائز پرائمری سکول دنی بگلی	-/13,40,900 روپے	کام مکمل ہو چکا ہے۔
2۔ گورنمنٹ بوائز پرائمری سکول کھل چتر	-/7,19,000 روپے	کام مکمل ہو چکا ہے۔
3۔ گورنمنٹ بوائز پرائمری سکول پوٹھا پاریاں	-/1359,800 روپے	کام مکمل ہو چکا ہے۔
4۔ گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول سانتھ سروالا	-/1369,000 روپے	کام مکمل ہو چکا ہے۔
5۔ گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول کروڑ	-/1518100 روپے	کام مکمل ہو چکا ہے۔
6۔ گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول لیتھرار	-/13,27000 روپے	کام مکمل ہو چکا ہے۔
7۔ گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول کروڑ	-/2,31,700 روپے	کام مکمل ہو چکا ہے۔
8۔ گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول سرمنڈل	-/2,95,200 روپے	کام مکمل ہو چکا ہے۔
9۔ گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول بیگا۔	-/12,12,000 روپے	کام مکمل ہو چکا ہے۔
10۔ گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول چیراں کھیتر	-/15,03,400 روپے	کام مکمل ہو چکا ہے۔
کل رقم	-/1,08,76,100 روپے	

تحصیل مری	رقم	کیفیت
1۔ گورنمنٹ بوائز ایلیمنٹری سکول گھیل	-/12,70,000 روپے	کام مکمل ہو چکا ہے۔
2۔ گورنمنٹ بوائز پرائمری سکول گیا	-/13,44,000 روپے	کام مکمل ہو چکا ہے۔
3۔ گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول دیوال نمبر 1	-/4,30,000 روپے	کام مکمل ہو چکا ہے۔
4۔ گورنمنٹ بوائز پرائمری سکول کوہالہ	-/15,90,000 روپے	کام مکمل ہو چکا ہے۔
5۔ گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول اوررا	-/3,30,000 روپے	کام مکمل ہو چکا ہے۔
6۔ گورنمنٹ بوائز پرائمری سکول اوررا	-/4,15,000 روپے	کام مکمل ہو چکا ہے۔
7۔ گورنمنٹ بوائز پرائمری سکول اوسیا	-/15,20,000 روپے	کچھ حصہ زیر تکمیل ہے۔
8۔ گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول گوہی نمبر 7	-/15,20,000 روپے	کچھ حصہ زیر تکمیل ہے۔
کل رقم	-/84,19,000 روپے	

(ب) اس پروگرام کے تحت تحصیلوں کو مساوی فنڈز فراہم نہیں کئے گئے تھے ہر ضلع میں ایک ڈسٹرکٹ سٹیرنگ کمیٹی تشکیل دی گئی تھی جس کا چیئرمین ضلع کا ممبر صوبائی اسمبلی ہے، اس کمیٹی کے ذمہ ڈسٹرکٹ پروفائل میں سے ان سکولوں کا ترجیحی بنیادوں پر تعین کرنا، جن میں بنیادی سہولیات کا فقدان ہے اور درجہ بندی کر کے فنڈز کی فراہمی کے لئے ضلعی حکومت کو سفارش کرنا شامل ہے، لہذا ضلعی حکومت سٹیرنگ کمیٹی کی سفارشات کے مطابق فنڈز فراہم کرتی ہے، ضلع راولپنڈی کی تحصیلوں کو مالی سال 04-2003 میں سکولوں کے لئے فنڈز کی تحصیل وار تفصیل درج ذیل ہے:۔

1۔	تحصیل گوجر خان	40,56,500/-روپے
2۔	تحصیل کہوٹہ	1,50,90,100/-روپے
3۔	تحصیل کوٹلی ستیاں	1,08,76,100/-روپے
4۔	تحصیل مری	84,19,000/-روپے
5۔	تحصیل راولپنڈی	4,95,84,000/-روپے
6۔	تحصیل ٹیکسلا	1,24,66,300/-روپے
	کل رقم	14,04,92,000/- روپے

(ج) جواب جز(الف) میں دیا گیا ہے۔

سرکاری و پرائیویٹ تعلیمی اداروں، ایڈوانس فیس کی وصولی کا جواز اور حکومتی اقدامات

*4775: رانا آفتاب احمد خان: کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبے بھر میں اس مرتبہ بھی پرائیویٹ اور سرکاری شعبے میں قائم تعلیمی اداروں میں موسم گرما کی چھٹیوں کے موقع پر 2 اور 3 ماہ کی ایڈوانس ٹیوشن فیس وصولی کا عمل جاری رہا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت نے یہ دعوی کیا تھا کہ اس مرتبہ کسی بھی تعلیمی ادارے کو advance فیس وصول کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی؟

(ج) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت نے اس بے ضابطگی کا نوٹس کیوں نہ لیا؟

وزیر تعلیم:

(الف) محکمہ تعلیم حکومت پنجاب نے والدین پر اضافی مالی بوجھ کے پیش نظر طلباء سے گرمیوں کی چھٹیوں کے موقع پر 3 ماہ کی ایڈوانس ٹیوشن فیس وصول نہ کرنے کی ہدایات پرائیویٹ شعبہ کو بذریعہ چٹھی نمبر NO.SO(A-II)1-19/2004 مورخہ 24-05-2004 جاری کی ہیں۔ نوٹیفکیشن کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے جبکہ سرکاری شعبہ میں قائم سکولوں سے کوئی فیس وصول نہیں کی جاتی۔

(ب) جواب جز(الف) کے مطابق ہے۔

(ج) تمام ای ڈی اوز (ایجوکیشن) پنجاب کو اس پر عملدر آمد کی ہدایات جاری کی گئی ہیں۔

پرائیویٹ تعلیمی اداروں کو 2002 تا حال دی گئی مالی امداد کی تفصیل

*4776: رانا آفتاب احمد خان: کیا وزیر تعلیم از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

صوبے میں پرائیویٹ سیکٹر میں قائم تعلیمی اداروں کو کتنی کتنی رقومات بطور قرض، امداد، انعام ودیگر مقاصد کے تحت سرکاری خزانہ یا Education Foundation کی جانب سے مالی سال 03-2002 سے رواں مالی سال کے دوران جاری کی گئیں کن بنیادوں اور کس مجاز اتھارٹی کے حکم اور کس قانون کے تابع، ہر ایک تعلیمی ادارے کا نام اور رقم کے حوالے سے تفصیلات ایوان میں پیش کی جائیں؟

وزیر تعلیم:

صوبے میں پرائیویٹ سیکٹر میں قائم تعلیمی اداروں کو مالی سال 03-2002 سے لے کر مالی سال 07-2006 تک پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن کے فنڈ میں سے کل قرضہ جات مبلغ -/2,0481401 روپے اور امداد مبلغ -/23,40,969 روپے برائے تعمیر عمارات و خرید سازو سامان دیئے گئے اور ایشیئن ڈویلپمنٹ بنک کے دیئے گئے قرضہ میں سے مبلغ -/1,99,43,093 روپے ٹیکنیکل اداروں کو برائے خرید فرنیچر و سازو سامان دیئے گئے جن کی تفصیل فہرست تتمہ (الف و ب) برائے ملاحظہ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

1۔ پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن کی جانب سے 03-2002 میں جاری کی گئی امداد یا قرض بوجہ بورڈ کی تعمیر نو اور ڈائریکٹر بورڈ کے کام نہ کرنے کی وجہ سے تقسیم نہ کیا گیا۔

2۔ پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن کے ایکٹ مجریہ 1991 کی دفعہ 4(ا) کے تحت فاؤنڈیشن کے جملہ انتظامات اور اس کے معاملات بورڈ آف ڈائریکٹرز کے سپرد ہیں انہی اختیارات کے تحت پرائیویٹ سیکٹر میں قائم تعلیمی اداروں کی مالی امداد دینے کی منظوری بورڈ آف ڈائریکٹرز سے لی جاتی ہے۔

3۔ تمام تعلیمی اداروں کو پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن کے ایکٹ مجریہ 1991 کی دفعہ 14 کے تحت حکومت پنجاب محکمہ تعلیم کے وضع کردہ قواعد برائے فراہمی امداد قرضہ اور پٹہ اراضی 1991 کے تحت مذکورہ قرضہ جات مہیا کئے گئے۔

نوٹ: بورڈ آف ڈائریکٹرز کے فیصلہ مورخہ 19-09-2001 کے تحت مالی امداد (گرانٹ) بند کر دی گئی ہے۔

کنٹریکٹ پر بھرتی انگلش ٹیچرز سے متعلق PST اور سپریم کورٹ کے احکامات پر عملدرآمد کی صورتحال

*4833: جناب ارشد محمود بگو: کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ 1995 میں انگلش ٹیچرز کنٹریکٹ پر بھرتی کئے گئے تھے اگر ہاں تو ان کو کن شرائط پر بھرتی کیا گیا تھا ان شرائط کی ایک کاپی ایوان کی میز پر رکھی جائے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ عرصہ دس سال گزرنے کے باوجود ابھی تک ان انگلش ٹیچرز کو مستقل نہ کیا گیا ہے جبکہ ان کے حق میں پنجاب سروس ٹربیونل اور سپریم کورٹ آف پاکستان نے بھی فیصلہ دیا ہے کہ ان کو مستقل کیا جائے؟

(ج) کیا حکومت ان ٹیچرز کو مستقل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر تعلیم:

(الف) درست ہے کنٹریکٹ کی شرائط کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) درست نہ ہے۔ تقریباً 10992 انگلش ٹیچرز کو پنجاب کے تمام اضلاع میں مستقل کر دیا گیا ہے، 1100 ٹیچرز کے کاغذات کی جانچ پڑتال ہو رہی ہے، مکمل جانچ پڑتال کے بعد ان کے متعلق فیصلہ کیا جائے گا۔

(ج) تقریباً 10992 کے قریب انگلش ٹیچرز کو پنجاب کے تمام اضلاع میں مستقل کر دیا گیا ہے، چند ٹیچرز کے کاغذات کی جانچ پڑتال ہو رہی ہے، مکمل جانچ پڑتال کے بعد ان کے متعلق فیصلہ کیا جائے گا۔

بہاؤالدین ذکریا یونیورسٹی ملتان، ہال کی تعمیر کی تفصیلات

*4839: جناب نوید عامر جیوا: کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) بہاؤالدین ذکریا یونیورسٹی ملتان کے میموریل ہال کی تعمیر کب شروع ہوئی عرصہ تکمیل، لاگت کا تخمینہ، اخبار میں اشتہار ہوا تو کاپی اخبار، کن فرموں / ٹھیکیداروں نے

ٹینڈر جمع کروائے ان کے نام، پتاجات، تجربہ اور کس کو ٹھیکہ الاٹ ہوا تفصیل بیان فرمائیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ ہال کی تعمیر میں کروڑوں روپیہ خُورد بُرد کیا گیا جس پر انکوائری کروائی گئی انکوائری رپورٹ کی کاپی، خُورد بُرد کرنے والوں کے نام، رقم، عہدہ اور گریڈ کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) کیا حکومت مذکورہ ہال کی تعمیر میں تاخیر اور خُورد بُرد کرنے والوں کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو وجوہات کیا ہیں؟

وزیر تعلیم:

(الف) یونیورسٹی انتظامیہ کی رپورٹ کے مطابق بہاؤالدین ذکریا یونیورسٹی ملتان کے کانووکیشن ہال کی تعمیر کا کام مورخہ 14-09-2001 کو شروع ہوا۔

اس کام کی تکمیل کا عرصہ 24 ماہ تھا۔

تخمینہ لاگت -/4,15,62,139 روپے۔

اشتہار اخبار بطور ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

i) ایشیئن کنسٹرکشن کمپنی علی پور روڈ مظفر گڑھ

ii) میسرز نصیر سلیم اینڈ کمپنی، مکان نمبر 1799 پوسٹ بکس نمبر 134 دار الشیخ روڈ ملتان۔

iii) میسرز فرنٹیر کنسٹرکشن کمپنی (Pvt) لمیٹڈ، لاہور

ایشیئن کنسٹرکشن کمپنی:

یہ فرم عرصہ 25 سال سے تعمیری کام کر رہی ہے، یونیورسٹی میں اس نے مندرجہ ذیل پراجیکٹس مکمل کئے ہیں۔

(1)	کیمسٹری بلاک	(2)	انسٹیٹیوٹ آف لینگویجز
(3)	فزکس بلاک	(4)	دو گرلز ہاسٹلز
(5)	رہائش گاہیں آفیسرز	(6)	بوائز ہاسٹل ایگریکلچر کالج (حمزہ ہال)
(7)	بوائز ہاسٹل (عثمان ہال، فیز 1)	(8)	پانی کی ٹینکی

اس کے علاوہ محکمہ بلڈنگز میں کافی کام کر رہے ہیں۔

میسرز نصیر سلیم اینڈ کمپنی:

(1)	میٹریل سائنس لیبارٹری	(2)	کمپیوٹر سائنس لیبارٹری
(3)	عائشہ ہال (گرلز ہاسٹل، فیز-II)	(4)	بوائز ہاسٹل، فیز-II حمزہ ہال
(5)	سول انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ	(6)	الیکٹریکل انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ
(7)	پلانٹ پیتھالوجی ڈیپارٹمنٹ	(8)	12 رہائش گاہیں
(9)	جامع مسجد		

اس کے علاوہ محکمہ بلڈنگز میں کافی کام کر رہی ہے۔

میسرز فرنٹیئر کنسٹرکشن کمپنی (Pvt) لمٹیڈ، لاہور:

یہ فرم عرصہ 25 سال سے بہاؤالدین ذکریا یونیورسٹی میں کام کرا رہی ہے اور اس نے مندرجہ ذیل کام کئے ہیں۔

(1) بیرونی کام بجلی نیو کیمپس (2) فارمیسی ڈیپارٹمنٹ
(3) سنٹرل لائبریری (4) یونیورسٹی گیسٹ ہاؤس
(5) بیرونی کام بجلی مختلف پراجیکٹس (6) ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ
(7) 20 رہائش گاہیں (8) بیرونی کام بجلی ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ
(9) بیرونی سروس 8 عدد رہائش گاہیں

اس کے علاوہ محکمہ بلڈنگز میں بھی کام کر رہے ہیں۔

کانووکیشن ہال کی تعمیر کا کام میسرز فرنٹیئر کنسٹرکشن کمپنی (Pvt) لمٹیڈ، 96-A فیصل ٹاؤن لاہور کو الاٹ ہوا۔

(ب) ابتدائی انکوائری رپورٹ کے مطابق متعلقہ اہل کاران انجینئرنگ ونگ (1) میاں عزیز احمد، پراجیکٹ ڈائریکٹر، سکیل 19، (2) جناب آفتاب احمد سہو، یونیورسٹی انجینئر، سکیل نمبر 18، (3) میاں اللہ بخش، اسسٹنٹ انجینئر، سکیل نمبر 17، نے یونیورسٹی کو مبلغ -/1,19,33,590 روپے نقصان پہنچایا۔ سنڈیکیٹ کے فیصلہ کے مطابق متعلقہ ذمہ دار اہلکاران کے خلاف پنجاب ریموول فرام سروس آرڈیننس 2000 کے تحت کارروائی کی گئی اور کام روک دیا گیا مزید یہ کہ سنڈیکیٹ نے چارج شیٹ منظور کی اور متعلقہ اہلکاران کو suspend کر کے ان کے خلاف انکوائری کی ہدایت کی انکوائری کمیٹی کی رپورٹ پر سنڈیکیٹ نے ذاتی شنوائی کے بعد فیصلہ دیا کہ افسران مذکورہ کو فوری طور پر ملازمت سے برخاست کر دیا جائے، ٹھیکیدار کو بلیک لسٹ کر دیا جائے اور اس کے خلاف یونیورسٹی کو نقصان پہنچانے پر فوجداری مقدمہ دائر کیا جائے اور اس سے نقصان کی رقم کی وصولی کی جائے، سنڈیکیٹ کے مذکورہ احکامات پر عملدرآمد ہو گیا ہے۔ ٹھیکیدار مذکور نے سول جج ملتان کی عدالت سے حکم امتناعی (stay order) لے لیا ہے اس مقدمہ کے خارج ہونے کی صورت میں مزید کارروائی کی جائے گی جواب کی مزید تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) یونیورسٹی کانووکیشن ہال کی تعمیر سے متعلق جو بے قاعدگیاں ہوئیں، متعلقہ ذمہ دار افسران کے خلاف کارروائی کی جا چکی ہے، جبکہ ہال کی بقیہ تعمیر کے سلسلہ میں پیشرفت کی جا رہی ہے۔

ایلیمنٹری بورڈ کے قیام اور دیگر متعلقہ مسائل کی تفصیل

*4845: چودھری محمد اشرف کمبوہ: کیا وزیر تعلیم از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پانچویں اور آٹھویں جماعت کے محکمانہ امتحانات لینے کے لئے سیکنڈری بورڈ کی طرز کا کوئی ایلیمنٹری بورڈ نہ ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ امتحانات لینے والے اساتذہ کرام کو کسی قسم کا کوئی بھی معاوضہ نہیں دیا جاتا؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس طرح اساتذہ کرام پیپرز کی مارکنگ میں کسی قسم کی دلچسپی نہیں لیتے نتیجتاً رزلٹ لیٹ ہو جاتے ہیں اور فرضی رزلٹ تیار کر کے بچوں کو پاس کر دیا جاتا ہے؟

(د) اگر جزہائے بالا کا جواب ہاں میں ہے تو کیا حکومت پنجاب، پانچویں اور آٹھویں کے محکمانہ امتحانات لینے کے لئے باقاعدہ ایلیمنٹری بورڈ تشکیل دینے، امتحانات لینے اور پیپرز کی مارکنگ کرنے والے اساتذہ کو معاوضہ دینے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں ہاں تو حکومت کب تک اس پر عملدرآمد کرے گی؟

وزیر تعلیم:

(الف) یہ درست ہے کہ پانچویں اور آٹھویں جماعت کے امتحانات لینے کے لئے سیکنڈری بورڈ کی طرز پر کوئی ایلیمنٹری بورڈ نہ ہے تاہم حکومت پنجاب نے "پنجاب ایگزامینیشن کمیشن" کے نام سے صوبائی سطح پر ایک ادارہ قائم کیا ہے، جو پانچویں اور آٹھویں جماعت کے امتحانات کے انعقاد کا ذمہ دار ہے۔

(ب) جماعت پنجم اور ہشتم کے امتحانات محکمانہ تصور کئے جاتے ہیں۔ ان امتحانات کے لئے معاوضہ شروع ہی سے نہیں دیا جاتا، بلکہ اس امتحانی ڈیوٹی کو سرکاری ڈیوٹی کا لازمی حصہ تصور کیا جاتا ہے۔

(ج) یہ درست نہ ہے۔ پیپرز کی مارکنگ اور رزلٹ کی تیاری جیسے کام پوری ذمہ داری سے انجام دیئے جاتے ہیں اور نتائج کی تیاری کو بروقت یقینی بنانے کی کوشش کی جاتی ہے۔

(د) حکومت پنجاب نے پانچویں اور آٹھویں جماعت کے امتحانات کو بہتر بنانے کے لئے پہلے ہی "پنجاب ایگزامینیشن کمیشن" تشکیل دیا ہے جو امتحانات کے نظام میں بہتری لانے کے لئے سرگرم عمل ہے امتحانات لینے اور پیپرز کی مارکنگ کے لئے معاوضہ ادا کرنے کا کوئی پروگرام زیر غور نہ ہے تاہم وسائل کی دستیابی پر اس معاملے کو زیر غور لایا جا سکتا ہے۔

ڈونگہ بونگہ، بہاولنگر، تعمیر گورنمنٹ گرلز ہائر سیکنڈری سکول اور فراہمی عملہ کی تفصیل

*4870: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) گورنمنٹ گرلز ہائر سیکنڈری سکول ڈونگہ بونگہ ضلع بہاول نگر کی عمارت کب تعمیر ہوئی ہے؟

(ب) اس سکول کو تدریسی عملہ کب تک فراہم کر دیا جائے گا؟

وزیر تعلیم:

(الف) گورنمنٹ گرلز ہائر سیکنڈری ڈونگہ بونگہ کی عمارت 03-2002 میں تعمیر کی گئی۔

(ب) اس سکول کی (SNE) کی منظوری محکمہ خزانہ نے کر دی ہے۔ مذکورہ سکول کو تدریسی عملہ حکومت کی طرف سے عائد بھرتی و تبادلہ کی پابندی کے خاتمہ پر ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کرے گی۔

انجینئرنگ یونیورسٹی ٹیکسلا، توسیع منصوبے اور حصول اراضی کی تفصیل

*4872: جناب محمد وقاص: کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ انجینئرنگ یونیورسٹی ٹیکسلا کا توسیع منصوبہ حکومت اور یونیورسٹی انتظامیہ کے پیش نظر ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس منصوبے کے لئے زمین کا حصول جاری ہے جس پر زمینداروں کے تحفظات ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ یونیورسٹی کو اس وقت دو مختلف اطراف سے سڑک کا راستہ جارہا ہے جبکہ اس منصوبے میں تیسری سڑک یونیورسٹی تک پہنچانے کا ارادہ ہے؟

وزیر تعلیم:

(الف) درست ہے۔

(ب) ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر (ریونیو) ٹیکسلا نے زیادہ تر زمینداروں / مالکان کو رقوم کی ادائیگی کر دی ہے، جن زمینداروں کے تحفظات تھے انہوں نے عدالت میں کیس دائر کئے ہوئے ہیں، لہذا متعلقہ شعبہ عدالت کے فیصلے کی روشنی میں مزید کارروائی کرے گا۔

(ج) یونیورسٹی کا اپنا باقاعدہ کوئی راستہ یا سڑک نہیں ہے۔ یونیورسٹی تک پہنچنے کے دو راستے ہیں۔

1۔ شمال مغرب کی طرف سے ایچ ایم سی کے اندر سے گزر کر آنا پڑتا ہے، جس کے اپنے گیٹ لگے ہوئے ہیں اور مالکانہ حقوق ہیں۔ مزید برآں یونیورسٹی اور ایچ ایم سی کے درمیان دکانوں سے گھری ہوئی تنگ سڑک ہے جس کو یونیورسٹی کا راستہ کہنا مناسب نہ ہے۔

2۔ جنوب مشرق کی طرف سے راستہ صوبہ سرحد میں سے گزرتا ہے جو کہ کچا ہے اور اس راستے کا کچھ حصہ پنجاب میں سے گزرتا ہے جو کہ محکمہ آثار قدیمہ کی ملکیت ہے اس لئے یونیورسٹی کا اپنا مناسب راستہ ضروری ہے۔ اس راستے کے لئے اور یونیورسٹی کے مزید توسیعی منصوبہ جات کے لئے حکومت نے اجازت دی ہے۔

پی پی۔141 لاہور، سکول و کالجز، عمارات اور تعمیراتی کاموں کی تفصیل

*4876: میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن: کیا وزیر تعلیم از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) حلقہ پی پی۔141 لاہور میں سرکاری سکول اور کالجز کس جگہ کس کس نام سے اور کتنے عرصے سے کام کر رہے ہیں؟

(ب) ان میں کتنے سکولوں اور کالجوں کی عمارات حکومت کی ملکیت اور کتنی کرایہ پر ہیں ان کے کرایہ کی تفصیل الگ الگ بیان کریں؟

(ج) حکومت موجودہ مالی سال میں پی پی-141 میں کتنے سکولوں اور کالجوں کی عمارات تعمیر کر رہی ہے ان کے نام اور تخمینہ لاگت کی تفصیل فراہم کریں؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ کمپری ہینسیو سکول گھوڑے شاہ میں اساتذہ کی اسامیاں خالی ہیں حکومت ان اسامیوں کو کب تک پر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو وجہ بیان کی جائے؟

وزیر تعلیم:

(الف) سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور کی رپورٹ کے مطابق حلقہ پی پی-141 لاہور میں دو کالج اور چھبیس سکول ہیں ان کی فہرست مع نام اور کام کرنے کا عرصہ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور کی رپورٹ کے مطابق کوئی کالج کرائے کی عمارت میں نہ ہے جبکہ سات سکول کرایہ کی عمارت میں کام کر رہے ہیں، فہرست مع کرایہ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور کی رپورٹ کے مطابق موجودہ مالی سال میں مذکورہ حلقہ میں کسی سکول کی نئی عمارت تعمیر نہیں ہو رہی ہے، علاوہ ازیں گورنمنٹ گرلز انٹر کالج راوی روڈ داتا نگر بادامی باغ لاہور جو کہ فی الوقت ایک گرلز ہائی سکول کی عمارت میں کام کر رہا ہے، کی عمارت کی تعمیر کے لئے جگہ کی دستیابی پر تخمینہ لاگت دستیاب ہو سکے گا۔

(د) سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور کی رپورٹ کے مطابق مذکورہ سکول میں صرف گیارہ اسامیاں خالی ہیں۔ تبادلہ جات / تقرری پر پابندی اٹھائے جانے پر مذکورہ اسامیوں کو پُر کر دیا جائے گا۔

محکمہ تعلیم، ملازمین کی بے جا ٹرانسفرز تدارک کے لئے حکومتی اقدامات

*4885: رانا ثناء اللہ خان: کیا وزیر تعلیم از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بوجہ سیاسی انتقام و جاگیر دارانہ سوچ کلاس فور کے ملازمین نائب قاصد خالد پرویز، نیشنل پی۔اے۔ایف ہائی سکول سرگودھا کو rolling stone بنایا ہوا ہے اور فروری 2003 تک متعدد بار ایک سے دوسرے اور دوسرے سے تیسرے

سکول ٹرانسفر کر دیا جاتا ہے؟

(ب) سرکاری ملازمین کے خلاف انتقامی کارروائی کے تدارک کے بارے محکمہ تعلیم نے کوئی گائیڈ لائن پالیسی وضع کی ہے اگر ہے تو اسے ایوان میں پیش کیا جائے اور اگر نہیں تو وجہ بیان کی جائے؟

وزیر تعلیم:

(الف) یہ درست نہ ہے کہ بوجہ سیاسی انتقام و جاگیردارانہ سوچ خالد پرویز نائب قاصد گورنمنٹ نیشنل گرلز ہائی سکول PAF base سرگودھا کو رولنگ سٹون بنایا ہوا ہے اور فروری 2003 تک اسے متعدد بار ایک سے دوسرے اور دوسرے سے تیسرے سکول ٹرانسفر کر دیا جاتا ہے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ گورنمنٹ ایلیمنٹری سکول طرطی پور جہاں اس کا تبادلہ مورخہ 03-02-01 کو کیا گیا تھا۔ اس میں نائب قاصد کی سیٹ خالی نہ تھی لہذا اسے مورخہ 03-02-27 کو گورنمنٹ گرلز کمیونٹی ماڈل سکول دھوری تحصیل بھلوال میں ایڈجسٹ کر دیا گیا۔

(ب) سرکاری ملازمین کے خلاف کسی قسم کی انتقامی کارروائیاں نہیں کی جارہی ہیں اور تبادلہ جات کے سلسلہ میں tenure پالیسی پر سختی سے عمل کیا جارہا ہے۔

محکمہ تعلیم گوجرانوالہ، 2002 تاحال، بھرتی کی تفصیل

*4935: چوہدری زاہد پرویز: کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) یکم جنوری 2002 سے آج تک محکمہ تعلیم ضلع گوجرانوالہ میں جن افراد کو بھرتی کیا گیا، ان کے نام، ولدیت، عہدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت، ڈومی سائل اور پتاجات کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) اگر ان افراد کو میرٹ پر بھرتی کیا گیا تو میرٹ بنانے کا طریق کار اور میرٹ لسٹ فراہم کی جائے؟

(ج) میرٹ بنانے والے اور ریکروٹمنٹ کمیٹی میں شامل افسران کے نام، گریڈ، عہدہ اور موجودہ جگہ تعیناتی کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(د) اگر یہ بھرتی باقاعدہ اخبارات میں تشہیر کرکے کی گئی تو ان اخبارات کے نام، تاریخ مع نقل فراہم کی جائے؟

(ہ) جن افراد کو رولز میں نرمی کر کے بھرتی کیا گیا، ان کے نام، ولدیت، عہدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت اور دیگر تفصیل مع رولز میں نرمی کرنے کی وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر تعلیم:

(الف) یکم جنوری 2002 سے آج تک محکمہ تعلیم ضلع گوجرانوالہ میں جن افراد کو بھرتی کیا گیا ان کی تفصیل درج ذیل ہے اور ان کے نام، ولدیت، عہدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت، ڈومیسائل اور پتاجات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

نمبر شمار	سال	کل اسامیاں	بھرتی شدہ	خالی
1-	2002	1321	933	388
2-	2003	642	437	205
3-	2004	284	186	98
4-	2005	-	-	-
5-	2006	960	863	97
	کل میزان	3207	2419	788

(ب) تمام بھرتی جاری کردہ ریکروٹمنٹ پالیسی فراہم کردہ محکمہ تعلیم کے مطابق میرٹ پر کی گئی ہے، سال وار میرٹ پالیسی میرٹ لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) سال 2002، 2003، 2004، 2005، 2006 میں تشکیل پانے والی ریکروٹمنٹ کمیٹیوں کی فہرست ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د)

سال	نام اخبار	تاریخ
2002	جنگ	21-06-2002
2003	جنگ	11-09-2003
2004	جنگ	05-06-2004
2006	پاکستان	06-04-2004

(ہ) رولز میں نرمی کر کے کسی بھی امیدوار کو بھرتی نہیں کیا گیا ہے۔

حیدرآباد ٹاؤن سرگودھا، گرلز و بوائز کالجز کا قیام

*5031: چودھری فیصل فاروق چیمہ: کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حیدرآباد ٹاؤن تحصیل و ضلع سرگودھا کا ایک انتہائی گنجان آباد علاقہ ہے جبکہ اس علاقے میں لڑکوں اور لڑکیوں کا کوئی کالج موجود نہیں ہے اور نوجوان لڑکے اور لڑکیاں بسوں اور ویگنوں پر روزانہ تقریباً 10 کلو میٹر کا سفر کر کے شہروں میں پڑھنے کے لئے آتے ہیں؟

(ب) کیا حکومت مستقبل قریب میں یہاں لڑکوں اور لڑکیوں کا کوئی کالج بنانے کا ارادہ رکھتی ہے، تو کب تک یہ کالج تعمیر کئے جائیں گے؟

وزیر تعلیم:

(الف) درست ہے تاہم مذکورہ علاقہ میں لڑکیوں کے لئے ایک ہائر سیکنڈری سکول موجود ہے۔

(ب) ایجوکیشن devolved subject ہے ہر ضلعی حکومت محکمہ تعلیم حکومت پنجاب، کے جاری کردہ criteria کے تحت علاقہ کی آبادی اور دیگر وسائل کو مدنظر رکھتے ہوئے کالجوں کے قیام کے منصوبہ جات تیار کرتی ہے۔ ضلعی حکومت سرگودھا کی رپورٹ کے مطابق مذکورہ علاقہ میں ایک بوائز انٹر کالج کے قیام کے منصوبہ پر کام جاری ہے۔ کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جہلم، اسسٹنٹ ایجوکیشن آفیسر (فزیکل ایجوکیشن) کی تعیناتی

*5035: شیخ تنویر احمد: کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) اسسٹنٹ ایجوکیشن آفیسر (فزیکل ایجوکیشن) کی ذمہ داریاں / فرائض اور اس کی محکمانہ اہمیت و افادیت بیان فرمائیں؟

(ب) اس وقت ضلع جہلم میں AEOs(PE) کی منظور شدہ اور خالی اسامیوں کی تفصیل بیان فرمائیں نیز خالی اسامیاں کتنے عرصہ اور کس وجہ سے خالی ہیں؟

(ج) کیا حکومت ضلع جہلم کے شعبہ فزیکل ایجوکیشن میں بہتر انتظامی معاملات چلانے کے لئے مذکورہ خالی اسامیوں پر کوالیفائڈ آفیسرز کی تعیناتی کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر تعلیم:

(الف) اسسٹنٹ ایجوکیشن آفیسر (فزیکل ایجوکیشن) تعلیمی اداروں میں جسمانی تعلیم و تربیت کھیلوں کی سرگرمیوں اور بوائز سکاؤٹس / گرلز گائیڈ سے متعلقہ امور کی نگرانی کے فرائض سرانجام دیتے ہیں۔

(ب) ضلع جہلم میں اسسٹنٹ ایجوکیشن آفیسر (فزیکل ایجوکیشن) مردانہ اور زنانہ کی اسامیاں منظور شدہ ہیں۔ یہ دونوں اسامیاں مطلوبہ اہلیت کے افسران نہ ہونے کی وجہ سے بالترتیب 01-01-2000 اور 26-12-2000 سے خالی ہیں۔

(ج) مذکورہ اسامیاں پر کرنے کے لئے ضلع جہلم میں مطلوبہ اہلیت کے افسران موجود ہیں۔ نئی تقرری کی صورت میں ان اسامیوں کو پُر کر دیا جائیگا۔

راولپنڈی، مرد و خواتین ایجوکیٹرز کی بھرتی کی تفصیل

*5040: جناب محمد وقاص: کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع راولپنڈی میں ایجوکیٹر کے لئے کتنے خواتین و مرد افراد نے درخواستیں جمع کرائیں؟

(ب) ان میں سے کتنے افراد کو ایجوکیٹر رکھ لیا گیا؟

(ج) تحصیل ٹیکسلا میں کتنے خواتین و مرد بھرتی کئے گئے؟

وزیر تعلیم:

(الف) ضلع راولپنڈی میں 2002 سے 2006 تک جو ایجوکیٹر بھرتی ہوئے ان کی تفصیل درج ذیل ہے:-

سال	درخواست دہندہ (مرد ایجوکیٹر)	تعداد بھرتی (ایجوکیٹر)	درخواست دہندہ (خواتین ایجوکیٹر)	تعداد بھرتی (ایجوکیٹر)
2002	825	288	6358	347
2003	672	154	6007	220
2004	855	208	6927	137
2006	2975	357	5058	281

(ب) ضلع راولپنڈی میں 2002 سے 2006 کی تفصیل جز (الف) کے جواب میں درج کر دی گئی ہے۔

(ج) تحصیل ٹیکسلا میں2002 سے2006 تک بھرتی ہونے والے ایجوکیٹرز کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

سال	مرد ایجوکیٹرز	خواتین ایجوکیٹرز
2002	11	18
2003	06	04
2004	22	31
2006	43	07

ڈی۔جی۔خان گورنمنٹ گرلز مڈل سکول سخی سرور سلطان کی اپ گریڈیشن

*5067: محترمہ شہناز سلیم ملک: کیاوزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیایہ درست ہے کہ قصبہ سخی سرور سلطان ضلع ڈی جی خان میں صرف گورنمنٹ گرلز مڈل سکول ہے اور میٹرک کی کلاس نہ ہونے کی وجہ سے طالبات کو28کلومیٹر دور ڈی۔جی۔خان شہر میں جانا پڑتا ہے بےپناہ سفری مشکلات پیش آنے کی وجہ سے طالبات کی اکثریت تعلیم چھوڑ دیتی ہے؟

(ب) اگر جز بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت مذکورہ سکول کو سیکنڈری کا درجہ دینے کے لئے تیار ہے تو کب، اگر نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر تعلیم:

(الف) درست ہے۔

(ب) مذکورہ سکول مروجہ فارمولہ کے تحت اپ گریڈ کئے جانے کے لائق ہے اس سلسلہ میں تمام ضروری کارروائی کی جا رہی ہے اور ضلعی گورنمنٹ سےADP میں شامل کرنے کی سفارش بھی کی جارہی ہے۔اس سلسلہ میں محکمہ ایجوکیشن کا مراسلہ نمبر SO(Schools)1-22/2006 مورخہ21-09-2006 کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

میٹرک سائنس کے پرائیویٹ امیدواروں کے لئے بورڈ کے امتحان میں پابندی

*5089: محترمہ صبیحہ بیگم: کیاوزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیایہ درست ہے کہ9thاور10th کلاس کے پرائیویٹ طلباء اور طالبات پر بورڈ کے سائنس کے ساتھ امتحانات دینے پر پابندی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ پرائیویٹ سائنس پڑھنے اور پڑھانے والوں کی تعداد ہزاروں میں ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ پرائیویٹ امتحانات دینے والے طلباء اور طالبات کی تعداد ٹوٹل تعداد کے تقریباً نصف کے برابر ہوتی ہے؟

(د) اگر جز بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ پابندی ہٹانے کے لئے تیار ہے، اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

وزیر تعلیم:

(الف) پنجاب بورڈز کمیٹی آف چیئرمین کی سفارشات کے مطابق تعلیمی سیشن 06-2004 سے نہم اور دہم کلاس کے پرائیویٹ طلباء وطالبات پر بورڈ کے سائنس مضامین / پریکٹیکل مضامین کے ساتھ امتحانات دینے پر پابندی لگائی گئی بعد ازاں یہ پابندی ختم کر دی گئی ہے۔ اب اس کا اطلاق تعلیمی سیشن 07-2005 سے ہوگا۔ واضح رہے کہ بورڈ کے ساتھ الحاق شدہ اداروں کے طلباء وطالبات پر ایسی پابندی نہ ہے۔

(ب) یہ بات درست ہے کہ پرائیویٹ سائنس مضامین پڑھنے والے طلباء وطالبات کی تعداد ہزاروں میں ہے۔

(ج) یہ بات درست نہ ہے۔ پرائیویٹ امتحانات دینے والے طلباء وطالبات کی تعداد ٹوٹل تعداد کا تقریباً ایک تہائی ہوتی ہے۔

(د) جیسا کہ جز (الف) میں وضاحت کی جا چکی ہے کہ یہ پابندی دو سال کے لئے ختم کی گئی ہے۔ اب اسی پابندی کا اطلاق تعلیمی سیشن 06-2005 سے ہوگا۔ تاہم یہ پابندی لگانے کی درج ذیل وجوہات ہیں۔

- پرائیویٹ تعلیمی اداروں میں سائنس لیبارٹریز کا فقدان ہے۔
- اکثر پرائیویٹ تعلیمی اداروں میں کام کرنے والے اساتذہ تربیت یافتہ نہ ہیں اور ان میں سائنس کے مضامین پڑھانے کی اہلیت نہ ہے۔
- پرائیویٹ طلبا و طالبات پریکٹیکلز سے پوری طرح استفادہ نہیں کر پاتے لہذا وہ پریکٹیکلز میں اچھے نمبر حاصل کرنے کے لئے غیر قانونی طریقوں سے عملی ممتحن تک رسائی کرتے ہیں۔

- یہ پابندی تعلیمی معیار کو بہتر بنانے کے لئے لگائی گئی ہے۔
- ایسی ہی پابندی انٹرمیڈیٹ سطح پر پہلے ہی لاگو ہے۔

پی پی۔85 گوجرہ، تعلیمی اداروں، سٹاف اور سکولوں کی اپ گریڈیشن کی تفصیلات

*5110: چودھری اظہر ندیم گجر: کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) شہر گوجرہ اور پی پی۔85 میں کتنے پرائمری، مڈل اور ہائی سکول ہیں؟

(ب) گوجرہ پی پی۔85 کے کتنے سکولوں میں سٹاف کی کمی ہے؟

(ج) کیا اس سال میں سٹاف کی کمی کو پورا کیا جا سکتا ہے؟

(د) پی پی۔85 میں کتنے سکول رواں سال میں اپ گریڈ ہوئے ہیں اور کہاں کہاں واقع ہیں؟

وزیر تعلیم:

(الف) شہر گوجرہ اور پی پی۔85 میں 20 ہائی، 32 مڈل اور 115 پرائمری سکول ہیں۔

(ب) گوجرہ پی پی۔85 کے 130 سکولوں میں سٹاف کی کمی ہے۔

تفصیل درج ذیل ہے:۔

سکول	بوائز	گرلز	میزان
ہائی	8	6	14
پرائمری و مڈل	86	30	116
کل میزان	94	36	130

(ج) حلقہ پی پی۔85 میں مختلف کیٹیگری کے 44 ایجوکیٹرز بھرتی کئے گئے ہیں۔ اس طرح تقریباً 29 فیصد کمی پوری کر دی گئی ہے۔

(د)

i۔ رواں سال میں مندرجہ ذیل سکول اپ گریڈ ہوئے ہیں۔

1۔ مسجد مکتب سے پرائمری کا درجہ 4 سکول

2۔ پرائمری سے ایلیمنٹری کا درجہ 5 بوائز 3 گرلز

(ii) اپ گریڈ کہاں کہاں واقع ہیں۔

مسجد مکتب سے پرائمری سکول

1۔ چک نمبر 299ج۔ب

2۔ چک نمبر 179گ۔ب

3۔ چک نمبر 245گ۔ب، چک نمبر 98ج۔ب

کل چار سکول

پرائمری سے ایلیمنٹری کا درجہ:۔

بوائز سکولز:

1۔ 162گ۔ب

2۔ 158گ۔ب

3۔ 155گ۔ب

4۔ 242گ۔ب، 5۔ 244گ۔ب

گرلز سکولز:

1۔ اسلام پورہ گوجرہ

2۔ 297ج۔ب

3۔ 370ج۔ب

وزیر قانون و پارلیمانی امور: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب!

قرارداد

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! ہمیں معلوم ہوا ہے کہ سیکرٹری اسمبلی سعید احمد صاحب مورخہ 4۔مارچ 2007 کو اپنی چالیس سالہ مدت ملازمت مکمل کرنے کے بعد ریٹائر ہو رہے ہیں۔ اس سلسلے میں، میں نے قائد حزب اختلاف سے بھی بات کی ہے، رانا ثناء اللہ صاحب اور احسان اللہ وقاص صاحب سے بھی بات کی ہے تو ان کی پنجاب اسمبلی کے لئے جو خدمات ہیں ان کو ہم متفقہ طور پر خراج تحسین پیش کرنے کے لئے ایک قرارداد پیش کرنا چاہتے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! میں اس سے پہلے ایک چھوٹی سی بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ پاس ہو لینے دیں پھر بات کر لیجئے گا۔

جناب ارشد محمود بگو: میں اسی سے متعلقہ مختصر سی بات کروں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیے!

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ سعید صاحب نے بطور سیکرٹری یہاں پر بڑے اچھے طریقے سے اسمبلی کے کام کو چلایا ہے۔ میری آپ کی وساطت سے حکومت پنجاب سے درخواست ہے کہ جہاں آپ پورے پنجاب کے لوگوں کو extension دے رہے ہیں۔ یہ اسمبلی نومبر تک ختم ہو جائے گی تو میری حکومت پنجاب سے یہ درخواست ہے کہ ان کو بطور سیکرٹری ایک سال کی extension دے دی جائے۔ جب اسمبلی کا tenure ختم ہو جائے گا تو پھر آٹومیٹک اگلے tenure میں کوئی نیا سیکرٹری آ جائے گا۔ میں اس سلسلے میں راجہ صاحب سے درخواست کروں گا کہ یہ ہماری طرف سے اور اپنی طرف سے وزیر اعلیٰ پنجاب سے بات کر لیں، کیونکہ میں سمجھتا ہوں کہ اس پر اپوزیشن کو بھی اور حکومت کے دوستوں کو بھی کوئی اعتراض نہیں ہوگا تو ان کو ایک سال کی extension دے دی جائے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ قرارداد پاس ہونے دیں پھر اس کے بعد آپ نے جو بات کرنی ہو گی وہ کر لیجئے گا۔

رانا آفتاب احمد خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: رانا صاحب! مجھے بات کر لینے دیں۔

رانا آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! میں یہاں پر یہی add کرنا چاہتا ہوں کہ سیکرٹری صاحب نہایت شریف انسان ہیں اور ان کا بڑا وسیع تجربہ ہے۔ جب پنجاب میں کوئی بھی آفیسر ریٹائر نہیں ہو رہا ہے، پولیس والوں کو اور ڈی سی او کو آپ کنٹریکٹ پر لگا رہے ہیں تو اگر ان کو بھی extension دے دی جائے تو اس میں کوئی ایسی قباحت نہیں ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں بھی اس میں تھوڑا سا add کرنا چاہوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ابھی لاء منسٹر صاحب بات کر لیں اس کے بعد میں آپ کو ٹائم دوں گا۔

سیکرٹری اسمبلی جناب سعید احمد کی خدمات کو خراج تحسین پیش کرنا

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! یہ معزز ایوان سیکرٹری پنجاب اسمبلی جناب سعید احمد جو اپنی مدت ملازمت مکمل کر کے مورخہ 4-مارچ 2007 کو ریٹائر ہو رہے ہیں، کی دوران ملازمت خدمات کو خراج تحسین پیش کرتا ہے۔ جناب سعید احمد ایک انتہائی، قابل، محنتی، تجربہ کار، فرض شناس، ایماندار اور اعلیٰ صلاحیتوں کی حامل شخصیت ہیں۔ انہوں نے اسمبلی سیکرٹریٹ میں تقریباً چالیس سال مختلف حیثیتوں میں خدمات سرانجام دی ہیں اور بطور سیکرٹری اسمبلی اس معزز ایوان کی کارکردگی کو احسن طریقے سے چلانے کے لئے قابل قدر اقدامات کئے ہیں۔ اسمبلی سیکرٹریٹ کی جانب سے شائع ہونے والی تمام مطبوعات میں انہوں نے کلیدی کردار ادا کیا ہے۔ یہ ایوان ان کی خدمات کو ہمیشہ اچھے الفاظ سے یاد رکھے گا۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں باقی زندگی میں بھی اسی طرح کامیاب و کامران رکھے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

> "یہ معزز ایوان سیکرٹری پنجاب اسمبلی جناب سعید احمد جو اپنی مدت ملازمت مکمل کر کے مورخہ 4- مارچ 2007 کو ریٹائر ہو رہے ہیں، کی دوران ملازمت خدمات کو خراج تحسین پیش کرتا ہے۔ جناب سعید احمد ایک انتہائی، قابل، محنتی، تجربہ کار، فرض شناس، ایماندار اور اعلیٰ صلاحیتوں کی حامل شخصیت ہیں۔ انہوں نے اسمبلی سیکرٹریٹ میں تقریباً چالیس سال مختلف حیثیتوں میں خدمات سرانجام دی ہیں اور بطور سیکرٹری اسمبلی اس معزز ایوان کی کارکردگی کو احسن طریقے سے چلانے کے لئے قابل قدر اقدامات کئے ہیں۔ اسمبلی سیکرٹریٹ کی جانب سے شائع ہونے والی تمام مطبوعات میں انہوں نے کلیدی کردار ادا کیا ہے۔ یہ ایوان ان کی خدمات کو ہمیشہ اچھے الفاظ سے یاد رکھے گا۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں باقی زندگی میں بھی اسی طرح کامیاب و کامران رکھے۔"

راجہ ریاض احمد: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! سیکرٹری صاحب کو ہم بھی خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: راجہ صاحب! یہ قرارداد تو ہو لینے دیں۔

راجہ ریاض احمد: جناب سپیکر! جس محنت اور انتہائی دیانتداری کے ساتھ انہوں نے چالیس سال تک اپنی خدمات سرانجام دیں اس پر ان کو ہم خراج تحسین بھی پیش کرتے ہیں اور میں اپنے تمام دوستوں کی طرف سے یہ مطالبہ کرتا ہوں کہ اگر پرویز مشرف صاحب کو اس اسمبلی سے extension دی جاسکتی ہے تو سیکرٹری اسمبلی کو بھی extension دی جائے۔ بہت مہربانی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ آج جس شخصیت کے بارے میں ہاؤس نے یہ متفقہ رائے دی ہے ان کی گراں قدر خدمات کے عوض اور جس جانفشانی، محنت اور لگن سے انہوں نے اس چالیس سال میں پنجاب اسمبلی کی خدمت کی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ مجھ پر بھی کچھ فرض عائد ہوتا ہے کہ میں بھی ان کے بارے میں کچھ عرض کروں۔ میں سمجھتا ہوں کہ جب ایک شخص ایک ادارے کے لئے، ایک منفرد مقام رکھتا ہے اور ایک ادارے کے لئے اس نے دن رات محنت کی ہے اور وہ اسمبلی کے ساتھ منسلک رہے ہیں آج جب یہ قرارداد پیش کی جا رہی ہے میں with a heavy heart ان کو مبارکباد پیش کرنا چاہتا ہوں اور میں توقع رکھتا ہوں کہ ان کی آئندہ زندگی کامیاب گزرے اور اللہ تعالیٰ ان کو بہتر سے بہتر مقام دے۔ ہاؤس نے جو یہاں پر خیالات پیش کئے ہیں وہ بھی سامنے رکھے جائیں گے۔ سپیکر صاحب اس وقت موجود نہیں ہیں تو میں ان خیالات کو ان تک پہنچادوں گا اور جو ہاؤس کے خیالات ہیں اس کے پیش نظر ہم سب اس بات پر متفق ہیں کہ ان کو ان کی کارکردگی پر میں مبارکباد پیش کرنا چاہوں گا اور میں سمجھتا ہوں کہ آپ اس میں میرے ساتھ ہیں۔ ان کو آپ مبارکباد پیش کریں کہ جس طریقے سے انہوں نے کام کئے ہیں۔

آوازیں: Extension کے حوالے سے بھی فرمادیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ نے جو خیالات کا اظہار کیا ہے چونکہ یہ فیصلہ سپیکر صاحب نے کرنا ہے۔ یہ ان تک پہنچایا جائے گا اور وہ سی ایم صاحب سے بات کریں یا جو بھی ہوگا لیکن اس موقع پر میں ان کو اپنی اور ہاؤس کی طرف سے خراج تحسین پیش کرنا چاہتا ہوں اور میں سمجھتا ہوں کہ اس کے بعد میں ان کو ان دعاؤں کے ساتھ مبارکباد دوں گا کہ اللہ تعالیٰ ان کو ہر مقام پر کامیاب اور کامران رکھے میں سمجھتا ہوں کہ ہاؤس کے بھی یہی خیالات ہیں اور میں آپ سب کی طرف سے ان کو مبارکباد پیش کروں گا۔

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"یہ معزز ایوان سیکرٹری پنجاب اسمبلی جناب سعید احمد جو اپنی مدت ملازمت مکمل کر کے مورخہ 4- مارچ 2007 کو ریٹائر ہو رہے ہیں، کی دوران ملازمت خدمات کو خراج تحسین پیش کرتا ہے۔ جناب سعید احمد ایک انتہائی، قابل، محنتی، تجربہ کار، فرض شناس، ایماندار اور اعلیٰ صلاحیتوں کی حامل شخصیت ہیں۔ انہوں نے اسمبلی سیکرٹریٹ میں تقریباً چالیس سال مختلف حیثیتوں میں خدمات سرانجام دی ہیں اور بطور سیکرٹری اسمبلی اس معزز ایوان کی کارکردگی کو احسن طریقے سے چلانے کے لئے قابل قدر اقدامات کئے ہیں۔ اسمبلی سیکرٹریٹ کی جانب سے شائع ہونے والی تمام مطبوعات میں انہوں نے کلیدی کردار ادا کیا ہے۔ یہ ایوان ان کی خدمات کو ہمیشہ اچھے الفاظ سے یاد رکھے گا۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں باقی زندگی میں بھی اسی طرح کامیاب و کامران رکھے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں اس کو oppose کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کے باقیوں نے تو oppose نہیں کیا آپ کیسے کر سکتے ہیں۔ ابھی تو ساروں نے متفق کیا ہے۔

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں اس پر بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ بات کریں لیکن قرارداد کے بارے میں کیسے روک سکتے ہیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! میں پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! معزز رکن جو بات کرنا چاہ رہے ہیں بے شک وہ کریں لیکن میری پورے معزز ایوان سے استدعا ہو گی کہ ہم نے بڑے مخلصانہ اور صدق دل سے، ہمارے دل کے اندر کی جو آواز تھی ہم نے ایک شخص کو اس کی خدمات کے عوض اس کو خراج تحسین پیش کیا ہے اب اس کو اس طرح مذاق میں نہ اڑایا جائے اور جس طرح میرے بھائی نے۔۔۔

جناب سپیکر! میں نے ابتداء میں یہاں سے اٹھ کر قائد حزب اختلاف سے گزارش کی، رانا ثناء اللہ صاحب سے گزارش کی، احسان اللہ وقاص صاحب سے گزارش کی اور consensus کے ساتھ ان کی مشاورت کے ساتھ ان کے کہنے پر ہم ایک متفقہ قرارداد لے کر آئے ہیں اب اگر ایک مقرر رکن اس کے بعد یہ کہتا ہے کہ .I oppose it تو میں سمجھتا ہوں کہ this is not a good thing. اس لئے اگر وہ کوئی اور بات کرنا چاہتے ہیں تو پوائنٹ آف آرڈر پر بات کر لیں لیکن یہ کہہ کر مت بات کریں کہ آپ اس کو oppose کر رہے ہیں۔

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ یہاں ٹریژری کے دوست پتا نہیں کس لئے اس بات کو زیادہ support نہیں کر رہے۔ زیادہ دوستوں نے یہ کہا کہ یہ اسمبلی کے آخری ماہ باقی رہ گئے ہیں، یہ آخری سال ہے اگر واقعی ان کی خدمات کی تعریف کرنا چاہتے ہیں۔ اس کو pending کر لیں سپیکر صاحب کو ہماری sentiments بتائیں کہ یہ آخری سال ہے بجائے کسی اور آدمی کو نوازنے کے، کسی اور آدمی کو ایک سال contract پر رکھنے کے انہی کو جاری رکھیں اگر وہ راضی نہیں ہوتے تو پھر اس قرارداد پر بات کریں اس وقت تک یہ pending رکھیں۔ راجہ بشارت کے حالات وواقعات نظر یہ آرہے ہیں کہ گورنمنٹ ان کو extension نہیں دینا چاہتی جبکہ اکثریت کی رائے ہے کہ ان کو extension دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تو پھر آپ یہ تو نہ کہیں کہ آپ اس کو oppose کرتے ہیں۔ آپ اس کو controversy میں نہ لے کر آئیں۔ میں نے یہ کہا ہے کہ میں آپ کے خیالات سپیکر صاحب تک پیش کر دوں گا۔

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اس وقت تک اس قرارداد کو pending کر لیا جائے۔ Monday تک pending کر لیں Tuesday تک pending کر لیں۔

جناب سمیع اللہ خان: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! قائد حزب اختلاف، رانا ثناء اللہ خان اور سید احسان للہ وقاص صاحب نے متفقہ طور پر اس کو support کیا ہے اور ان کو خراج تحسین پیش کیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اپوزیشن کی طرف سے اس میں کوئی دو رائے نہیں ہیں جو قرارداد آئی ہے اس پر ہم اتفاق کرتے ہیں اور جہاں تک یہاں پر ایک نیا issue آیا ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ اصولی طور پر سول سروس یا کسی بھی سروس میں جو extension کلچر ہے کیا ہم سیکرٹری اسمبلی کے لئے جن خیالات کا اظہار کر رہے ہیں اصولی طور پر کیا ہم ملک میں سول یا ملٹری سروسز میں

بیٹھے ہیں extension culture کے حق میں ہیں یا نہیں ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ جو لوگ نیچے بیٹھے ہیں کسی بھی رینک میں وہ سول سروس میں ہوں یا وہ ملٹری سروس میں ہوں ان کی حق تلفی ہوتی ہے جب اوپر سے آپ کسی بندے کو extension culture کے تحت دو، چار، پانچ، دس سال تک وہ اپنے ایک ہی عہدے پر کام کرتا ہے تو نیچے frustration آتی ہے میں سمجھتا ہوں کہ اس issue کو open نہ کیا جائے اور یہ کوشش کی جائے کہ آج اگر سیکرٹری اسمبلی کو extension نہیں دینی ہے تو پھر صوبہ پنجاب کسی سرکاری بیوروکریٹ کو جو ریٹائر ہو جائے اس کو قطعاً میری بالکل ذاتی رائے ہے کہ کوئی extension culture اس صوبے میں نہیں ہونا چاہئے اور اس کی ابتداء اگر سیکرٹری اسمبلی سے ہو تو اس کو پورے پنجاب کی بیوروکریسی کے اوپر implement ہونا چاہئے یہ نہیں کہ آپ DCO باہر سے پکڑ کر کنٹریکٹ پر رکھیں اور نیچے جو لوگ اور جو اس سیٹ کے لئے qualify کرتے ہیں ان کو آپ نظرانداز کر دیں۔ بہت شکریہ

سردار امجد حمید خان دستی: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

سردار امجد حمید خان دستی: جناب سپیکر! میرا ابھی ایک چھوٹا سا resolution ہے اس کی اجازت دیں۔ کل اسمبلی میں اس افسوسناک واقعہ کا ذکر آیا۔ محترمہ مرحومہ ظل ہما کی اور ایک تجویز پیش ہوئی تھی کہ ان کی یادگار قائم کی جائے لیکن پوری بات نہیں ہو سکی تھی۔ ایک ہماری سکیورٹی کی حالت یہ ہے کہ دن دہاڑے ایک بے گناہ عورت کو قتل کیا گیا۔ جو آدمی کمزور کو مارتا ہے اس سے برا اور ظالم کوئی آدمی نہیں ہے۔ اس کی یادگار کے لئے میں آپ سے اور ہاؤس سے گزارش کرتا ہوں کہ محترمہ کی فوٹو اس ہال میں لگائی جائے اگر اس ہال میں نہیں لگ سکتی تو حسن محمود صاحب کی فوٹو جہاں کھڑی ہے اس کے اوپر لگا دی جائے تاکہ یہ ان مولویوں کے منہ پر تھپڑ پڑے جو مظلوموں کو قتل کرتے ہیں، جو عورتوں کو قتل کرتے ہیں۔ اسمبلی میں یہ پہلا واقعہ ہے کہ ایک وزیر عورت کو دن دہاڑے قتل کیا گیا۔ یہ حکومت کے لئے بھی سوچنے کی بات ہے کہ لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال اتنی خطرناک ہے کہ آپ کے وزیر بھی محفوظ نہیں ہیں مہربانی کر کے اس پر رائے لیجئے اور اگر یہ چاہتے ہیں تو ان کی فوٹو حسن محمود والی جگہ پر لگا دی جائے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز: شکریہ۔ جناب سپیکر! محترمہ ظل ہما کے بہیمانہ قتل پر کل جس طریقے سے سارے ہاؤس نے مذمت کی وہ قابل تحسین ہے اور اس سلسلے میں وہ وزیر بعد میں تھیں، پہلے اس ہاؤس کی ممبر تھیں، اس مقدس ہاؤس کی ایک محترم شخصیت تھیں۔ ریکارڈ پر بات آئی ہے کہ یہ شیطان سرور جس کو مولوی سرور کبھی نہیں کہنا چاہئے۔ پریس کے لوگ بیٹھے ہیں میں ان سے بھی استدعا کروں گا کہ اس کا نام مولوی سرور نہیں بلکہ شیطان سرور ہونا چاہئے۔ اس شیطان سرور نے اس محترم شخصیت کا قتل کیا اور اتنا ظالمانہ قتل کیا کہ اس کے پیچھے جو motive اس نے بتایا، ہر چیز کے پیچھے ایک motive ہوتا ہے اس نے جو motive بتایا وہ انتہائی خطرناک اور ہولناک ہے اور اس نے motive یہ بتایا کہ یہ عورت بغیر پردے کے کیوں تھی اور یہ عورت سربراہ حکومت نہیں بن سکتی تو میں ایک بات آپ کی وساطت سے راجہ بشارت صاحب کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں کہ ماضی میں اگر یہی شخص دس معصوم عورتوں کا قتل کرکے بچ گیا ہے تو صرف اس وجہ سے بچا کہ ہمارے ملک کے پراسیکیوشن سسٹم میں جھول اور اس میں کمزوریاں تھیں جس کی وجہ سے یا کوئی غیبی ہاتھ اس کی مدد کر رہے تھے۔ آج صبح میں "جیو" کی پٹی دیکھ کر آیا ہوں کہ آج وہ جھول اور پراسیکیوشن کی کمزوری پھر شروع ہو گئی ہے حالانکہ کل اسی ہاؤس میں یہ مطالبہ ہو رہا تھا کہ اس شیطان صفت درندے کو یہاں سرعام پھانسی دی جائے اور کل وہ کیس دہشت گردی کی عدالت میں گیا تھا لیکن آج صبح جب وہ کیس دہشت گردی کے جج کے سامنے پیش ہوا تو وہاں وہ کون سا ایسا ہاتھ ہے کہ جس نے argue کیا کہ یہ کیس دہشت گردی کا کیس نہیں بنتا اور آج صبح وہ کیس عام عدالتوں میں چلا گیا ہے لہذا وہ ہاتھ تلاش کرنا چاہئے اور میں یہ پوچھتا ہوں کہ اس سے بڑا terrorism act اور کیا ہو سکتا ہے کہ وہ عورتوں کو terrorize کر رہا ہے اور پوری انسانیت کو terrorize کر رہا ہے تو میں راجہ صاحب سے استدعا کروں گا کہ وہ اس سلسلے میں اپیل کریں اور یہ کیس دہشت گردی کی عدالت میں چلنا چاہئے تاکہ جلد از جلد اسے کیفر کردار تک پہنچایا جا سکے۔ شکریہ

سردار امجد حمید خان دستی: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سردار صاحب! آپ کی رائے ہم نے سن لی ہے اور اس رائے کو سپیکر صاحب کے سامنے پیش کیا جائے اور پھر چیمبر میں بات ہو گی۔ تشریف رکھیں۔ جناب صبغت اللہ چودھری

(ایڈووکیٹ) مجلس قائمہ برائے فنانس کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔انہیں دعوت دی جاتی ہے کہ وہ رپورٹ ایوان میں پیش کریں۔

رپورٹیں

(جو پیش ہوئیں)

مسودہ قانون پنجاب پنشن فنڈ مصدرہ 2006 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے فنانس کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

جناب صبغت اللہ چودھری (ایڈووکیٹ): شکریہ۔جناب سپیکر! میں

The Punjab Pension Fund Bill 2006 (Bill No.28 of 2006)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے فنانس کی پورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: رپورٹ پیش کر دی گئی ہے۔

(رپورٹ پیش ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری عبداللہ یوسف وڑائچ مجلس قائمہ برائے امور داخلہ کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹیں پیش کریں۔

مسودہ قانون (ترمیم) بارڈر ملٹری پولیس پنجاب مصدرہ 2006 اور امتناع گھریلو تشدد پنجاب مصدرہ 2003 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے داخلہ کی رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا

چودھری عبداللہ یوسف وڑائچ: میں

The Punjab Border Military Police (Amendment) Bill 2006 (Bill No.26 of 2006) and the Punjab Prevention of Domestic Violence 2003 (Bill No.21 of 2003)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے امور داخلہ کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: رپورٹ پیش کر دی گئی ہے۔

(رپورٹ پیش ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب فیاض الحسن چوہان مجلس قائمہ برائے مال بحالی واشتمال کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔ انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹیں پیش کریں۔

مسودہ قانون (ترمیم) مالیہ اراضی پنجاب مصدرہ 2006 اور نجی قرض دہی کی ممانعت پنجاب مصدرہ 2003 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے مال، بحالی واشتمال کی رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا

جناب فیاض الحسن چوہان: جناب سپیکر! میں

The Punjab Land Revenue (Amendment) Bill 2006 (Bill No.27 of 2006) and the Punjab Prohibition of Private Money Lending Bill 2003 (Bill No.24 of 2003) Moved By Mrs. Humaira Awais Shahid, Mpa/W-351

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے مال بحالی واشتمال کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرتا ہوں۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: رپورٹیں پیش کر دی گئی ہیں۔

(رپورٹیں پیش ہوئیں)

اراکین اسمبلی کی درخواست ہائے رخصت

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سیکرٹری اسمبلی سے کہوں گا کہ وہ رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔

جناب عمران اشرف

سیکرٹری اسمبلی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ سات معزز اراکین کی رخصت کی درخواستیں پڑھی جائیں گی۔ پہلی درخواست جناب عمران اشرف ایم پی اے (پی پی۔ 123) کی طرف سے موصول ہوئی ہے کہ:

> Due to my absence from Pakistan I will not be able to attend session from 6th to 18th October 2006. I will appreciate if I am granted leave. Thanks

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

جناب عبدالرشید بھٹی

سیکرٹری اسمبلی: یہ درخواست جناب عبدالرشید بھٹی صاحب ایم پی اے پی پی۔ 161 کی طرف سے موصول ہوئی ہے کہ:

> It is prayed that I could not attend Assembly Session on 16th and 17th November 2006 due to some domestic problems. Kindly grant me leave.

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

راجہ ریاض احمد: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

راجہ ریاض احمد: جناب سپیکر! یہ پچھلے سال کی چھٹی اب لی جا رہی ہے تو اس بارے میں روشنی ڈالیں کہ رولز کیا کہتے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: رولز کے مطابق ہو رہی ہے۔ جب آپ کو اجازت لینی ہو گی تو آپ کو بھی دے دی جائے گی۔ جی، سیکرٹری صاحب!

مسز میمونہ نبیل

سیکرٹری اسمبلی: یہ درخواست مسز میمونہ نبیل صاحبہ ایم پی اے ڈبلیو۔347 کی طرف سے موصول ہوئی ہے کہ:

> It is respectfully submitted that due to some personal reasons I am busy and will not be able to attend the 27th session of the Assembly. Leave for the same may kindly be granted.

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

ملک رضا شاہد وسیر

سیکرٹری اسمبلی: یہ درخواست ملک رضا شاہد وسیر ایم پی اے، پی پی۔53 کی طرف سے موصول ہوئی ہے کہ:

> It is respectfully submitted that due to some personal reasons I will not be able to attend the forthcoming i.e. 28th Assembly session. Leave for the same may kindly be granted.

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

جناب امانت علی ورک

سیکرٹری اسمبلی: یہ درخواست جناب امانت علی ورک ایم پی اے پی پی-101 کی طرف سے موصول ہوئی ہے کہ:

"میں اپنے علاج کے لئے مورخہ 6-مارچ 2007 کو چائنا جارہا ہوں اس لئے میں بقیہ ایام اجلاس میں حاضر نہ ہو سکوں گا۔ مجھے 6-مارچ 2007 سے ڈیڑھ ماہ کی رخصت عنائت فرمائی جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

جناب محمد ایوب خان سلدیرا

سیکرٹری اسمبلی: یہ درخواست جناب محمد ایوب خان سلدیرا، ایم پی اے پی پی-234 کی جانب سے موصول ہوئی ہے کہ:

It is submitted that due to illness of my father and personal engagements I will not be able to attend the remaining days of the current Assembly session. It is, therefore, requested that leave may kindly be granted from 2nd March 2007.

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

رانا سرفراز احمد خان

سیکرٹری اسمبلی: یہ درخواست رانا سرفراز احمد ایم پی اے، پی پی-84 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔ یہ درخواست قدرے طویل ہے لیکن ممبر کا اصرار تھا کہ یہ پورے text کے ساتھ ہاؤس میں پڑھی جائے۔ یہ ہے کہ:

السلام علیکم و برکاتہ!

پاک ہے وہ ذات جس نے انسان کو اپنے خزانوں سے نوازنے کے لئے دین جیسی عظیم نعمت عطا فرمائی ہے۔ نبی علیہ الصلوۃ وسلام کے ختم نبوت کی برکت سے وعالی محنت نیابت کے طور پر ہر مسلمان کو عطا فرمائی ہے۔ یہ ایک بہت بڑی ذمہ داری اور بڑی نسبت والی محنت ہے۔ جس سے پورا دین پورے انسانوں کی زندگیوں میں زندہ ہو گا۔ دنیا کی زندگی آخرت کی بنیاد ہے۔ اس کائنات کے نظام کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے انسان کی ضرورت اور امتحان کے لئے بنایا ہے۔ دنیا کی ساری چیزیں راستہ کی چیزیں ہیں۔ جو انسان کے ساتھ نہیں جایا کرتیں۔ ایمان اور اعمال انسان کی اصل پونجی اور سرمایہ ہیں جن سے انسان اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے ہاں قیمتی اور معزز بنتا ہے۔ اس محنت کو سیکھنا اور ساری امت کو اس کے لئے تیار کرنا ہماری سب کی ذمہ داری ہے۔ اس محنت کے کرنے والوں کو جس پیمانے سے اللہ سبحانہ وتعالیٰ انبیاء علیہ الصلوۃ وسلام کو نوازیں گے۔ اسی پیمانے سے اس محنت کو کرنے والوں کو نوازیں گے۔ اللہ پاک کی ذات لامحدود ہے اور اس کے خزانے بھی لامحدود ہیں۔ جس کے پاس ایک ذرہ ایمان ہو گا اس کو اس دنیا سے دس گنا بڑی جنت عطا فرمائیں گے۔ اس عالی محنت کو سیکھنے کے لئے الحمد للہ میں نے چار ماہ اللہ کے راستے میں لگانے شروع کر دیئے ہیں۔ اس وجہ سے میں چار ماہ موسم سرما کے اجلاس میں شمولیت سے قاصر ہوں لہذا گزارش ہے کہ چار ماہ کے لئے مجھے رخصت عطا فرمائی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

سید احسان اللہ وقاص: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! میں یہ سوال پوچھنا چاہتا ہوں کہ معزز سیکرٹری صاحب جب leave grant کی application یہاں پیش کرتے ہیں تو کیا یہ چیک کرتے

ہیں کہ وہاں ان کی کہیں حاضری تو نہیں لگی ہوئی کیونکہ میں ابھی حاضری لگانے گیا تو میرے سامنے ہماری ایک معزز خاتون رکن نے کم از کم دس لوگوں کی حاضریاں لگائی ہیں، یہ تو چیک کر لیا کریں کہ یہ یہاں سے ہم سے leave grant کرا رہے ہوں اور وہاں ان کی حاضری لگی ہوئی ہو۔ یہ ذرا چیک کر کے پھر درخواست پیش کیا کریں تو یہ زیادہ بہتر ہوگا۔

تحاریک استحقاق

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے، یہ بات صحیح ہے۔ اب تحاریک استحقاق شروع کی جاتی ہیں۔ تحریک استحقاق نمبر 50، چودھری محمد شفیق انور۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا disposed of۔ اگلی تحریک استحقاق محترمہ ثمینہ نوید (ایڈووکیٹ) کی ہے۔

محترمہ ثمینہ نوید (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں نے کل لکھ کر دیا تھا کہ اس کو سوموار تک pending کر دیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ یہ سوموار تک pending کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک استحقاق محترمہ لبنیٰ صادق ملک کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا disposed of۔ اگلی تحریک استحقاق بھی محترمہ لبنیٰ صادق ملک کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا disposed of۔ اگلی تحریک استحقاق شیخ تنویر احمد کی ہے۔

نیشنل ہائی وے چیچہ وطنی (ساہیوال) کے ٹریفک سارجنٹ اور ڈی ایس پی کا معزز رکن اسمبلی کے ساتھ توہین آمیز سلوک

شیخ تنویر احمد: میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ مورخہ 20۔ فروری 2007 شام پانچ بجے بذریعہ روڈ میں اپنی گاڑی پر ملتان بسلسلہ فوتیدگی جا رہا تھا کہ چک نمبر 11/7 L-چیچہ وطنی، ساہیوال کے قریب مجھے سجاد نامی ٹریفک سارجنٹ، نیشنل ہائی وے اینڈ موٹر وے پولیس نے روکا، اوور سپیڈ پر چالان کیا۔ پوچھنے پر میں نے اپنا تعارف کروایا۔ تعارف کروانے کی دیر تھی کہ وہ ادب اور اخلاق کے دائرہ سے باہر ہو گیا۔ ترش اور گستاخانہ لہجہ میں مجھے کہا کہ میں تمہارا لائسنس بھی چیک کروں گا اور گاڑی کی تلاشی بھی لوں گا۔ میں

نے حالات کو دیکھتے ہوئے صبر اور تحمل سے کہا کہ تم اپنے کسی سینئر یا ڈی۔ایس۔پی کو بلواؤ۔ پہلے تو اس نے زبردستی گاڑی سے چابی نکالنے کی کوشش کی، ناکامی پر گاڑی کے سامنے کھڑا ہو کر پسٹل تان لیا اور مجھے للکارنے لگا۔ بعد ازاں پرویز انسپکٹر اور عبدالوحید ایڈمن آفیسر پہنچ گئے۔ انھوں نے مل کر رات 9 بجے تک مجھے ناجائز طور پر حبس بیجا میں رکھا اور بعد ازاں قریبی ڈی۔ ایس۔ پی، نیشنل ہائی وے اینڈ موٹر وے پولیس، چیچہ وطنی کے دفتر لے گئے اور رات 10 بجے کے قریب چھوڑا جو حالات موقع پر پیدا ہو گئے تھے اگر میں صبر سے کام نہ لیتا تو شاید آج میں آپ کے سامنے استدعا نہ کر رہا ہوتا۔ لہذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

معزز ممبران حزب اختلاف: استحقاق کمیٹی کے سپرد کریں۔ یہ بڑی زیادتی ہے۔

رانا آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ فاضل رکن نے جتنی تفصیل سے بات کی ہے اس میں لاء منسٹر صاحب کو بالکل oppose نہیں کرنا چاہئے کہ ایک ممبر کو جس کو گن پوائنٹ پر انھوں نے حبس بیجا میں بھی رکھا ہے اور اس کی تضحیک بھی کی ہے، انھوں نے اپنی شرافت کی وجہ سے وہاں resist نہیں کیا ہے ورنہ ان کو فائر بھی مار سکتے تھے۔ میری یہ درخواست ہے کہ آپ اس کو admit کریں، I would request the Hon'ble Law Minister not to appose it.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ معزز رکن نے ایک تحریک پیش کی ہے اور میں نے اس کو ابھی oppose نہیں کیا۔ میری صرف استدعا یہ ہے کہ چونکہ یہ فیڈرل گورنمنٹ سے متعلقہ ہے تو بہتر یہ ہو گا کہ ہم اس کا پہلے جواب لے لیں۔ جواب لینے کے بعد، اس معزز ایوان کی روایت ہے کہ عام طور پر جب کسی معزز رکن کا استحقاق مجروح ہوتا ہے، اس کے ساتھ زیادتی ہوتی ہے تو ہم اس کو oppose نہیں کرتے۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ معزز رکن کے ساتھ جو زیادتی ہوئی ہے وہ انشاء اللہ تعالیٰ ہماری پوری ہمدردیاں ان کے ساتھ ہوں گی لیکن چونکہ یہ فیڈرل گورنمنٹ سے متعلقہ ہے لہذا ایک جواب لے لیں کیونکہ یہ ہماری اسمبلی کے متعلق تاثر نہیں جانا چاہئے کہ ہم unheard کر رہے ہیں۔ اس لئے آپ پہلے جواب آنے دیں اور پھر جواب آنے کے بعد میں معزز رکن کو یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ ان کی دادرسی کی جائے گی۔

معزز ممبران حزب اختلاف: ٹھیک ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس کو pending کیا جاتا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! بدھ تک کے لئے اس کو pending کر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے، بدھ تک کے لئے اس کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک استحقاق محترمہ نگہت پروین میر کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا disposed of۔ اگلی تحریک استحقاق چودھری تسنیم ناصر صاحب!۔۔۔ موجود نہیں ہیں، انھوں نے سوموار تک کے لئے اس کو pending کرنے کی درخواست کی ہوئی ہے لہذا ان کی اس تحریک استحقاق کو سوموار تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔

تحاریک التوائے کار

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم تحاریک التوائے کار کو لیتے ہیں۔ ملک خالد محمود، جناب عابد حسین چٹھہ، چودھری جاوید احمد تحریک التوائے کار نمبر 916/06 یہ move ہو چکی تھی اور اس سیشن تک pending تھی۔

چودھری جاوید احمد (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! یہ ایک انتہائی اہم معاملہ ہے جس کے سلسلے میں ہم نے یہ تحریک پیش کی تھی کہ لاہور تا فیصل آباد جو موٹروے dual carriage پر بنا ہے اس پر جگہ جگہ پر وہ ٹال ٹیکس وصول کرتے ہیں اور بعض اوقات وہ لوگوں کے ساتھ بدتمیزی کے ساتھ بھی پیش آتے ہیں۔ یہ ٹال ٹیکس کسی جگہ پر -/20 روپے اور کسی جگہ پر -/15 روپے وصول کیا جاتا ہے۔ ہم نے اسی سلسلے کو عوام کی سہولت کے لئے ایوان میں پیش کیا ہے۔ ہماری گزارش یہ ہے کہ یہ فیس جو وہ زبردستی وصول کرتے ہیں اس میں کمی لائی جائے اور گورنمنٹ کا جو شیڈول ریٹ ہے اس کے حساب سے وصول کی جائے، ساتھ ہی ہماری اس بہت اہم سڑک پر جہاں پر بہت زیادہ رش ہوتا ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ تو پہلے move ہو چکی ہے۔ اب اس پر تو لاء منسٹر صاحب نے جواب دینا ہے۔ جی، لاء منسٹر صاحب!

لاہور، فیصل آباد روڈ پر ایم پی ایز، ایم این ایز کی گاڑیوں، زرعی ٹریکٹر سے -/15 روپے جگا ٹیکس کی وصولی

(---جاری)

وزیر قانون و پارلیمانی امور: شکریہ۔ جناب سپیکر! گورنمنٹ آف پنجاب نے concession agreement کے تحت لاہور، شیخوپورہ، فیصل آباد روڈ مع اس کا right of way پچیس سال کے لئے میسرز لیفکو کو دیا ہے۔ اس معاہدے کے مطابق میسرز لیفکو اپنے خرچہ پر لاہور، شیخوپورہ، فیصل آباد سڑک کو نہ صرف دو رویہ بنائے گی بلکہ پچیس سال تک اس سڑک کی مرمت اور دیکھ بھال بھی کرے گی اور اپنی لاگت سے اس مدت میں ٹال ٹیکس اور R.O.W سے حاصل شدہ رقم کی آمدنی سے پورا کرے گی۔ لیفکو اس سڑک پر ٹال ٹیکس طے شدہ شیڈول کے مطابق وصول کر رہی ہے۔ اس معاہدہ کے تحت سینیٹر صاحبان، قومی و صوبائی اسمبلی کے معزز ارکان کی گاڑیاں ٹول ٹیکس سے مستثنیٰ ہیں۔ اس ضمن میں ہر ٹال پلازہ پر نوٹس چسپاں ہیں۔ زرعی ٹریکٹر ٹرالی اور مقامی آبادیوں کے رہائشی ٹال ٹیکس کی ادائیگی سے مستثنیٰ نہیں ہیں تاہم لیفکو ان کو رعایتی نرخوں پر ماہانہ پاس جاری کر رہی ہے، divider اور یوٹرن کے بارے میں عرض ہے کہ یہ منظور شدہ ڈیزائن کے مطابق تعمیر کئے گئے ہیں جو کہ ٹریفک سیفٹی اور مسافروں کی حفاظت کے مدنظر ضروری ہیں، dividers میں مناسب وقفوں پر cuts بھی دیئے گئے ہیں۔ جہاں تک پٹرول پمپس اور سی این جی سٹیشنز کا تعلق ہے تو لیفکو حکومت کی مقرر کردہ فیس ہی وصول کر رہی ہے۔ گزشتہ دنوں دو لاکھ روپے frontage درخت نہ لگانے کی صورت میں محاصل کی کمی کا معاوضہ وصول کیا جارہا تھا لیکن لیفکو کو یہ رقم وصول کرنے سے منع کر دیا گیا ہے۔ بھاری گاڑیوں کے گزرنے کی وجہ سے بعض جگہ پر جو نقائص ظاہر ہوئے ان کی درستی کے لئے لیفکو کو ہدایات جاری کر دی گئی ہیں۔ گزشتہ دنوں دو لاکھ روپے frontage پر درخت نہ لگانے کی صورت میں محاصل کی کمی کا معاوضہ وصول کئے جارہے تھے لیکن LAFCO کو یہ رقم وصول کرنے سے منع کر دیا گیا ہے۔ بھاری گاڑیوں کے گزرنے کی وجہ سے بعض جگہ پر جو نقائص ظاہر ہوئے ہیں ان کی درستی کے لئے LAFCO کو ہدایات جاری کر دی گئی ہیں۔ علاوہ ازیں کسی قبرستان کو تقسیم نہ کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! کار کے لئے ماہانہ passes پانچ سو روپے کے حساب سے جاری کئے جا رہے ہیں۔ زرعی ٹریکٹر کے نرخ کم رکھے گئے ہیں۔ تفصیل کچھ اس طرح ہے کہ زرعی ٹریکٹر کے لئے -/20 روپے، ٹریکٹر ٹرالی جو کہ سامان وغیرہ لے کر جاتے ہیں ان کے لئے -/75 روپے رکھے گئے ہیں۔ معزز رکن نے جو کہا ہے کہ ایم پی ایز یا ایم این ایز سے بھی ٹال ٹیکس وصول کیا جاتا ہے۔ یہ قطعی طور غلط ہے۔ ایم این ایز یا ایم پی ایز سے ٹیکس وصول نہیں کیا جا رہا اگر جاوید صاحب کے پاس رسید موجود ہے کہ ان سے وصول کیا گیا ہے تو بتائیں انشاء اللہ تعالیٰ ان کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔ شکریہ

چودھری جاوید احمد (ایڈووکیٹ): جناب والا! یہ سچ ہے کہ مجھ سے ٹال ٹیکس وصول نہیں کیا گیا لیکن میرے علم میں یہ بات آئی تھی کہ میرے کچھ ساتھیوں سے یہ ٹیکس وصول کیا گیا ہے۔ ہمارا دوسرا point یہ ہے کہ جی ٹی روڈ پر جتنے دوسرے ٹال ٹیکس لگے ہوئے ہیں وہاں پر -/10 روپے وصول کئے جا رہے ہیں جبکہ اس سڑک پر -/20 روپے لئے جا رہے ہیں۔ ہماری گزارش ہے کہ چونکہ ایم پی ایز کو اس ٹیکس سے مستثنیٰ قرار دیا گیا ہے لہٰذا ان سے وصول نہ کیا جائے اور ساتھ ہی ساتھ یہ ٹال ٹیکس اسی حساب سے وصول کیا جائے جس حساب سے دوسری سڑکوں پر وصول کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ فیصل آباد کی طرف سے چار کلو میٹر کا ٹکڑا ادھورا چھوڑ دیا گیا ہے۔ راجہ صاحب نے اس حوالے سے کوئی ذکر نہیں کیا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! بنیادی طور پر ان کا point یہ تھا کہ وہاں پر ممبران سے ٹال ٹیکس وصول کیا جا رہا ہے۔ اگر ایک تحریک التوائے کار میں ٹال ٹیکس کی بات کی جائے، ٹریکٹر ٹرالی سے over charging کی بات ہو، cuts and repairs کی بھی بات ہو تو میں سمجھتا ہوں کہ ایسی تحریک technically بنتی ہی نہیں ہے۔ اس کے باوجود میں نے over charging کے حوالے سے بات کی ہے۔ اگر ان سے over charge کیا گیا ہے تو بتائیں ان کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔ باقی معاملات کہ cut کہاں دینا ہے میں سمجھتا ہوں کہ across the board تحریک التوائے کار پر اس کے متعلق کوئی حتمی فیصلہ کیا جا سکتا ہے اور نہ ہی کوئی حتمی جواب دیا جا سکتا ہے۔ متعلقہ محکمہ اس بابت باقاعدہ غور کر کے پھر کوئی فیصلہ کر سکتا ہے۔

راجہ ریاض احمد: جناب سپیکر! بنیادی طور پر یہ سڑک فیصل آباد سے لاہور آتی ہے، چونکہ اس سڑک کو خصوصی طور پر فیصل آباد سے لے کر لاہور تک کے انڈسٹریل ایریاز کو ایک بہتر سڑک مہیا

کرنے کے لئے بنایا گیا تھا۔ میں راجہ صاحب کی خدمت میں عرض کروں گا کہ یہ سڑک ٹھیک ہے۔ باقی سڑکوں پر -/10 روپے وصول کئے جاتے ہیں جبکہ یہاں پر -/20 روپے لیتے ہیں اور پرچی بھی -/20 روپے ہی کی دیتے ہیں۔ اصل میں مسئلہ یہ آ رہا ہے کہ اس سڑک پر ایک باقاعدہ غنڈہ راج ہے۔ انڈسٹریز والے لوگ ہمیں روزانہ آکر باقاعدہ شکایات کرتے ہیں۔ راجہ صاحب! وہاں پر پیسے وصول کرنے والوں نے ایک پورا غنڈہ راج قسم کا سسٹم بنایا ہوا ہے اور جو آدمی آتا ہے خواہ وہ کار پر ہو، ٹرالی پر ہو یا ٹرک پر ان کا مشن ہے کہ اس کی بے عزتی کرنی ہے۔ میری آپ سے گزارش ہے کہ آپ بے شک فیصل آباد سے انکوائری کروالیں، اپنے کسی ادارے سے انکوائری کروالیں وہاں پر یہی صورتحال درپیش ہے۔ وہاں پر انڈسٹریز کے مالکان گزرتے ہیں، شریف لوگ ہیں انھیں ایک اچھا ماحول مل جائے تو بہت بہتر ہوگا۔ سڑک اچھی بنی ہوئی ہے، پیسے بھی ہر کوئی دینے کے لئے تیار ہے لیکن ماحول اچھا نہیں مل رہا۔ وہاں پر تو شریف آدمی کی پگڑی اچھالی جاتی ہے۔ میری درخواست ہے کہ اس پر غور فرمائیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! میں گزارش یہ کرنا چاہوں گا کہ عام طور پر باقی جگہوں پر اس عملے سے اس قسم کی شکایات نہیں ہوتیں۔ راجہ صاحب نے اس امر کی طرف نشاندہی کی ہے میں انھیں یقین دلاتا ہوں کہ انشاءاللہ تعالیٰ اس سلسلے میں باقاعدہ انکوائری کروائی جائے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، عابد چٹھہ صاحب!

جناب عابد حسین چٹھہ: جناب سپیکر! راجہ صاحب نے مختلف issues پر جو جواب دیا ہے بنیادی طور پر ان کا جواب کسی حد تک درست ہے لیکن وہاں پر violations بہرحال موجود ہیں۔ اگر تحریک التوائے کار میں اس کا کوئی حل نہیں نکالا جا سکتا تو راجہ صاحب کوئی ایسا فورم تجویز کر دیں جس میں ہم بیٹھ کر ان violations کو redress کر سکیں۔ مثلاً CNG فیس کے حوالے سے ادھر شکایات موجود ہیں کہ پنجاب پراونشل ہائی وے جو فیس چارج کرتا ہے اس سے بہت زیادہ فیس وصول کی گئی ہے۔ اس پر راجہ صاحب نے فرمایا ہے کہ انھیں ہدایات جاری کی گئی ہیں کہ وہ حکومت کے شیڈول کے مطابق ہی فیس وصول کریں۔ اسی طرح وہاں پر قبرستان کا issue ہے جو کہ ایک سائیڈ پر رہ گئے ہیں وہاں پر cut موجود نہیں ہے جس کی وجہ سے لوگوں کو بے شمار دقتیں ہیں۔ جب وہ جنازگاہ کی طرف اپنی میت لے کر جاتے ہیں تو انھیں crossings نہیں ملتیں۔ اس طرح کے چھوٹے چھوٹے violation and issues ہیں ان کو کسی نہ کسی فورم پر بیٹھ کر address

کرنا لازمی ہے۔ بنیادی طور پر اس تحریک التوائے کار یا دوسری exercise سے یہی مقصود ہے۔ راجہ صاحب اگر اس کے لئے کوئی لائحہ عمل دے دیں تو یہ مسئلہ حل ہو سکتا ہے۔

سید احسان اللہ وقاص: جناب سپیکر! میں اس سلسلے میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ان کو ایسا corridor بنانا چاہئے کہ اگر آدمی لاہور سے فیصل آباد جانا چاہتا ہے تو بے شک اس سے لاہور میں ہی فیصل آباد تک کے پیسے لے لیں اور اس کے بعد اسے ایک fast track مہیا کر دیں۔ جگہ جگہ پر لمبی لائنیں لگی ہوتی ہیں جہاں پر پیسے وصول کئے جاتے ہیں جس سے بہت زیادہ وقت ضائع ہوتا ہے۔ اگر کوئی لاہور میں فیصل آباد تک کے لئے payment کر دیتا ہے تو اسے ایک کارڈ جاری کر دیا جائے وہ دکھاتا جائے اور گزرتا چلا جائے تاکہ اسے لمبی لائنوں میں انتظار نہ کرنا پڑے۔ اصلاح کی ایک صورت یہ بھی ہو سکتی ہے۔

چودھری اعجاز احمد سماں: جناب سپیکر! اگر آپ لاہور کا چڑیا گھر دیکھنا چاہیں تو وہاں کا ٹکٹ -/5 روپے ہے لیکن اگر آپ گاڑی کھڑی کریں گے تو وہاں پر ٹھیکیدار پارکنگ کے لئے -/25 روپے وصول کرتا ہے۔ میں نے متعدد بار گزارش کی ہے کہ مال روڈ پر واقع تمام پارکنگ ٹھیکیدار حکومت کے غنڈے ہیں جو کہ غنڈہ گردی کرتے ہوئے زیادہ پیسے وصول کرتے ہیں لہذا ان کو روکا جائے لیکن اس جانب کوئی توجہ ہی نہیں دی جاتی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! جس طرح عابد چٹھہ صاحب نے فرمایا ہے کہ وہاں کے لوگوں کو کچھ مسائل درپیش ہیں تو میں آج ہی سیکرٹری سی اینڈ ڈبلیو سے کہہ دوں گا کہ وہ ان مسائل کے حل کے لئے متعلقہ ممبران سے تجاویز لیں اور NHA سے رابطہ کر کے ان شکایات کو دور کرنے کے لئے مناسب اقدامات کریں۔ بنیادی طور پر تحریک التوائے کار کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ ایک مسئلہ کو highlight کیا جائے۔ چنانچہ یہ مسئلہ highlight ہو گیا ہے، حکومت کے نوٹس میں آ گیا ہے۔ میں انھیں یقین دہانی کرواتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ اس سلسلے میں کارروائی کی جائے گی اور سیکرٹری سی اینڈ ڈبلیو خود اس حوالے سے میٹنگ لیں گے۔

MR DEPUTY SPEAKER: He should also consult the concerned movers. In the meantime I dispose it of.

وزیر قانون و پارلیمانی امور: .Right sir جناب سپیکر! میں پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنا چاہتا

ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمایئے!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! ابھی میرے محترم بھائی نے ظل ہما کے مقدمہ سے متعلق بات کی تھی اور انھوں نے ایک confusion create کر دیا تھا کہ اس مقدمے کو دہشت گردی کی عدالت سے عام عدالت میں منتقل کر دیا گیا ہے۔ ان کی معلومات درست نہیں ہیں۔ In fact وہ مقدمہ جج نمبر 1 جو کہ Administrative Judge ہیں ان کے پاس گیا تھا اور انھوں نے اس مقدمہ کو انسداد دہشت گردی کے جج نمبر 2 کی عدالت میں mark کیا ہے۔ چونکہ انھوں نے تقسیم کار کی ہوتی ہے کہ کون سے تھانے کس جج صاحب کے پاس جائیں گے۔ لہذا انھوں نے اسی تقسیم کار کے تحت اس مقدمہ کو جج نمبر 2 کے پاس بھیجا ہے۔ اس مقدمہ میں 7 days ATA لگی ہوئی ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ اس کا trial انسداد دہشت گردی کی عدالت میں ہی ہوگا۔ عام عدالت میں اس کو ٹرانسفر نہیں کیا جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلی تحریک التوائے کار نمبر 924 لالہ شکیل الرحمٰن صاحب کی طرف سے ہے۔

تحصیل نوشہرہ ورکاں میں ٹی ایچ کیو ہسپتال کی عدم تعمیر کی وجہ سے مریضوں کو پریشانی کا سامنا

لالہ شکیل الرحمٰن (ایڈووکیٹ): میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ حکومت کی طرف سے کافی عرصہ قبل نوشہرہ ورکاں کو تحصیل ہیڈ کوارٹر کا درجہ دیا گیا تھا مگر ابھی تک THQ ہسپتال تعمیر نہ کیا گیا ہے۔ ابھی تک THQ ہسپتال کی بجائے RHC سے کام چلایا جا رہا ہے جبکہ اس RHC میں صرف دو تین ڈاکٹر کام کر رہے ہیں وہ بھی اس میں داخل ہونے والے مریضوں کی تعداد کے مطابق بہت کم ہیں۔ اس سنٹر میں ایکسرے مشین، ECG اور دیگر طبی آلات نہ ہیں جس کی وجہ سے مریض اس RHC میں جانے کی بجائے دوسرے بڑے شہروں میں علاج معالجہ کے لئے جاتے ہیں۔ اس کی وجہ سے غریب عوام کو علاج معالجہ کے اخراجات کے علاوہ ٹرانسپورٹ کے بھی اخراجات برداشت کرنا پڑتے ہیں جو ان پر اضافی بوجھ ہے مگر حکومت اس تحصیل ہیڈ کوارٹر پر THQ ہسپتال بنانے میں ناکام ہو چکی ہے جس کے باعث عوام میں شدید

اضطراب پایا جاتا ہے۔ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر صحت!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! وزیر صحت صاحب تشریف نہیں رکھتے لہذا اس تحریک کو سوموار تک کے لئے pending کر دیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو سوموار تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اب تحاریک التوائے کار کا وقت ختم ہوتا ہے۔

شیخ علاؤالدین: پوائنٹ آف آرڈر۔

سرکاری کارروائی

ہنگامی قانون

(جو پیش ہوا)

ہنگامی قانون (ترمیم اول) محتاج اور بے آسرا بچے پنجاب مجریہ 2006

جناب ڈپٹی سپیکر: میں ابھی آپ کو ٹائم دیتا ہوں۔

Now I take up the Punjab Destitute and Neglected Children (First Amendment) Ordinance 2006. Minister for Law!

جناب احسان الحق احسن نولاٹیا: پوائنٹ آف آرڈر۔

MR DEPUTY SPEAKER: Just a minute.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: Sir, I move to lay the Punjab Destitute and Neglected Children (First Amendment) Ordinance 2006.

کورم کی نشاندہی

شیخ اعجاز احمد: جناب سپیکر! میں کورم کی نشاندہی کرتا ہوں۔ ذرا چیک کروالیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: گنتی کی جائے۔ (گنتی کی گئی) کورم پورا نہیں ہے لہذا پانچ منٹ کے لئے

گھنٹیاں بجائی جائیں۔(گھنٹیاں بجائی گئیں)
دوبارہ گنتی کی جائے۔(گنتی کی گئی)
کورم پورا ہے۔جی،وزیر قانون!

ہنگامی قانون(ترمیم اول)محتاج اور بے آسرا بچے پنجاب مجریہ 2006
(---جاری)

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: Sir, I move to lay the Punjab Destitute and Neglected Children (First Amendment) Ordinance 2006.

MR DEPUTY SPEAKER: The Punjab Destitute and Neglected Children (First Amendment) Ordinance 2006 has been laid on the table of the House. It is deemed to be a Bill introduced in the House under Rule 91(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997. It is referred to the Standing Committee on Home, with the direction to submit the report up to 30th April 2007.Miniter for Law!

مسودات قانون
(جو پیش ہوئے)

مسودہ قانون(ترمیم)انضباط وکنٹرول لاؤڈ سپیکرز وایمپلی فائرز پنجاب مصدرہ 2007

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: Sir, I move to introduce the Punjab Regulation and Control of Loudspeakers and Sound Amplifiers (Amendment) Bill 2007.

MR DEPUTY SPEAKER: The Punjab Regulation and Control of Loudspeakers and Sound Amplifiers (Amendment) Bill 2007, has been introduced in the House, under Rule 91(5)

of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Home for report up to 30th April 2007. Minister for Law!

مسودہ قانون (ترمیم) جنگلی حیات (تحفظ، بچاؤ، نگہداشت وانتظام)
پنجاب مصدرہ 2007

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: Sir, I move to introduce the Punjab Wildlife (Protection, Preservation, Conservation and Management) (Amendment) Bill 2007.

MR DEPUTY SPEAKER: The Punjab Wildlife (Protection, Preservation, Conservation and Management) (Amendment) Bill 2007, has been introduced in the House, under Rule 91(5) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Wildlife for report up to 30th April 2007. Minister for Law!

مسودہ قانون پنجاب فارینسک سائنس ایجنسی مصدرہ 2007

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: Sir, I move to introduce the Punjab Forensic Science Agency Bill 2007.

MR DEPUTY SPEAKER: The Punjab Forensic Science Agency Bill 2007 has been introduced in the House, under Rule 91(5) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Home for report up to 30th April 2007.

اب اجلاس بروز سوموار مورخہ 5-مارچ 2007 سہ پہر 3 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔